Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

شمارہ
43

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5 صفر 1439 ہجری قمری • 26 اخاء 1396 ہجری شمسی • 26 اکتوبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 اکتوبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

یا وہ زمانہ تھا کہ بباعث تفرقہ وجوہ معاش پانچ سات آدمی کا خرچ بھی میرے پر ایک بوجھ تھا اور یا اب وہ وقت آ گیا کہ بحساب اوسط تین سو آدمی ہر روز مع عیال و اطفال اور ساتھ اس کے کئی غربا اور درویش اس لنگر خانہ میں روٹی کھاتے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۸۶۔ نشان۔ ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی ایک دم قرار نہ تھا کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج ہے۔ اس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان۔ اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا تب اُس وقت مجھے غنودگی آ گئی اور میں زمین پر بیتابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی پاس بچھی تھی۔ میں نے بیتابی کی حالت میں اُس چار پائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آ گئی۔ جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا: اِذَا مَرِضْتَ فَهُوَ يَشْفِي یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

۸۷۔ ستاسیواں نشان۔ یہ پیشگوئی ہے کہ میری اس شادی کے بارہ میں جو دہلی میں ہوئی تھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ الہام ہوا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الصِّهْرَ وَالنَّسَبَ۔ یعنی اُس خدا کو تعریف ہے جس نے تمہیں دامادی اور نسب دونوں طرف سے عزت دی یعنی تمہاری نسب کو بھی شریف بنایا اور تمہاری بیوی بھی سادات میں سے آئے گی۔ یہ الہام شادی کے لئے ایک پیشگوئی تھی جس سے مجھے یہ فکر پیدا ہوا کہ شادی کے اخراجات کو کیونکر میں انجام دوں گا کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں اور نیز کیونکر میں ہمیشہ کے لئے اس بوجھ کا متحمل ہوسکوں گا تو میں نے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ ان اخراجات کی مجھ میں طاقت نہیں۔ تب یہ الہام ہوا کہ:

ہر چہ باید نو عروسی را ہمہ ساماں کنم   وآنچہ درکار شما باشد عطائے آں کنم

یعنی جو کچھ تمہیں شادی کے لئے درکار ہوگا تمام سامان اس کا میں آپ کروں گا اور جو کچھ تمہیں وقتاً فوقتاً حاجت ہوتی رہے گی آپ دیتا رہوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا شادی کے لئے جو کسی قدر مجھے روپیہ درکار تھا اُن ضروری اخراجات کے لئے منشی عبدالحق صاحب اکاؤنٹنٹ لاہور نے پانچ سو روپیہ مجھے قرضہ دیا اور ایک اور صاحب حکیم محمد شریف نام ساکن کلانور نے جو امرتسر میں طبابت کرتے تھے دو سو روپیہ یا تین سو روپیہ مجھے بطور قرض دیا۔ اُس وقت منشی عبدالحق صاحب اکاؤنٹنٹ نے مجھے کہا کہ ہندوستان میں شادی کرنا ایسا ہے جیسا کہ ہاتھی کو اپنے دروازہ پر باندھنا۔ میں نے اُن کو جواب دیا کہ ان اخراجات کا خدا نے خود وعدہ فرمایا ہے پھر شادی کرنے کے بعد سلسلہ فتوحات کا شروع ہو گیا اور یا وہ زمانہ تھا کہ بباعث تفرقہ وجوہ معاش پانچ سات آدمی کا خرچ بھی میرے پر ایک بوجھ تھا اور یا اب وہ وقت آ گیا کہ بحساب اوسط تین سو آدمی ہر روز مع عیال و اطفال اور ساتھ اس کے کئی غربا اور درویش اس لنگر خانہ میں روٹی کھاتے ہیں اور یہ پیشگوئی لالہ شرمپت آریہ اور ملاوامل آریہ ساکنان قادیان کو بھی قبل از وقت سُنائی گئی تھی اور شیخ حامد علی اور چند اور واقف کاروں کو اِس سے اطلاع دی گئی تھی اور منشی عبدالحق اکاونٹنٹ لاہوری اگرچہ اس وقت مخالفین کے زمرہ میں ہیں مگر میں اُمید نہیں رکھتا کہ وہ اِس سچی شہادت کا اخفاء کریں۔ واللّٰہ اعلم۔

۸۸۔ اٹھاسی واں نشان۔ جب دلیپ سنگھ کی نسبت اخباروں میں بار بار بیان کیا گیا تھا کہ وہ پنجاب میں آئے گا۔ تب مجھے دکھایا گیا کہ وہ ہرگز نہیں آئے گا بلکہ روکا جائے گا اور میں نے قریباً پانچ سو آدمیوں کو اِس پیشگوئی سے مطلع کیا تھا اور ایک اشتہار میں بھی جو دو ورقہ تھا اجمالاً اس پیشگوئی کو لکھا تھا چنانچہ آخر کار ایسا ہی ظہور میں آیا۔

۸۹۔ نواسی واں نشان۔ میں نے سید احمد خان کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ آخر عمر میں اُن کو کچھ تکالیف پیش آئیں گی اور اُن کی عمر کے دن تھوڑے باقی ہیں اور یہ مضمون اشتہارات میں شائع کر دیا تھا چنانچہ اس کے بعد ایک شریر ہندو کے غبن مال کی وجہ سے سید احمد خان کو آخری عمر میں بہت غم اور صدمہ اُٹھانا پڑا اور بعد اس کے تھوڑے دن تک ہی زندہ رہے اور اِسی غم اور صدمہ سے اُن کا انتقال ہو گیا۔

۹۰۔ نوے واں نشان۔ ایک دفعہ قانون ڈاک کی خلاف ورزی کا مقدمہ میرے پر چلایا گیا جس کی سزا پانچ سو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ قید تھی اور بظاہر سبیل رہائی معلوم نہیں ہوتی تھی تب بعد دعا خواب میں خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ مقدمہ رفع دفع کر دیا جائے گا اس مقدمہ کا مخبر ایک عیسائی رلیا رام نام تھا جو امرتسر میں وکیل تھا اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ اُس نے میری طرف ایک سانپ بھیجا ہے اور میں نے اُس سانپ کو مچھلی کی طرح تل کر اُس کی طرف واپس بھیج دیا ہے۔ چونکہ وہ وکیل تھا اس لئے میرے مقدمہ کی نظیر گویا اُس کے لئے کارآمد تھی اور تلی ہوئی مچھلی کا کام دیتی تھی چنانچہ وہ مقدمہ پہلی پیشی میں ہی خارج ہو گیا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 246)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 29، 30 اور 31 دسمبر 2017ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نمازوں کی طرف توجہ بہت اہم چیز ہے، انصار اللہ میں سے تو سو فیصد کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے

اگر ملکی قانون توڑنے والا انسان مجرم بنتا ہے تو نماز کی ادائیگی نہ کرنے والا بھی مذہبی مجرم ہے

محض اجتماع میں شامل ہونا انصار اللہ نہیں بنا دیتا اس کیلئے خدا تعالیٰ کے حکموں اور فرائض پر عمل بھی ضروری ہے

انصار اللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے

جب مومنین کی جماعت خلیفۂ وقت کی کامل فرمانبردار بن جاتی ہے تو جماعت اور خلیفۂ وقت ایک وجود کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں

جماعت بطور اعضاء اور خلیفۂ وقت دل و دماغ کا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے

مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع منعقدہ اکتوبر 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

لندن

MA 21-09-2017

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت بابرکت فرمائے اور تمام انصار کو اس بابرکت موقع سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند ضروری نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

جماعت کی ذیلی تنظیم انصار اللہ میں انسان چالیس سال کی عمر میں داخل ہوتا ہے۔ اس عمر میں زندگی کے انجام کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ انجام کی فکر ایک مومن کو مجبور کرتی ہے کہ وہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے اور اس کا قرب چاہے جس کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ اس میں دعائیں بھی ہیں اور عاجزی وانکساری اور تضرع کی حالتیں بھی ہیں اور جسے مغز مل جائے تو اسے دوسرے اذکار اور دعاؤں کی کیا ضرورت ہے؟ پس انصار کو عبادت کے ذریعہ تعلق باللہ کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے نوجوانوں اور بچوں کے لیے نمونہ بننا چاہئے۔ اگر ملکی قانون توڑنے والا انسان مجرم بنتا ہے تو نماز کی ادائیگی نہ کرنے والا بھی مذہبی مجرم ہے۔ کلمہ طیبہ مسلمان ہونے کا زبانی اقرار ہے اور نماز اس کی عملی تصویر ہے۔ مجلس انصار اللہ خدا تعالیٰ کے ہر کام میں مددگاروں کی مجلس ہے اور عملی مدد کا پہلا قدم نماز ہے۔ گھروں میں نماز کا قیام ہو تو نئی نسل بھی اس کی اہمیت ذہنوں میں بٹھا لیتی ہے۔ محض اجتماع میں شامل ہونا انصار اللہ نہیں بنا دیتا اس کے لیے خدا تعالیٰ کے حکموں اور فرائض پر عمل بھی ضروری ہے۔ پس نمازوں کی طرف توجہ بہت اہم چیز ہے۔ انصار اللہ میں سے تو سو فیصد کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

پھر اپنا دینی علم بڑھانے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ جن گھروں میں بچے بڑوں کو دینی کتابیں پڑھتے دیکھتے ہیں وہ چھوٹی عمر میں ہی کتابیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور یہ علم پھر سب سے بڑھ کر تبلیغی میدان میں کام آتا ہے۔

اسی طرح انصار اللہ کا ایک اہم کام خلافت سے وابستگی اور اس کے استحکام کی کوشش کرنا ہے۔ قرآن کریم میں خلافت کا وعدہ ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجالانے والوں سے ہے۔ جب مومنین کی جماعت خلیفۂ وقت کی کامل فرمانبردار بن جاتی ہے تو جماعت اور خلیفۂ وقت ایک وجود کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ جماعت بطور اعضاء اور خلیفۂ وقت دل و دماغ کا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ جب یہ سوچ پیدا ہو جائے تو سوال ہی نہیں کہ کوئی فردِ جماعت اپنے فیصلوں، علمی نقطوں اور عملوں پر اصرار کرے۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ جیسے جسم کی بقا کے لیے ضروری ہے کہ اس کا ہر عضو سلامت ہو۔ آپ بھی حقیقی رنگ میں انصار اللہ تبھی کہلائیں گے جب اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں گے اور مالی قربانیوں، تبلیغی سرگرمیوں اور عبادتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں بار بار اور کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ ظاہر نام میں تو ہماری جماعت اور دوسرے مسلمان دونوں مشترک ہیں۔ تم بھی مسلمان ہو۔ وہ بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ تم کلمہ گو ہو وہ بھی کلمہ گو ہیں۔ تم بھی اتباعِ قرآن کا دعویٰ کرتے ہو۔ وہ بھی اتباعِ قرآن ہی کے مدعی ہیں۔ غرض دعووں میں تو تم اور وہ دونوں برابر ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو۔ اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو۔‘‘ (ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 604)

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

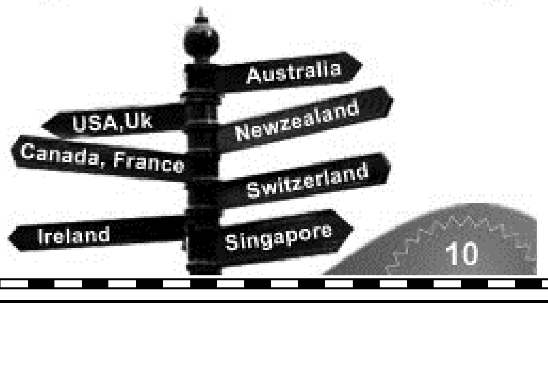

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

مَیں وقتاً فوقتاً ایسے ایمان افروز واقعات بیان کرتا رہتا ہوں جو لوگوں کے اپنے احمدیت قبول کرنے یا ان کے احمدیت قبول کرنے کے بعد کے روحانی اور غیر معمولی تجربات یا جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے نتیجہ میں افراد جماعت کے ایمان میں ترقی اور مضبوطی وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں یا اظہار خیال کرتے ہیں کہ ایسے واقعات سناتے رہا کریں کیونکہ یہ واقعات دلچسپ ہونے کی وجہ سے ہمارے بچوں کی بھی توجہ کھینچتے ہیں۔ نوجوانوں کی دینی اور روحانی حالت میں بہتری کا باعث بنتے ہیں اور خود ہماری حالتوں میں ترقی کا باعث بنتے ہیں اور ہمیں ہماری اپنی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ دلانے کا باعث بنتے ہیں۔ بعض پیدائشی احمدی لکھتے ہیں کہ نئے آنے والوں کی یہ ایمانی حالت اور اللہ تعالیٰ سے جو ان کا تعلق ہے ہمیں شرمندہ کر رہا ہوتا ہے اور توجہ دلا رہا ہوتا ہے کہ ہم بھی ایمان میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح بعض نومبایعین بھی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان واقعات سے ہمارے ایمانوں میں اضافہ ہوتا ہے

یورپ میں رہنے والے جو دین کی طرف توجہ کرنے والے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے، ان کے ایمان میں ترقی کے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے سامان پیدا فرماتا ہے

یہاں برطانیہ میں بھی بہت سے نومبایع ہیں یا یہاں کے مقامی باشندے ہیں جن کو بیعت کئے عرصہ ہو گیا ہے اور ہر روز ان کے ایمان ترقی کر رہے ہیں

جو نومبایعین ہیں یا کچھ عرصہ سے احمدیت میں شامل ہیں وہ ایسے تجربات سے گزرتے ہیں جو حیرت انگیز ہیں اور جو انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی یقین اور ایمان میں بڑھنے کا ذریعہ بنتے ہیں

جماعت کی سچائی بھی ان پر کھلتی چلی جاتی ہے اور خلافت سے اخلاص و وفا کے تعلق میں بھی وہ لوگ بڑھ رہے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں عورتیں بھی ہیں

مغربی ممالک میں رہنے والے ان لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے جو دین کی طرف توجہ کرنے والے ہیں۔ احمدیت کی سچائی ان پر ظاہر کرتا ہے۔ پھر ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو گو احمدیت کو قبول تو نہیں کرتا لیکن اسلام کی بڑائی اور برتری احمدیت کے ذریعہ ان پر ظاہر ہوتی ہے اور ایسے بہت سے واقعات ہیں جو مَیں اپنے دوروں کے بعد یا جلسوں کے بعد بیان کرتا رہتا ہوں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد کی اسلام احمدیت کی صداقت کی طرف رہنمائی، تبلیغ میں ایم.ٹی.اے کے کردار نئی جماعتوں کے قیام، نواحمدیوں کے اخلاص و وفا، قربانی اور جذبۂ تبلیغ، قبولیت دعا، صبر و استقامت، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو تقویت ایمان کیلئے زبردست نشانوں کا اظہار مخالفین کی مخالفت اور ان سے خدا تعالیٰ کے عبرتناک سلوک، جماعتی کتب و لٹریچر کی تاثیرات، بیعت کے بعد اپنی زندگیوں میں نمایاں پاک تبدیلیوں، ریڈیو پروگراموں کے ذریعہ بیعتوں اور تبلیغی مساعی کے نیک اثرات سے متعلق نہایت ایمان افروز اور روح پرور واقعات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 6/اکتوبر 2017ء بمطابق 6/اخاء 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

مَیں وقتاً فوقتاً ایسے ایمان افروز واقعات بیان کرتا رہتا ہوں جو لوگوں کے اپنے احمدیت قبول کرنے یا ان کے احمدیت قبول کرنے کے بعد کے روحانی اور غیر معمولی تجربات یا جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے نتیجہ میں افراد جماعت کے ایمان میں ترقی اور مضبوطی وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے لکھتے ہیں یا اظہار خیال کرتے ہیں کہ ایسے واقعات سناتے رہا کریں کیونکہ یہ واقعات دلچسپ ہونے کی وجہ سے ہمارے بچوں کی بھی توجہ کھینچتے ہیں۔ نوجوانوں کی دینی اور روحانی حالت میں بہتری کا باعث بنتے ہیں اور خود ہماری حالتوں میں ترقی کا باعث بنتے ہیں اور ہمیں ہماری اپنی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ دلانے کا باعث بنتے ہیں۔ بعض پیدائشی احمدی لکھتے ہیں کہ نئے آنے والوں کی یہ ایمانی حالت اور اللہ تعالیٰ سے جو اُن کا تعلق ہے، ہمیں شرمندہ کر رہا ہوتا ہے اور توجہ دلا رہا ہوتا ہے کہ ہم بھی ایمان میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح بعض نومبایعین بھی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ان واقعات سے ہمارے ایمانوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ان مغربی ممالک میں رہنے والے بعض ایسے لوگ بھی ہیں یا ایسے لوگ جو اپنے آپ کو بڑا پڑھا لکھا سمجھتے ہیں، ترقی یافتہ سمجھتے ہیں، یہ لوگ آئے تو پاکستان سے ہیں لیکن دنیا نے ان کو اس قدر اپنے اندر جذب کر لیا ہے یا وہ دنیا میں اس قدر پڑ گئے ہیں اور اس میں جذب ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں رہتی یا ویسی توجہ نہیں جیسی توجہ رکھنا ایک احمدی کا فرض بنتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے اور آپ کی بیعت میں آنے والے پر فرض ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی قائم کردہ جماعت کے حق ادا کرنے کی طرف اوّل تو توجہ نہیں دیتے اور اگر کچھ توجہ ہے بھی تو وہ اتنی تھوڑی کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ دینی فرائض ادا کرنے سے غافل ہیں۔ یہ لوگ دینی حالت کی بہتری کے بارے میں سوچتے نہیں یا بہت کم سوچتے ہیں۔ یہ باتیں جو نئے آنے والے بیان کرتے ہیں یا ایسے واقعات جو کسی رنگ میں روحانی ترقی کا باعث ہوتے ہیں یہ سن کر ایسے لوگ اعتراض کے رنگ میں یہ باتیں کر جاتے ہیں کہ یہ واقعات جو بیعتوں اور ایمان میں ترقی وغیرہ کے ہیں یہ صرف افریقہ یا عرب یا ایشیا کے ممالک کے رہنے والوں کے ساتھ کیوں ہیں؟ یورپ میں رہنے والوں کے ایسے واقعات کیوں نہیں ہیں؟ ان کو کیوں خوابوں کے ذریعہ سے رہنمائی نہیں ملتی؟ ان کو کیوں دینی کتب پڑھ کے رہنمائی نہیں ملتی یا توجہ نہیں پیدا ہوتی؟ ان کے روحانی تجربات کیوں نہیں ہیں؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ یورپ میں رہنے والے جو دین کی طرف توجہ کرنے والے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔ ان کے ایمان میں ترقی کے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے سامان پیدا فرماتا ہے۔ یہاں برطانیہ میں بھی بہت سے نومبایع ہیں یا یہاں کے مقامی باشندے ہیں جن کو بیعت کئے عرصہ ہو گیا ہے اور ہر روز ان کے ایمان ترقی کر رہے ہیں۔ جو نومبایعین ہیں یا کچھ عرصہ سے احمدیت میں شامل ہیں وہ ایسے تجربات سے گزرتے ہیں جو حیرت انگیز ہیں اور جو انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی یقین اور ایمان میں بڑھنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جماعت کی سچائی بھی ان پر کھلتی چلی جاتی ہے اور خلافت سے اخلاص و وفا کے تعلق میں بھی وہ لوگ بڑھ رہے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہیں عورتیں بھی ہیں۔ لجنہ، خدام، انصار کے اجتماعات میں یہ لوگ اپنے واقعات خود بیان کرتے ہیں۔ ایم ٹی اے پر بھی بعض لوگوں نے بیان کئے جو بڑے ایمان افروز ہوتے ہیں۔ بہرحال مغربی ممالک میں رہنے والے ان لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے جو دین کی طرف توجہ کرنے والے ہیں۔ احمدیت کی سچائی ان پر ظاہر کرتا ہے۔ پھر ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو گو احمدیت کو قبول تو نہیں کرتا لیکن اسلام کی بڑائی اور برتری احمدیت کے ذریعہ ان پر ظاہر ہوتی ہے اور ایسے بہت سے واقعات ہیں جو مَیں اپنے دوروں کے بعد یا جلسوں کے بعد بیان کرتا رہتا ہوں۔

لیکن اہم بات جو یاد رکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دیتا ہے جو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ اگر ایک انسان دنیا داری میں پڑا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کا خانہ ہی خالی ہے، اس کو دین سے اور خدا سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے، جو خود اپنی عاقبت برباد کرنے پر تُلا ہوا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کی پرواہ نہیں کرتا اور وہ رہنمائی اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

پھر یہ بھی ہے کہ انبیاء کی تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ دین کی طرف توجہ دینے والے اور انہیں قبول کرنے والے عموماً غریب اور کمزور لوگ ہی ہوتے ہیں۔ عاجزوں اور مسکینوں میں ہی عموماً اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کی تڑپ اور اللہ تعالیٰ کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ دنیا دار اور طاقت والے یہی کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان بھی فرمایا ہے کہ تمہاری حیثیت ہی کیا ہے؟ تمہارے ماننے والے اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ (ہود:28) ہیں۔ یعنی ہمیں دیکھنے میں وہ ذلیل ترین لوگ ہی نظر آتے ہیں۔ پس دنیا دار تو تکبر کے مارے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو ایک تو اپنے تکبر کی وجہ سے، دوسرے دنیاوی کاموں میں ڈوبے ہوئے ہونے کی وجہ سے فرصت ہی نہیں ہوتی کہ وہ دین کی طرف توجہ دیں۔ اور پھر یورپ کی جو اکثریت ہے وہ تو دہریہ ہو چکی ہے یا مغربی ممالک کی، ترقی یافتہ ممالک کی (جو اکثریت ہے) یہ سب دہریہ ہو چکے ہیں۔ جب ان کو اللہ تعالیٰ کی پرواہ نہیں تو پھر خدا تعالیٰ کو بھی ان کی کیا پرواہ ہے کہ ان کی رہنمائی کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دنیا داروں کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''سورۃ عصر میں اللہ تعالیٰ نے کفار اور مومنوں کی زندگی کے نمونے بتائے ہیں۔ کفّار کی زندگی بالکل چوپاؤں کی سی زندگی ہوتی ہے''۔ (جانوروں کی زندگی ہے) ''جن کو کھانے اور پینے اور شہوانی جذبات کے سوا اَور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ (محمد:13)'' (جانوروں کی طرح بس کھانا پینا ان کا کام ہے۔) آپ فرماتے ہیں ''مگر دیکھو ایک بَیل چارہ تو کھا لے لیکن ہل چلانے کے وقت بیٹھ جائے''۔ (زمینداروں میں پرانے زمانے میں رواج تھا کہ ہل چلانے کے لئے، زمین کاشت کرنے کے لئے، بَیلوں کو استعمال کرتے تھے۔ یہاں بھی پرانے زمانے میں گھوڑے استعمال ہوتے تھے۔ کہ ہل چلانے کے وقت وہ بیٹھ جائے۔ کام نہ کرے۔ اس کا صرف کھانے کا کام ہو۔) آپ فرماتے ہیں ''اِس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی ہوگا کہ زمیندار اُسے بوچڑ خانے میں جا کر بیچ دے گا''۔ (ذبح کرنے والے کو، قصائی کو دے دے گا۔) آپ فرماتے ہیں کہ ''

اِسی طرح ان لوگوں کی نسبت (جو خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی یا پرواہ نہیں کرتے اور اپنی زندگی فسق و فجور میں گزارتے ہیں) فرماتا ہے قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ (الفرقان:78) یعنی میرا ربّ تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو۔" (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 181، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ انہی کی پرواہ کرتا ہے جو اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہدایت طلب کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں کہ: "صدق بڑی چیز ہے۔ اس کے بغیر عمل صالحہ کی تکمیل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ اپنی سنّت نہیں چھوڑتا اور انسان اپنا طریق نہیں چھوڑنا چاہتا۔" (ایسا بگڑا ہوا جو ہے) "اس لئے فرمایا ہے وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا۔ (العنکبوت:70) خدا تعالیٰ میں ہو کر جو مجاہدہ کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اپنی راہیں کھول دیتا ہے۔"

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 305 تا 306، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جو کوشش کرتے ہیں۔ اس فکر میں رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے صحیح دین کی تلاش کریں، اسے پانے کی کوشش کریں۔ وہ پھر ہدایت بھی پاتے ہیں۔ ایمان میں بھی بڑھتے ہیں۔ مزید ترقی بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں پر اللہ تعالیٰ ان کی بعض نیکیوں کی وجہ سے فضل فرماتا ہے اور ان کو راستہ دکھاتا ہے۔

پس جو واقعات ہم بیان کرتے ہیں وہ ایسے لوگوں کے ہی ایمان افروز واقعات ہیں جو اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ کس طرح ہمیں صحیح راستہ ملے۔ یا جیسا کہ میں نے کہا بعض ایسے بھی ہیں جن پہ اللہ تعالیٰ کا ان کی کسی نیکی کی وجہ سے خاص فضل ہوتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو راستہ دکھاتا ہے۔

اخلاص میں ترقی کی مثال کے بعض ایسے روحانی واقعات مَیں نے آج بھی جمع کئے ہیں۔

برکینا فاسو سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں لیکوئین (Likoun) میں ہمارے لوکل مشنری تبلیغ کی غرض سے گئے۔ تبلیغ کے بعد جب انہوں نے بیعت لینا چاہی تو صرف ایک معمّر خاتون نے بیعت کی اور معلّم صاحب نے گاؤں والوں کو بتایا کہ یہاں سے پندرہ کلومیٹر دُور ہماری مسجد ہے اگر آپ میں سے کسی کو جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات چاہئیں تو آپ وہاں آسکتے ہیں اور وہاں نماز جمعہ کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ بہر حال بیعت تو اس خاتون نے کی تھی۔ معلّم صاحب بیان کرتے ہیں کہ گاؤں اور اس مسجد کے درمیان جو راستہ ہے وہاں ایک برساتی نالہ آتا ہے اور برسات کی وجہ سے وہ پانی سے بھرا ہوتا ہے۔ جب اس بوڑھی خاتون نے بیعت کی تو ہر جمعہ کو اپنی جائے نماز لے کر جمعہ کی غرض سے وہاں مسجد جانے کی کوشش کرتی اور برساتی نالہ بھرا ہوا دیکھ کر جائے نماز وہیں بچھا لیتی اور کہتی کہ میں نے احمدیوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ لی کیونکہ میری نیت احمدیوں کے ساتھ نماز جمعہ پڑھنے کے لئے تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ایک مہینے کے بعد برساتی نالے میں پانی کم ہوا تو وہ خاتون مشن آئی اور تمام واقعہ بیان کیا اور ان کا یہ اخلاص احمدی ہونے کے بعد تھا۔ انہوں نے جب یہ واقعہ بیان کیا تو اسے سن کے معلّم پھر تبلیغ کے لئے اس گاؤں میں دوبارہ گئے اور گاؤں والوں کو یہ بتایا کہ یہ دیکھو یہ بوڑھی عورت جس کو حق کی تلاش تھی اس نے حق قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر فضل فرمایا۔ پھر اس کیلئے اس نے اتنی قربانی دی۔ ہر جمعہ جاتی تھی اور باہر بیٹھ کر آجاتی تھی۔ پانی کی وجہ سے پہنچ نہیں سکتی تھی۔ لیکن یہ اس کا اخلاص ہے۔ جب یہ واقعہ معلّم نے سنایا تو جو وہاں کے باقی لوگ تھے، بعض اس کے بہت قریبی رشتہ دار تھے۔ انہوں نے وہاں اس خاتون کے اخلاص کو دیکھ کر مزید تیس افراد نے بیعت کر لی۔ تو یوں اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے ہدایت کے سامان مہیا فرمائے۔

پھر ایسے لوگ ہیں جو خوابوں کے ذریعہ بعض دفعہ احمدی ہوتے ہیں۔

فرانس کی ایک خاتون آسیہ صاحبہ ہیں۔ انہوں نے بیعت کی۔ وہ کہتی ہیں کہ میں اپنی بیعت کی تفصیل اس غرض سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ شاید آپ مجھ سے خوش ہوں اور مجھے اپنی مبارک جماعت میں قبول فرمالیں۔ کہتی ہیں ایک دن انٹرنیٹ پر حسب معمول کچھ نئے چینلز کی تلاش میں تھی کہ مجھے الحوار المباشر کا لِنک مل گیا جہاں وفات مسیح کا مضمون چل رہا تھا اور میں ہر قسم کے شک وشبہ سے خالی اور یقین سے بھرے مہذّب انداز اور قوی اور ناقابل تردید دلائل سن کر حیران رہ گئی۔ کہتی ہیں اس سے چند روز قبل مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک تاریک کنوئیں میں گرنے والی ہوں اور میں نے کنوئیں کی منڈیر کو دونوں ہاتھوں سے زور سے تھاما ہوا ہے اور ٹانگیں نیچے لٹک رہی ہیں۔ اچانک مَیں نے اوپر دیکھا تو مجھے تین چار سفید پرندے نظر آئے جن کا رنگ بہت زیادہ سفید تھا لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون ہیں۔ وہ پرندے مجھے بچانے کی کوشش میں تھے۔ کہتی ہیں شروع میں تو مجھے اس خواب کی سمجھ نہیں آئی لیکن بعد میں علم ہوا کہ یہ تو حِوار کے پینل کے ممبر ہیں جو پرندوں کی شکل میں دکھائے گئے ہیں۔ شروع میں مجھ پر یہ واضح نہیں تھا کہ اس جماعت کے بانی نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے لیکن مجھے شک سا پیدا ہوا۔ پھر میں نے جماعتی کتب خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا فیصلہ کیا جن میں مجھے کوئی خلاف اسلام بات نظر نہیں آئی بلکہ اس کے برعکس مجھے آپ کی ذات اقدس میں اسلام، مسلمانوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پوری قوت کے ساتھ دفاع کرنے والا بطل جلیل نظر آیا جو اِن کتب سے دشمنان اسلام پر اسلام کا رعب قائم فرماتا ہے۔ کہتی ہیں پھر میں نے استخارہ کیا اور اس کے دو دن بعد مجھے میری ایک سہیلی نے بتایا کہ اس نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور وہ سہیلی جو ہے میری ساس کے گھر میں ہیں اور میں مختلف کمروں میں سے ایک خاص کمرے کی تلاش میں ہوں۔ اس پر مجھے ایک روشن اور نورانی اور آرام دہ کمرہ نظر آیا جس پر میں نے اس سے کہا کہ مجھے یہ کمرہ اچھا لگا ہے اور میں یہیں رہوں گی۔ کہتی ہیں میں نے خواب سے یہ نیک فال نکالی کہ جماعت میں شامل ہونا چاہئے۔ چنانچہ بیعت کر لی۔

ایک اور خاتون ترکی میں میرا صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں اپنی بیعت کی تفصیل عرض کرنا چاہتی ہوں۔ 2010ء میں جماعت سے تعارف ہوا۔ شمولیت کی توفیق ملی۔ میں نے دیکھا کہ میرے میاں ایم ٹی اے العربیہ بڑے شوق سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ میں بھی دیکھنے لگی اور بسا اوقات ان کی غیر موجودگی میں بھی ایم ٹی اے دیکھتی رہتی تھی۔ میرے میاں مجھے کہتے کہ تسلی سے بیعت کرلو۔ تو میں کہتی کہ میں یہ ذمہ داری نہیں لے سکتی۔ میری فیملی بڑی ہے۔ گھر کی بہت ذمہ داریاں ہیں۔ پھر میں نے دجّال کے بارے میں جماعت کی تیار کردہ فلم دیکھی اور تفسیر بڑی منطقی اور معقول معلوم ہوئی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ پھر مزید ایم ٹی اے دیکھنے لگی اور حوار کے پروگرام دیکھے اور تہجد باقاعدگی سے پڑھنے لگی۔ اس کے بعد ایک دفعہ عبدالقادر عودہ صاحب نے دورہ کیا تو میں نے بیعت کر لی۔ پھر میری بہو اور بیٹیوں نے بھی بیعت کر لی۔ ہم جماعتی موضوعات پر تبادلہ خیال کرتے اور کہتے کہ یہ حقیقی اسلام ہے۔ کہتی ہیں کہ جس دن میں نے بیعت کی میں نے خواب میں دیکھا کہ سورۃ کہف کی آیات پڑھ رہی ہوں۔ اس پر مجھے یقین ہو گیا کہ خدا تعالیٰ ہمیں دجّال کے شر سے بچائے گا اور میں امام مہدی کے اعوان و انصار میں سے بنوں گی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایمان بخشا۔ اللہ کرے کہ مَیں اس ذمہ داری کو ادا کرنے والی ہوں۔ تو اس طرح یہ خود واقعات لکھتی ہیں اور دعاؤں کی تحریک کی خواہش بھی کرتی ہیں۔

پھر نئی جماعتوں کے قیام کے بعض واقعات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کس طرح جماعتیں قائم کرتا ہے۔ عبدالقدوس صاحب بینن کے مبلغ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ معلّم زکریا ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ وہاں ایک دوست نے کہا کہ اس وقت لوگ کام کاج کے لئے گاؤں سے باہر ہیں۔ آپ جمعہ کے دن آئیں تو لوگ یہاں موجود ہوں گے۔ چنانچہ جب معلّم صاحب جمعہ کے دن دوبارہ گئے تو معلّم صاحب نے مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو نوافل ادا کئے اور امام صاحب اور اس گاؤں کی کمیٹی کی اجازت سے تبلیغ شروع کی۔ معلّم نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر اور امام مہدی کی آمد کے متعلق تقریر کی اور لوگ تقریر کے دوران اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے رہے۔ جب تبلیغ ختم ہوئی تو ان کی مسجد کمیٹی کے صدر صاحب کہنے لگے کہ میں مسلمان پیدا ہوا ہوں مگر آج تک میں نے سورۃ فاتحہ کی اس طرح کی تفسیر نہیں سنی۔ اگر جماعت احمدیہ کی یہی تعلیم ہے تو پھر میں سب کو مبارکباد دیتا ہوں ہم اس جماعت کو قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ امام سمیت اس گاؤں کی مُسلم تنظیم کے تمام افراد نے جماعت احمدیہ کو قبول کر لیا اور اس طرح ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ کہتے ہیں کہ وہاں کے گاؤں کے مولوی نے شدید ردّ عمل دکھایا۔ جب ہمارے معلّم گھر واپس آئے تو مولوی نے ان کو فون کر کے کہا کہ آئندہ سے اس گاؤں اور مسجد میں نہ آنا۔ کچھ عرصہ بعد جب خدام الاحمدیہ بینن کے نیشنل اجتماع کے سلسلہ میں ہمارے معلّم دوبارہ وہاں گئے اور خدام سے شمولیت کی درخواست کی تو اس مولوی نے پھر سے ان کو روکا اور اپنے ساتھ خدّام کو لے جانے سے منع کیا مگر نو احمدی خدّام نے مولوی کو ردّ کر دیا اور سب نے اجتماع میں شمولیت کی۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ مخالف مولویوں کو رُسوا کرتا ہے اور نئی جماعتیں بھی قائم کر رہا ہے۔

نئی جماعتوں کے قیام کے سلسلہ میں ہی ایک اور واقعہ ہے جو اروشا ریجن کا ہے۔ مربی صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئے علاقے میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ سامے (Same) ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں کسوانی (Kisiwani) میں پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔ یہاں بار بار دورے کرنے کی توفیق ملی۔ کثرت سے پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح جماعتی اخبارات اور کتب بھی اس گاؤں میں تقسیم کی گئیں جس کے نتیجہ میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف بیعتیں ہونا شروع ہو گئی ہیں بلکہ باقاعدہ جماعت کا قیام ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں مسجد کیلئے پلاٹ خریدا جا رہا ہے اور مقامی افراد جماعت مسجد کی تعمیر کیلئے خود اینٹیں تیار کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسرے مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ مخالفین جماعت کے خلاف انتشار پھیلانے اور بیہودگی کرنے لگ گئے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے انتظامیہ سے اجازت لے کر گاؤں میں مناظرہ کا انتظام کیا۔ تمام گاؤں میں اعلان کروایا اور سُنّی مولوی صاحبان کو دعوت دی کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سچے ہیں تو آئیں اور سب کے سامنے بات کر لیتے ہیں۔ چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق مناظرہ منعقد ہوا اور بہت سے غیر احمدی لوگ اس میں شامل ہوئے۔ لیکن سنی مولویوں میں سے کوئی بھی حاضر نہ ہوا۔ چنانچہ گاؤں کے لوگوں کو علم ہو گیا کہ مولویوں کے پاس انتشار پھیلانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ مختلف ذریعوں سے ان لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا فرماتا ہے جو واقعی دین کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ برکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں نابیر (Nabiyir) میں تبلیغ کی گئی۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں بیعتیں حاصل ہوئیں۔ وہاں ایک کچی مسجد میں ایک معلم صاحب کو تعینات کیا گیا۔ باقاعدہ نماز جمعہ کا آغاز کیا گیا لیکن غیر احمدی مولوی نے فتنہ پردازی شروع کر دی اور عین نماز جمعہ کے وقت مسجد میں آ کر لوگوں کو بھڑکایا تا احمدیت سے دُور کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن جماعت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ آخر مولوی سے کچھ نہ بن پایا تو اس نے جماعت احمدیہ کی مسجد کے سامنے اپنی ایک مسجد بنائی اور اعلان کیا کہ احمدیہ مسجد اب صرف صفیں رکھنے والا اسٹور بن جائے گا اور وہاں کوئی نمازی نہیں آئے گا۔ لیکن ہوا اس کے الٹ۔ وہاں اس کی مسجد میں تو صرف گھر کے رشتہ دار ہی نماز پڑھتے ہیں اور ہماری مسجد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازیوں میں اضافہ ہونا شروع ہوا اور یہ لکھتے ہیں کہ چھوٹی سی جگہ پہ نماز جمعہ پر حاضری دو سو سے اڑھائی سو تک ہوتی ہے۔

دعائیں قبول کرنے کے نظارے اللہ تعالیٰ کس طرح دکھاتا ہے۔ مبلغ سلسلہ بینن اَنصر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں آسیوں (Assion) میں دو سو بیعتیں ہوئی تھیں۔ اب اس گاؤں میں ہر جمعہ اور منگل کو تربیتی کلاس ہوتی ہے۔ وہاں کے صدر صاحب کی بیٹی جو کسی دوسرے گاؤں میں رہتی تھی سخت بیمار ہو گئی اور بیماری کی وجہ سے جسم بالکل بے جان ہو گیا۔ کہتے ہیں مَیں جب ان کے گاؤں گیا تو صدر صاحب نے کہا کہ دعا کریں اور خلیفۂ وقت کو بھی دعا کیلئے لکھیں۔ تو کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بھی یہاں خط لکھا۔ کہتے ہیں جب اگلے دن دوبارہ وہاں گیا تو لوگوں نے بتایا کہ اس لڑکی نے بولنا اور

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حرکت کرنا بند کر دیا تھا۔ اس لڑکی کو ہسپتال بھی لے کر گئے تھے لیکن کسی علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ پھر مایوس ہو کر اس کو گھر واپس لے آئے۔ ایک مولوی کو بلایا جس نے لڑکی پر دم کیا۔ اس کے بدلے اس نے چالیس ہزار فرانک اور ایک بکرا لیا لیکن لڑکی کو آرام نہ آیا۔ پھر ایک اور مولوی کو بلایا اس نے بھی اتنی بڑی رقم لی لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ کہتے ہیں مولویوں سے ہم مایوس ہو گئے تھے۔ ہم نے سوچا کہ اس نے مرتو جانا ہی ہے۔ پھر لڑکی کو اس کے باپ کے گھر چھوڑ آتے ہیں۔ چنانچہ جب لڑکی کو یہاں لے کر آئے تو لڑکی کے والد نے وہاں بھی جماعت کو تحریک کی۔ مجھے بھی دعا کیلئے خط لکھا اور کہتے ہیں کہ ایک دن کے بعد ہی اس لڑکی نے حرکت شروع کر دی اور اگلے روز شام تک بیماری مکمل طور پر اس کے جسم سے نکل گئی اور کوئی شخص گمان نہیں کرتا تھا کہ یہ زندہ بچے گی۔ مگر اب اسے دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ لڑکی کبھی بیمار بھی ہوئی تھی۔ تو یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔

برکینا فاسو کے ایک معلم سیندے کریم صاحب لکھتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے ہم ایک گاؤں گئے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ہم نے وہاں تبلیغ کی اجازت چاہی۔ گاؤں کے امام نے کہا کہ ہمارے پاس آپ کے مبلغ پہلے بھی آئے تھے اور ہم میں سے کافی لوگوں نے بیعت بھی کی تھی لیکن تمام گاؤں والوں نے بیعت نہیں کی تھی اس لئے آپ تبلیغ کریں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کی تبلیغ سے پہلے جو رہ گئے تھے وہ بھی شامل ہو جائیں۔ چنانچہ کافی دیر سوال و جواب ہوتے رہے۔ آخر پر ان کے بڑے کہنے لگے کہ ہم احمدی تو ہو گئے تھے لیکن پھر بھی کچھ باتیں ابھی واضح نہیں تھیں۔ لیکن آج میں نے خود دیکھ لیا ہے کہ اگر آج اسلام کی کوئی صحیح معنی میں خدمت کر رہا ہے تو وہ آپ لوگ ہیں کیونکہ آپ مستقل اس کام میں لگے ہوئے ہیں اور تھکتے نہیں۔ پس ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ امام نے گاؤں کے لوگوں سے کہا کہ جن لوگوں نے پہلے بیعت نہیں کی تھی وہ اب کر لیں اور اس طرح گاؤں کے مزید تہتّر افراد نے بیعت کر لی۔

اب اللہ تعالیٰ اگر ان لوگوں کے دل کھول رہا ہے اور ان کو صحیح اسلام کے قبول کرنے کی توفیق دے رہا ہے تو یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس پر یہ کہنا کہ کیوں صرف وہیں کیوں ہو رہے ہیں؟ اس لئے کہ ان کو دین کی فکر ہے۔ اپنی فکر ہے وہ ساری ساری رات بیٹھ کر دینی مجالس سنتے ہیں۔ یہاں کسی کو وقت نہیں کہ اتنا لمبا عرصہ بیٹھ کر دین کے لئے وقت دے اور دینی مجالس میں بیٹھے اور سوال جواب کرے۔

ہندوستان کے نائب ناظر دعوت الی اللہ لکھتے ہیں کہ لکھیم پور شہر میں ایک دوست عبدالستار صاحب کے ساتھ رابطہ بحال ہوا۔ جب ان کے ساتھ ملاقات ہوئی تو وہ مل کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ کرن پُور گاؤں کے رہنے والے تھے۔ ہماری پچاس بیگھے زمین تھی۔ اچھا کاروبار تھا۔ ہم لوگ بارہ سال قبل بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے لیکن بیعت کے بعد ہماری اس قدر مخالفت ہوئی کہ مخالفین نے ہمارے گھر پر پتھراؤ کیا اور ہمیں ہمارے گھروں سے نکال دیا۔ میرے بیٹے کو مار مار کر زخمی کر دیا۔ میری اہلیہ کا ہاتھ توڑ دیا۔ اس قدر مخالفت ہوئی کہ ہمیں مکان اور زمین اونے پونے فروخت کر کے وہاں سے نکلنا پڑا۔ سارا کاروبار تباہ ہو گیا۔ ہم وہاں سے لکھیم پور شہر میں آئے۔ ایک چھوٹے سے مکان میں منتقل ہو گئے لیکن مخالفین نے ہمارا پیچھا نہ چھوڑا۔ وہ یہاں بھی پہنچ گئے اور شہر کے مسلمانوں کو متنفّر کر دیا۔ پورے شہر میں کوئی ایک مسلمان بھی ہم سے بات نہ کرتا تھا۔ آتے جاتے ہمیں تنگ کیا جاتا۔ اس دوران ہمارا جماعت سے رابطہ بھی منقطع ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان دکھایا کہ ہماری مخالفت میں پیش پیش رہنے والے بڑے مخالفین جو ایک بس میں سوار ہو کر کسی شادی پر جا رہے تھے کہ ان کی بس ریلوے پھاٹک پر پھنس گئی اور ٹرین سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں اٹھائیس لوگ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور بچنے والے بھی بُری طرح زخمی ہو گئے۔ لاشوں کا اس قدر برا حال تھا کہ پہچانی ہی نہیں جاتی تھیں۔ دُور دُور تک جسم کے ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے۔ مخالفین میں سے ایک ایک گھر سے نو نو لاشیں نکلیں۔ جب ہمیں اس واقعہ کا پتا چلا تو ہم زخمیوں سے ملنے ہسپتال گئے۔ اس وقت مخالفین کے رشتہ دار شرم کے مارے ہم سے منہ چھپانے لگے۔ اس حادثے کے بعد لکھیم پور شہر کی بڑی مسجد کے ایک مولوی نے ان مخالفین کو جو بچ گئے تھے اور عبدالستار صاحب کی فیملی کو مسجد میں بلایا۔ مولوی صاحب نے مخالفین سے کہا کہ آپ لوگ ان احمدیوں سے معافی مانگیں اور ان کی مخالفت چھوڑ دیں۔ آپ لوگوں نے جو اِن سے قطع تعلق کیا ہوا ہے وہ بھی ختم کریں۔ چنانچہ اس حادثے کے بعد مخالفت بالکل ٹھنڈی پڑ گئی۔ کہتے ہیں کہ ہمارا جماعت سے رابطہ ٹوٹا ہوا تھا مگر دل سے احمدی ہی تھے چنانچہ اس رابطے کی بحالی پر بڑے خوش ہوئے اور ان سب نے تجدید بیعت کی۔ جو لوگ ایک دفعہ احمدی ہوتے ہیں اور حقیقت میں سمجھ کے احمدی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پھر ان کے ایمانوں میں مضبوطی بھی عطا فرماتا ہے۔

کوسووو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک مشہور عالم شیفچیت کرانسکی (Shefqet Kransiqui) صاحب جو لمبے عرصے سے ملک کے دارالحکومت کی سب سے بڑی مسجد کا ایک امام تھا۔ وہاں کی یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں بطور پروفیسر پڑھاتا بھی تھا اور ملک میں کافی مقبول تھا۔ اس نے کئی سال قبل ریڈیو وغیرہ پر پروگراموں کے دوران احمدیہ جماعت کے خلاف کافی اشتعال انگیز باتیں کی تھیں اور انٹرنیٹ وغیرہ پر بھی جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ اس طرح سے لیا کہ پہلے تو اس کے کیریکٹر پر الزام لگنے کی وجہ سے اس کو یونیورسٹی سے معطّل کر دیا گیا۔ پھر پولیس نے اس کو دہشت گردی کی پشت پناہی اور بلیک مَنی (black money) کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ کئی دن حراست میں رکھا۔ اس کو جامعہ مسجد کی امامت سے نکال دیا گیا۔ تمام ذمہ داریاں اس سے واپس لے لی گئیں۔ ملک کے اندر بعض دیگر امام بھی جماعت کے خلاف عوام کو مشتعل کرتے تھے دوران سال ان اماموں کو مذہبی منافرت پھیلانے اور معاشرے میں بدامنی پیدا کرنے کے الزام میں حراست میں لے لیا گیا۔ کہتے ہیں کہ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ملک کے سرکردہ علماء کو اس قدر ذلّت اور رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے اور اس وجہ سے پھر وہاں کے جو احمدی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے ایمان میں مضبوطی عطا فرمائی۔

نومبایعین پر ظلم اور پھر بھی ایمان پر قائم رہنے کی ایک مثال تو پہلے میں نے انڈیا کی بیان کی۔ اسی طرح ایک اور مثال یُوپی کے ایک گاؤں کی ہے کہ وہاں سارے گاؤں نے بیعت کی تھی لیکن بعد میں شدید مخالفت کی وجہ سے پورا گاؤں پیچھے ہٹ گیا تھا۔ لیکن ایک دوست محمد حنیف صاحب احمدیت پر قائم رہے۔ مخالفین نے ان کی بہت مخالفت کی مگر انہوں نے اپنے ایمان کو بچائے رکھا۔ اسی مخالفت کے دوران حنیف صاحب کا بیٹا وفات پا گیا۔ مخالفین نے ان کے بیٹے کو قبرستان میں دفنائے جانے اور جنازہ پڑھنے سے منع کر دیا اور اس سے کہا کہ اگر تم احمدیت سے توبہ کرو گے تو تبھی ہم تمہارے بیٹے کا جنازہ پڑھیں گے اور قبرستان میں دفنانے کی اجازت دیں گے۔ لیکن حنیف صاحب مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور اپنے بچوں کو ساتھ لے کر جنازہ پڑھ کر اپنے بیٹے کو اپنے ہی مکان میں دفن کر دیا۔ چنانچہ جب ان کا جماعت سے رابطہ بحال ہوا تو مل کر آبدیدہ ہو گئے اور مع فیملی تجدید بیعت کی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے مرکز سے رابطہ کیوں نہیں کیا۔ تو کہنے لگے کہ لوگوں نے ہمیں بتایا تھا کہ قادیانیوں کا جو مرکز لکھنؤ میں تھا وہ تو اُجڑ گیا ہے۔ ان کا مدرسہ بھی بند ہو گیا ہے۔ کوئی نہیں رہا اور قادیان کا رابطہ ہمارے پاس تھا نہیں۔ لیکن اس کے باوجود ایمان میں جو مضبوطی تھی اس پر وہ قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دینی تھی ہدایت پہ قائم رکھا۔ جو کسی مقصد کے لئے احمدی ہوئے تھے اور بیعتیں کی تھیں وہ سارے پھر گئے اور جماعت چھوڑ دی۔

آئیوری کوسٹ میں بھی جماعت کی وجہ سے ظلم کی ایک مثال ہے۔ ایک نومبائع بومبا سیکو (Bamba Sekou) صاحب نے بیعت کرنے کے بعد اپنے بھائیوں کو خط کے ذریعہ اپنے قبول احمدیت کی خبر دی۔ ان کے بھائیوں نے جواب دیا کہ اگر تین دن کے اندر اندر وہ احمدیت سے باز نہ آئے تو اسلامی شریعت کے مطابق ان کا سر قلم کر دیا جائے گا۔ اسی طرح کاروبار میں ان کے ساتھی جو کہ وہابیہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے ان کو ان کا حصہ دے کر کاروباری شراکت سے علیحدہ ہو گئے۔ لیکن موصوف نے کسی قسم کے نقصان یا مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور مضبوطی سے احمدیت پر قائم رہے۔

فرانس کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا سے رابطہ کی سہولت مہیا فرمائی ہے اور جس طرح میرے خطبے ہر جگہ جاتے ہیں وہ غیر بھی سنتے ہیں۔ اس کے اثر کا ایک واقعہ امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دوست دانیال صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ بیعت سے پہلے وہ مایوٹے آئی لینڈ میں رہتے تھے جو کہ فرانس کا جزیرہ ہے۔ وہاں مایوٹے میں وہ جس مسجد جاتے تھے اس کے امام اکثر ایم ٹی اے پر میرا خطبہ جمعہ سنتے تھے۔ خطبہ میں مَیں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارے میں ذکر کیا تھا جس سے کہتے ہیں میں بہت متاثر ہوا۔ مسجد کے امام نے ہمیں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ وہاں کا امام شریف تھا۔ ذاتی غرض نہیں تھی۔ کہتے ہیں اس نے ہمیں کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سیدھا راستہ دکھائے۔ ان باتوں کا کہتے ہیں مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ اور امام صاحب نے ہمیں جماعت کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کو کہا۔ چنانچہ میں نے انٹرنیٹ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنی شروع کیں تو فرنچ زبان میں بعض جماعتی ویڈیوز سامنے آ گئیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارے میں تھیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ کے بارہ میں جو خطبہ تھا اس کا یُوٹیوب پر فرنچ ترجمہ بھی مل گیا۔ چنانچہ کہتے ہیں اس کے بعد مَیں نے بیعت کر لی۔ امیر صاحب لکھتے ہیں اب موصوف نے فرانس کے مبلغ انچارج کا مایوٹے میں اس امام کے ساتھ رابطہ کروایا ہے چنانچہ اس امام کو فرانس سے جماعتی کتب ارسال کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ امام بھی ستّر افراد کے ساتھ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ہزاروں میل دور بیٹھے اس چھوٹے سے جزیرے میں خطبہ کے ذریعہ سے ہی تبلیغ کا یہ کام ہو گیا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو ہم پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس نے فرمایا ہوا ہے۔

کتب کا غیر مسلم پر کیا اثر ہوتا ہے؟ کانگو برازویل سے معلم لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع اوم بیما صاحب نے اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دن میں اپنے چھوٹے بھائی کے گھر گیا تو اس کے پاس فرنچ زبان میں ایک کتاب دیکھی جس کا عنوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سچی کہانی تھا۔ کہتے ہیں میں نے اس سے یہ کتاب پڑھنے کے لئے لی۔ میں نے اپنے پادری سے اس کتاب کا ذکر کیا تو پادری نے کہا کہ ایسے بغیر سوچے سمجھے کوئی کتاب نہیں پڑھنی چاہئے۔ ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن جب میں نے وہ کتاب پڑھی تو میری آنکھیں ہی کھل گئیں اور مجھے سمجھ آ گئی کہ پادری لوگ ہم سے بہت کچھ چھپاتے ہیں۔ میں نے دوبارہ کتاب پڑھی اور بائبل سے حوالے بھی چیک کئے۔ میں نے اپنے بھائی سے رابطہ کیا جو پہلے ہی جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کتاب تم نے کہاں سے لی ہے اور یہ کون لوگ ہیں۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی کتاب ہے اور کہتے ہیں کچھ دنوں تک مَیں نے جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس جانا ہے جہاں جرمنی میں جو جلسہ ہونے والا ہے وہاں وہ جلسہ سنیں گے تم بھی میرے ساتھ چلو۔ خود دیکھ لینا کون لوگ ہیں۔ اسلام کے بارے میں سوالات وہیں پوچھ لینا۔ کہتے ہیں چنانچہ ہم مشن ہاؤس گئے وہاں جلسہ جرمنی کا ماحول دیکھا اور کہتے ہیں کہ آپ کے خطابات سنے اور ان کو سن کر مَیں بالکل بدل گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے جرمنی جلسہ کے موقع پر ہی بیعت کر لی۔ کہتے ہیں اب میں بہت خوش ہوں اور میں محسوس کر رہا ہوں کہ زندگی کا بھی کوئی مقصد ہے جو اَب پورا ہوا۔

بیعت کے بعد غیر معمولی تبدیلی بھی لوگوں میں ہوتی ہے۔ ازبکستان کے ایک نومبایع دوست ظہیر واحدووچ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سورۃ فاتحہ کی تفسیر جاننے کے بعد میرا تو نماز پڑھنے کا طریق ہی تبدیل ہو گیا ہے۔ اب مجھے نماز میں وہ کچھ ملتا ہے جو پہلے کبھی نہیں ملتا تھا۔ خاص طور پر مجھے اس حدیث کی تشریح نے بہت

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم، حیدر آباد

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

فائدہ دیا ہے جو پہلے مجھے سمجھ نہیں آتی تھی اور جس میں احسان کا مطلب بتایا گیا ہے۔

کوسووو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ احمدی نومبایعین اخلاص اور قربانی میں دن بدن آگے بڑھ رہے ہیں۔ ایک دوست نذیر بالائے صاحب شہر کی بلدیہ میں ایک اہم شعبہ کے نگران ہیں لیکن قبول احمدیت کے بعد باوجود اپنی مصروفیت کے دن رات جماعت کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ کوئی تبلیغی یا تربیتی پروگرام ہو تو اس کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ پڑوسی ملک میں وقف عارضی کرنے کے لئے بھی ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ موصوف کے ذریعہ سے بہت سے نئے تبلیغی رابطے پیدا ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ ایک تبلیغی پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور شدید بیمار ہونے کے باوجود تبلیغی پروگرام میں شامل ہوئے۔ پروگرام کے دوران ہی جب زیادہ کمزوری محسوس کی تو گھر گئے اور اپنی اہلیہ جو کہ نرس ہیں اُن سے ڈرپ لگوائی اور جب بہتری محسوس کی تو پھر بضدّ ہوئے کہ تبلیغی پروگرام میں شامل ہوں گا۔ چنانچہ شرکت کی اور رات دیر تک تبلیغی پروگرام میں مصروف رہے۔ تو یہ ان لوگوں کا تبلیغ کرنے کے بارے میں جوش اور جذبہ ہے جو نئے احمدی ہو رہے ہیں۔

کانگو برازاویل کے معلم سلسلہ ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کا ایک نمبردار ہے وہ کہتا ہے کہ میرے داماد کا میرے ساتھ رویّہ ٹھیک نہیں تھا اور روزانہ شام کو شراب پی کر گالی گلوچ کرتا تھا اور میرے ساتھ بدزبانی کرتا تھا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ جب سے اس نے اسلام احمدیت کو قبول کیا ہے اس نے شراب پینا اور گالی گلوچ کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے اور میرے لئے یہ بڑی حیرت کی بات ہے۔ یہ تبدیلیاں اللہ تعالیٰ ان میں پیدا فرماتا ہے۔

برکینا فاسو کے نومبائع دوست سوری حمید و صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں غیر احمدی تھا تو بہت سی مشکلات میں پھنسا ہوا تھا۔ میرے ہاں اولاد تو ہوتی لیکن مر جاتی۔ پیروں فقیروں کے پاس جاتا تو کوئی کہتا کہ بکرے لاؤ۔ کوئی کہتا مرغے بتوں کی جگہ پر ذبح کرو۔ اس طرح ہی تمہاری مشکلات حل ہوں گی۔ کہتے ہیں مَیں نے جب جماعت احمدیہ کا پیغام سنا تو بہت اچھا لگا اور اس جماعت میں شامل ہو گیا۔ وہ پیسے جو میں مولویوں اور بتوں کی نظر کرتا تھا اس کو چندے میں ادا کرنا شروع کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ میری ساری مشکلات حل ہوتی گئیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے زندہ اولاد سے بھی نوازا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب مولویوں نے دیکھا کہ یہ شخص اب ہمارے پاس نہیں آتا اور ان کو معلوم ہو گیا کہ یہ احمدی ہو گیا ہے تو اس پر مولوی کہنے لگے کہ تمہارے اپنے باپ دادا جس دین پر قائم تھے تم نے اس کو کیوں چھوڑ دیا؟ کہتے ہیں کہ مَیں نے ان کو کہا کہ اب میں بہت خوش ہوں۔ خدا نے مجھے زندگی والی اولاد بخشی ہے۔ میں چندہ دیتا ہوں اور خدا مجھے دوگنا کر کے واپس کرتا ہے۔ یہ سب جماعت احمدیہ کی برکت ہے۔ خدا نے میرے گھر کے حالات بدل دیئے ہیں۔ جو کام کرتا ہوں پورا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے اس رستہ پر ڈالا ہے۔ جو باپ دادا کا راستہ تھا وہ گمراہی کا راستہ تھا۔

پھر ریڈیو کے ذریعہ بیعتیں ہوتی ہیں۔ بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ میرے ریجن کے ایک گاؤں سے ایک عیسائی دوست سوئے جورافن (Soe Joraphin) نے ایک روز ہمارے ریڈیو پروگرام کے دوران فون کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے متعلق سوال کیا اور اپنے ہاں آنے کی دعوت بھی دی۔ بعد ازاں جب ان سے ملاقات ہوئی اور ان کے سوالات کے جواب دیئے اور عقلی دلائل اور بائبل کے حوالے سے جواب دیئے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو شرح صدر ہو گیا اور انہوں نے اقرار کیا کہ جماعت احمدیہ کا مسلک درست ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف ایک نبی تھے اور ان کی آمد ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صورت میں پوری ہو چکی ہے۔ یہ بات ان کو سمجھ آ گئی اور وہ اسلام احمدیت میں داخل ہو گئے۔ دوران گفتگو موصوف نے بتایا کہ وہ ایک لمبے عرصے سے ہمارا پروگرام بڑے شوق سے سن رہے ہیں اور سوموار اور جمعرات کو ریڈیو پروگرام کے مقررہ اوقات سے قبل وہ خاص طور پر صرف اپنے پروگرام کے لئے اپنے کام سے گھر واپس آتے ہیں۔

جستجو ہو تو رہنمائی بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بولیویا کے مبلغ غالب صاحب لکھتے ہیں کہ ولیم شاہین جو یہوواہ وِٹنس فرقے کے ایک پادری تھے۔ ان کا تعلق لبنان سے ہے اور پیدائشی طور پر عیسائی تھے۔ گزشتہ تین سال سے بولیویا میں مقیم تھے۔ خاکسار نے عیسائیت کے اس فرقے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان سے میٹنگ طے کی۔ جب ہماری پہلی میٹنگ ہوئی تو انہوں نے اپنے فرقے کے بارے میں بتانے کی بجائے مجھ سے اسلام احمدیت کے بارے میں سوال پوچھنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ اس میٹنگ میں جماعت کے عقائد پیش کئے گئے۔ خاص طور پر حضرت عیسیٰ کا تفصیل سے ذکر ہوا۔ کہتے ہیں میں نے انہیں جمعہ میں شامل ہونے کی دعوت دی تو وہ جمعہ کے لئے باقاعدگی کے ساتھ آنا شروع ہو گئے اور ہر دفعہ جمعہ کے بعد ان سے تفصیلی بات چیت ہوتی رہی۔ ولیم صاحب کو فکر تھی کہ اگر وہ جماعت میں داخل ہوئے تو ان کے والدین اور چرچ والے بھی مخالفت کریں گے اور اس طرح انہیں نئی نوکری ڈھونڈنی پڑے گی لیکن دوسری طرف حق کی تلاش کو بھی اہمیت دیتے تھے۔ موصوف عربی سمجھ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے جماعت کی ویب سائٹ سے عربی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس مطالعہ کے بعد کہنے لگے کہ وہ بہت دیر سے حق کی تلاش میں تھے اور اب انہیں حق مل گیا ہے۔ چنانچہ مخالفت اور روزگار کی پرواہ کئے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک روز جمعہ کے بعد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

پیغام کا لوگوں پر اثر پڑتا ہے چاہے وہ بیعت کریں نہ کریں۔ کامران مبشر صاحب اس بارے میں آسٹریلیا سے لکھتے ہیں کہ ہم نے گھر گھر جا کر تبلیغ کرنے کا پروگرام بنایا۔ ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے ایک آدمی غصہ سے کانپتا ہوا باہر نکلا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ شاید مجھ پر حملہ کر دے گا۔ مربی صاحب کہتے ہیں اسی غصہ کی حالت میں وہ مجھے کہنے لگا کہ جب سے تم مسلمان لوگ ہمارے ملک میں آئے ہو ہمارے ملک کا امن تباہ ہو گیا ہے۔ تم لوگ ہمارے ملک سے نکل جاؤ اور ہمارے ساتھ تم لوگ integrate نہیں ہو سکتے، نہ ہونا چاہتے ہو۔ جب اس کی بات ختم ہو گئی تو میں نے اس سے کہا کہ آپ کی بات صحیح ہے بعض مسلمان شدت پسند ہیں جو اسلام کو غلط طور پر پیش کر رہے ہیں لیکن ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ جماعت احمدیہ تو جس ملک میں بھی جاتی ہے وہاں ہر طرح سے integrate ہوتی ہے۔ ہمارے بچے بھی کھیلتے ہیں۔ فٹبال کلبوں میں بھی ہیں۔ میں یہاں نیا آیا ہوں۔ لائبریری کا ممبر بن گیا ہوں۔ بہرحال ان سے لمبی باتیں ہوئیں۔ یہ باتیں سن کر وہی شخص جو پہلے غصہ میں کانپ رہا تھا اور لگ رہا تھا کہ شاید حملہ کر دے گا بہت خوش ہوا اور کہنے لگا مَیں تمہارے ساتھ تصویر بنوانا چاہتا ہوں۔ آخر پر کہتے ہیں اس کو میں نے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی اور اس نے بڑی خوشی سے قبول کی۔ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ خود لوگوں کے دلوں کو جماعت کے پیغام کے لئے نرم کر رہا ہے۔

پچھلی دفعہ میں نے ایک خطبہ میں کہا تھا کہ یہاں جو اسائلم سیکرز ہیں وہ تبلیغ کریں۔ جرمنی کے ایک اسائلم سیکرز جو اسائلم پر آئے، اپلائی کیا ہوا تھا وہ اپنا واقعہ لکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میری ایک جج کے پاس فائنل پروٹوکول تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم اپنی جماعت کے فلائر تقسیم کرتے ہو؟ اس پر مَیں نے کہا کہ جی میں فلائر تقسیم کرتا ہوں۔ پھر جج نے پوچھا کہ کن جگہوں پر فلائر تقسیم کرتے ہو؟ میں نے چند جگہوں کے نام لئے تو وہ جج کہنے لگا کہ ٹھیک ہے فلاں جگہ پر مَیں نے بھی فلائر لیا تھا۔ چلو جاؤ تمہارا کیس پاس کرتا ہوں۔ تو اس طرح تبلیغ بھی اس کے حق میں فیصلہ کروانے کا ذریعہ بن گئی۔

پھر دوبارہ آسٹریلیا کے مبلغ کامران صاحب کا یہ واقعہ ہے۔ کہتے ہیں کہ خدام الاحمدیہ کے بعض لڑکوں کو بڑی ہچکچاہٹ ہوتی ہے۔ بعض کام کرنے میں شاید شرماتے ہیں کہ یہاں کے لوگ ہمیں کیا کہیں گے؟ یہاں تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب اتنا تعارف جماعت کا ہو گیا ہے اور اتنا لوگ جانتے ہیں کہ یہاں کے نوجوانوں میں جو یہ جھجک تھی وہ دُور ہو گئی ہے لیکن بعض جگہوں پر ہے۔ کہتے ہیں آسٹریلیا میں خدام الاحمدیہ کے ساتھ ایک تبلیغی پروگرام رکھا گیا جس میں خدام سے کہا گیا کہ وہ جماعتی شرٹس پہن کر باہر جائیں گے اور لوگوں کو تبلیغ کریں گے۔ اس پر ایک خادم میرے پاس آیا۔ کہنے لگا مجھے جماعتی شرٹس پہنتے ہوئے شرم آتی ہے جس پر لکھا ہوا ہے جماعت احمدیہ۔ کہتے ہیں میں نے اسے سمجھایا کہ اسی وجہ سے لوگ ہمارے پاس آئیں گے۔ تم پہن کر جاؤ اور دیکھو کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہوا اور جب خدام الاحمدیہ کا گروپ باہر نکلا تو کہتے ہیں لوگوں نے ہماری تصویریں لینا شروع کر دیں اور اس موقع پر ہمارے انٹرویو لئے گئے اور تبلیغ کے بہت سے مواقع پیدا ہوئے۔ بعد میں یہی خادم جو تھا اپنے دوستوں کو کہنے لگا کہ پہلے مجھے جماعت کی قمیص (شرٹ) پہنتے ہوئے جو ٹی شرٹ تھی شرم محسوس ہو رہی تھی لیکن اب مجھے پتا چلا ہے کہ تمام برکات جماعت کے نام سے ہی منسلک ہیں۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ اس تبلیغ کے ذریعہ نوجوانوں کی تربیت کے سامان بھی پیدا فرما رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔ آپ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ایک زمانہ آئے گا کہ تیری مدد کی جائے گی اور تُو لوگوں میں شناخت کیا جائے گا۔ یہ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ کا مطلب ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے آپ کو 1883ء میں پہلی دفعہ الہام کی تھی۔ اس کے بعد بھی دو دفعہ یہ الہام ہوا جب آپ کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ کیا یہ انسان کا کام اور منصوبہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ پہلے ایک واقعہ کی خبر دیتا ہے اور وہی علم غیب رکھتا ہے۔ وہی خبر دے سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر روز یہ نشان پورا ہوتا ہے کہ آپ کا تعارف دنیا میں بڑھ رہا ہے اور لوگ آپ کی بیعت میں آ رہے ہیں۔

آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک خبر دیتا ہے کہ تیرے لئے ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تُو عالم میں مشہور ہو جائے گا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 163-162)

اور اسی طرح ہو رہا ہے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام بھی، جماعت کا نام بھی، اسلام کا نام بھی دنیا میں پھیل رہا ہے۔ ایک دور دراز علاقے کی آواز آج دنیا کے بے شمار ممالک میں پہنچ چکی ہے۔ 210 ممالک میں پہنچ چکی ہے۔

ممالک کے حوالے سے بھی بات کر دوں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شاید جماعت مبالغہ کرتی ہے اتنی تعداد تو دنیا میں ملکوں کی ہے ہی نہیں جتنی ہم لوگ کہتے ہیں۔ کیونکہ یواین (UN) کی ممبرشپ بھی 190 یا پچانوے ملک ہیں۔ بیشک یُواین (UN) کی ملکوں کی ممبرشپ اتنی ہی ہے لیکن دنیا میں تعداد دو سو بیس ممالک کے قریب ہے۔ گزشتہ دنوں بی بی سی نے کسی گیم کے حوالے سے بات کی تھی تو انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ یہ پروگرام جو ہے، یہ میچ جو ہے دنیا کے 220 ممالک میں دیکھا جائے گا۔ (http://www.bbc.com/sport/boxing/41033008)

اس لئے یواین (UN) کے حوالے سے بات کر کے پھر یہ خیال پیدا کرنا کہ شاید جماعت احمدیہ مبالغہ کرتی ہے اور انہوں نے زائد ممالک اپنے پاس سے بنا لئے ہیں۔ تو بعض نوجوانوں کا جو یہ تصور ہے، یہ جو خیال ہے وہ اسے دماغوں سے نکال لیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم یہ پیغام پہنچائیں اور اس کو پہنچانے والے بن سکیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہمیں دنیا میں پہنچانے کے لئے کہا ہے۔

......☆......☆......☆......

اعتذار و تصحیح

خطبہ جمعہ مورخہ یکم ستمبر 2017ء جو اخبار بدر کے شمارہ نمبر 38 مورخہ 21 ستمبر 2017ء میں شائع ہوا ہے، اسکے صفحہ 5 کالم 2 اوپر سے 10ویں سطر میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے ایک مہمان کے تأثرات میں غلطی سے "چالیس لاکھ کے مجمع" لکھا گیا ہے۔ براہ مہربانی اسے "چالیس ہزار" کر لیں۔ ادارہ بدر اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ انٹرنیٹ ایڈیشن میں یہ غلطی درست کر دی گئی ہے۔ (ادارہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین
"مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)
طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین
"زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)
طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم محمد سلمان صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم محمد سلمان صاحب آف سیریا حال جرمنی کے احمدیت کی طرف سفر کا کچھ احوال نذرِ قارئین کیا تھا۔ اس قسط میں مزید کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔

والدہ صاحبہ کی نصیحت پر عمل

مکرم محمد سلمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میری والدہ نے ہر چند مجھے احمدیت کے بارہ میں تحقیق کرنے سے روکنے کی کوشش کی لیکن جب انہوں نے اس بارہ میں میرا عزمِ صمیم دیکھا تو مجھ سے کہا کہ تمہاری تحقیق کا جو بھی نتیجہ نکلا اس کی ذمہ دار مَیں قرار پاؤں گی۔ سب مجھے ہی الزام دیں گے کہ اس نے اپنے بچے کی صحیح تربیت نہیں کی۔ کیا تم یہی چاہتے ہو کہ تمہاری وجہ سے میری تمہارے والد سے علیحدگی ہو جائے؟ مجھے اپنے والدین سے بہت محبت ہے اور ہمارے خاندان میں مل جل کر رہنے کی نہ صرف تلقین کی جاتی ہے بلکہ اس پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ والدہ صاحبہ کے مذکورہ جملوں کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا اور مَیں نے کہا کہ میں اپنے خاندان کی ایسی تباہی کا سبب نہیں بنوں گا۔ میری کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے والدہ صاحبہ نے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ تم ابھی چھوٹے ہو، ابھی ایسے فیصلے نہ کرو۔ کم از کم اپنے اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچنے کا تو انتظار کر لو تاکہ تمہاری عقل کسی قدر پختہ ہو جائے اور تم اپنے نفع نقصان کا صحیح طرح اندازہ کر کے بہتر فیصلہ کر سکو۔ اور میرا اندازہ ہے کہ اس عرصہ میں تمہیں اس جماعت کی حقیقت کا بھی پتہ چل جائے گا۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر متشدد تنظیموں کی اٹھان اسی طرح اچھے اچھے خیالات اور امن وسلامتی کی باتوں سے ہوتی ہے جس کی وجہ سے لوگ ان میں شامل بھی ہو جاتے ہیں لیکن اچانک ان سے ایسے اعمال سرزد ہونے شروع ہو جاتے ہیں جن سے ان کی اصلیت ظاہر ہونے لگتی ہے۔ والدہ صاحبہ کی بات میں وزن تھا اور میں نے سوچا کہ سرِ دست ان کے مشورہ پر عمل کرنا ہی مناسب ہے۔

شاید یہاں پر یہ بات بیان کرنا ضروری ہوگا کہ میری عمر کے بچوں کے بارہ میں عمومی طور پر ہمارے معاشرے میں یہی تاثر تھا کہ وہ گہرائی میں جا کر عقائدی امور کا مطالعہ کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مجھے اس کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ اس کے باوجود مَیں نے والدہ صاحبہ کی بات مان لی اور سوچا کہ شاید اگلے کچھ عرصہ میں ایسی باتیں دیکھنے کو ملیں جو ہو سکتا ہے کہ میرے فیصلہ پر اثر انداز ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے والدہ صاحبہ سے وعدہ کر لیا کہ اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے میں کوئی قدم نہیں اٹھاؤں گا۔ تاہم میں اس وقت تک اپنی تحقیق جاری رکھوں گا اور اٹھارہ سال کی عمر میں مناسب فیصلہ کروں گا۔

گم گشتہ متاع!

اس کے بعد میں نے ایم ٹی اے العربیہ باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے دوران اگر میرے ذہن میں کوئی سوال پیدا ہوتا تو میں اس کو الگ کاغذ پر لکھ لیتا اور پھر جب میں اپنے خالہ زاد سے ملتا تو تمام سوالات اس کے سامنے رکھتا اور اکثر اس کے جواب سے میری تسلی ہو جاتی۔ میں نے بہت کچھ سیکھا اور اس دوران نہ جانے کہاں سے اس جماعت کی محبت رفتہ رفتہ میرے دل میں گھر کرنے لگی۔

ایک روز میں سکول سے واپس آ رہا تھا کہ راستے میں ایک بُک سٹال پر قادیانیت کے عقائد کے بارہ میں ایک کتاب دیکھ کر میں نے کہا کہ میری گم گشتہ متاع مل گئی ہے۔ قیمت دیکھی تو وہ میری پہنچ سے باہر تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کتاب کئی علماء کی سالہا سال کی تحقیق کا خلاصہ ہوگی، نیز اس کا مؤلف بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص تھا اور اس کے نام کے ساتھ ڈاکٹر کا لفظ بھی لگا ہوا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے جڑواں بھائی سے بات کی اور ہم نے اپنے جیب خرچ سے رقم جمع کرنے کے بعد وہ کتاب خرید لی۔ بکسٹال کے مالک نے کسی قدر حیران ہوتے ہوئے مجھ سے اس کتاب کو خریدنے کا سبب پوچھا کیونکہ میری عمر کے بچے کی اس قسم کی کتاب میں دلچسپی اس کے لئے حیران کُن تھی۔ پھر میرے جواب کا انتظار کئے بغیر ہی اس نے احمدیت کے خلاف بکواس شروع کر دی۔ میں نے اس سے کتاب لی اور اس سے بحث کئے بغیر لَوٹ آیا۔ میرا خیال تھا کہ اس کتاب میں مجھے ایسے دلائل مل جائیں گے جن کے ذریعہ میں اپنے خالہ زاد کو لاجواب کر دوں گا اور یوں یہ موضوع ہمیشہ کے لئے ٹھکانے لگ جائے گا۔

گھر پہنچ کر میں نے کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ ابتدا میں ہی مؤلف نے لکھا ہے کہ وہ اس کتاب میں قادیانیت اور بہائیت کے عقائد کا ردّ کرے گا۔ اس بات نے میرے یقین کو مزید تقویت دی کہ کتاب کا مؤلف کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ وہ مختلف ادیان اور فرقوں کے عقائد کے بارہ میں گہرا علم رکھتا ہے۔

اس نے ''قادیانیت'' کے عقائد بیان کرنا شروع کئے تو لکھا تھا کہ قادیانی منشّیات کو حلال قرار دیتے ہیں، بہن بھائیوں کے مابین شادی کو جائز سمجھتے ہیں۔ نیز ان کا خدا عام انسانوں کی طرح مختلف عوارض کا شکار ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ الغرض افتراءات کی ایک لمبی لسٹ تھی جسے پڑھ کر میں ورطۂ حیرت میں ڈوب گیا۔ گو مجھے معلوم تھا کہ اس جماعت پر بہت سے جھوٹے الزامات بھی لگائے جاتے ہیں لیکن پڑھے لکھے طبقے کا ان امور میں ملوّث ہونا میرے وہم وگمان میں بھی نہیں آیا تھا۔ جب میں نے دیکھا کہ ان صفحات میں سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں ہے تو مجھے اپنی خرچ کی ہوئی رقم پر افسوس ہونے لگا۔ تاہم میں نے کہا کہ اب میں روزِ محشر خدا تعالیٰ کے سامنے یہ عرض کر سکوں گا کہ میں نے ہر طور اس جماعت کے بارہ میں تحقیق کی کوشش کی لیکن مجھے جماعت کے مخالفین کی کذب بیانی نے جماعت کی سچائی کے اعتراف پر مجبور کر دیا۔ ایسی صورت میں اگر میں غلطی پر بھی نکلا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے گا۔

زندگی کے بہترین ایام

دن گزرتے گئے اور ہم دونوں بھائیوں نے F.A. کر لیا، ہمارے نمبر اچھے آ گئے اور ہمیں انجینئرنگ میں داخلہ مل گیا۔ لیکن انجینئرنگ کی پڑھائی شروع کرنے سے قبل مَیں اٹھارہ سال کا ہو گیا تھا اور یہی وہ وقت تھا جب مجھے جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنا وعدہ پورا کرنا تھا۔ اور اس بار میں اکیلا نہ تھا بلکہ میرا جڑواں بھائی بھی میرے ساتھ تھا۔ اس عرصہ میں سیریا کے حالات کی خرابی کے باعث میرے خالہ زاد نے سیریا کو خیر باد کہہ کر گھانا میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اس نے ہمیں جماعت کی ویب سائٹ کے بارہ میں بتایا تھا۔ چنانچہ ہم دونوں بھائیوں نے اس ویب سائٹ پر موجود مواد کا مطالعہ کرنا شروع کیا اور اس پر موجود ایم ٹی اے کے پروگرامز کو ڈاؤن لوڈ کر کے سننا شروع کر دیا۔ ہمیں گھر میں اس کی کھلم کھلا اجازت نہ تھی اس لئے یہ تحقیق خفیہ طور پر ہی جاری تھی۔ تھوڑے عرصہ میں ہی ہم نے الحوار المباشر اور دیگر کئی پروگراموں کی ایک معقول تعداد سے استفادہ کر لیا تھا۔ میں ان ایام کو کبھی نہیں بھلا سکتا کیونکہ ہر روز ہماری معلومات میں اضافہ ہوتا تھا، نئی نئی باتیں اور دلائل سیکھنے کے بعد ہماری حالت دن بدن بدلتی جا رہی تھی۔ شاید یہ کہنا مناسب ہو کہ ہمیں یقین ہو چلا تھا کہ احمدیت ہی اسلام کا حقیقی چہرہ پیش کرنے والی جماعت ہے اور اسکے عقائد دلوں کو موہ لینے والے اور جادوئی اثر لئے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ روحانی اعتبار سے یہ ہماری زندگی کا بہترین عرصہ تھا۔

شیطان کا حملہ

اس ایمان افروز مرحلہ میں اچانک مجھے ایک وسواس نے آ لیا۔ میں نے سوچا کہ شاید میرا برین واش ہو چکا ہے کیونکہ جن نوجوانوں کو مختلف متشدد تنظیمیں دھوکہ دیتی ہیں ان کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ وہ ان متشدد تنظیموں کے عقائد کو ہی حقّ مبین اور صحیح دین تصور کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ سوچ کر مَیں دوبارہ پریشانی اور اضطرابی کیفیت کا شکار ہو گیا۔ میں نے کہا اب اس کا حل یہی ہے کہ میں ہر فرقہ کے عقائد کا مطالعہ کروں اور پھر سب کے مابین موازنہ کر کے فیصلہ کروں کہ کیا میرا انتخاب درست ہے یا نہیں۔

مخالفین نے قبول حق پر مجبور کر دیا!

کچھ روز کے بعد میں نے انٹرنیٹ کھولا اور اپنی اضطرابی کیفیت کا حل تلاش کرنے لگا۔ مجھے یاد آیا کہ کچھ عرصہ قبل عرب دنیا میں ایک چینل کھلا تھا جس کا ہدف شیعوں کے عقائد کو نشانہ بنانا تھا۔ اس میں بعض علماء شیعوں کی کتب سے ہی ان کے عقائد کے خلاف بعض نصوص پڑھتے اور پھر اسی مضمون کا شیعوں کے علماء کی زبانی کوئی ویڈیو کلپ بھی چلاتے۔ یہ یاد آتے ہی میں نے کہا کہ اب زمانہ بدل گیا ہے اور آج کل مختلف طبقہ ہائے فکر کے علماء کے ویڈیو خطابات کے کلپس کو پیش کر کے اس کے بالمقابل ویڈیو ریکارڈنگ کے ساتھ جواب دیا جاتا ہے۔ یوں گویا یہ مناظرہ کی ایک جدید صورت بن گئی ہے۔ یہ سوچتے ہی میں نے سرچ انجن میں قادیانیت لکھ کر تلاش کی تو پہلے نتیجہ کے طور پر مشہور عرب مولوی شیخ العریفی کی قادیانیت کے بارہ میں گفتگو کی ویڈیو سامنے آ گئی۔ میں نے کہا کہ یہ تو بہت بڑا عالم ہے اور یہ جماعت احمدیہ کی کتب سے لی گئی نصوص کی تصویر سکرین پر دکھائے گا اور پھر جماعت کے علماء کے ویڈیو بیانات کے کلپس پیش کر کے ان کی غلطی کو ثابت کرے گا اور پھر اس کا مدلّل طور پر ردّ کرتے ہوئے اس جماعت کی حقیقت کو طشت از بام کر دے گا۔

یہ سوچ کر جب مَیں نے ویڈیو آن کی تو اسے دیکھ کر مجھے اس سے بھی زیادہ دھچکا لگا جتنا مجھے 'قادیانیت' کے بارہ میں کتاب پڑھ کر لگا تھا۔ کیونکہ اتنا بڑا عالم دین میرے سامنے طوطے کی طرح رٹے رٹائے الزامات پڑھ کر محض آواز کے زور سے احمدیت کا بطلان ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر احمدی منشیات کو حلال قرار دیتے ہیں اور بہن بھائی کی شادی کو جائز قرار دیتے ہیں، نیز خدا سے انسانوں والی یا اس سے بھی کم تر صفات منسوب کرتے ہیں تو یہ عقائد ان کی کتب میں لکھے ہونے چاہئیں اور ان کو صحیح ثابت کرنے کے لئے ان کی طرف سے کچھ دلائل بھی دیئے جانے چاہئیں ورنہ کیا لوگ پاگل ہیں کہ ایسی باتیں مان کر احمدیت میں داخل ہوتے جاتے ہیں؟! اور پھر اس میں کونسی مشکل پیش آتی ہے کہ کسی احمدی سے کہا جائے کہ اپنے عقائد کو بیان کرو اور اس کی ویڈیو بنا لی جائے تاکہ واقعی لوگوں کو یقین ہو جائے کہ احمدیوں کے یہی عقائد ہیں اور ان کے بارہ میں علماء کی باتیں محض سنی سنائی حکایتیں نہیں۔

لیکن ان تمام معقولی امکانات کے برعکس عالم دین صاحب بغیر کسی شرم کے جماعت کے سفلہ مخالفین کی کتب میں مذکور افتراءات کو جماعت کی طرف منسوب کر کے بیان کرتے جا رہے تھے۔ مخالفین کی کذب بیانی اور جھوٹ کی یہی دلیل کافی تھی کہ جن امور کو وہ احمدیت کی طرف منسوب کر رہے تھے اگر وہ حقیقت میں جماعت کے عقائد تھے تو ایسے عقائد کو ردّ کرنے کی کسی کو ضرورت نہیں رہتی کیونکہ محض پاگل اور احمق لوگ ہی ایسے امور کو قبول کریں گے اور ان کے قبول کرنے سے کسی کا کوئی نقصان نہیں ہوگا بلکہ فائدہ ہی ہوگا کہ اس قماش کے لوگوں سے اسلام صاف ہو جائے گا۔

الغرض عالم دین صاحب کی ویڈیو دیکھ کر میرا سر شرم سے جھک گیا کیونکہ اس میں جماعت کی کسی کتاب کے کسی صفحہ کی کوئی تصویر پیش نہ کی گئی تھی اور جماعت کے کسی ٹی وی پروگرام کو پیش کر کے اس پر تبصرہ نہ کیا گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر ان علماء کا یہ حال ہے جنہوں نے عمریں دینی علوم کی تحصیل میں فنا کر دی ہیں تو عامّۃ النّاس کی حالت کیا ہوگی؟ بغیر کسی شرم کے جھوٹ کو نقل کرتے جانے کی کونسا دین اجازت دیتا ہے؟ صداقت اور امانت کہاں ہے جو ہمارے دین کے بنیادی دروس میں شامل ہیں؟

میں نے کہا کہ اگر جماعت کے مخالف علماء کے پاس کوئی معقول بات ہوتی تو وہ ضرور پیش کرتے اور انہیں شرمناک حیلوں کا سہارا نہ لینا پڑتا۔ بالآخر میں نے ویڈیو بند کر دی اور فیصلہ کر کے خدا کو حاضر ناظر جان کر کہا کہ یہ جماعت سچی ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی سچے مسیح موعود و امام مہدی ہیں۔

یوں مولویوں کی کذب بیانی نے میری تحقیق کا سفر مختصر کر دیا اور مجھے شک کے پُر خار سفر سے نکال کر بسرعت یقینِ کامل کی منزل تک پہنچا دیا۔

اس حالت میں مجھے آیت کریمہ: وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ بہت یاد آئی۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل یکم ستمبر 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ
تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23 رجون 2017 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال بعض لوگوں نے حضور انور سے عرض کیا کہ باوجود شدت موسم کے روزوں کا زیادہ احساس نہیں ہوا، انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صرف اتنا کہہ دینا ہی کافی نہیں۔ بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہم پر ہوا کہ ہمیں اس نے ان دنوں میں سے آرام سے گزار دیا۔ ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان بابرکت ایام میں کیا حاصل کیا؟ چاہے روزے آرام سے گزر گئے یا ذرا سا احساس ہوا، تو اس سے مقصد حاصل نہیں ہو جاتا۔ مقصد تبھی حاصل ہوگا جب ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہم نے حاصل کیا کیا؟

سوال جب ہم اپنا جائزہ حضور انور کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق لیں گے تو ہمیں کیا حاصل ہوگا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ جائزے ہمیں اللہ تعالیٰ کے مستقل فضلوں کے حصول کی طرف توجہ دلانے والے اور اس وجہ سے اپنی حالتوں میں مستقل تبدیلی لانے کی کوشش، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہمیشہ جذب کرنے والا بنائے گی۔

سوال رمضان کو اللہ تعالیٰ نے کس لیے فرض کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رمضان ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر آتا ہے۔ رمضان تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرض کیا ہے کہ جن نیکیوں کو تم بجالا رہے ہو اس میں مزید ترقی کرو اور ہر آنے والا رمضان جب ختم ہو تو ہمیں عبادات اور نیکیوں کی نئی منزلوں اور بلندیوں پر پہنچانے والا ہو اور ہم پھر عبادتوں اور نیکیوں کے نئے اور بلند معیار قائم کرنے والے بن جائیں۔

سوال قرآن مجید میں نماز کی حفاظت کیلئے کیا حکم آیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا حکم دیا ہے کہ نمازیں قائم کرو۔ نمازوں کو وقت پر سنوار کر ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی یعنی تمام نمازوں اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ الوسطیٰ کے کیا معنی بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو انسانی فطرت کا پتا ہے اس لئے خاص طور پر زور دے کر درمیانی نماز کی طرف توجہ دلائی ہے۔ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی کا مطلب ہے درمیانی یا اہم نماز۔ یعنی نماز کا ایسا وقت جب نماز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ الوسطیٰ کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر نماز ہی اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دی ہے اور اہم ہے پھر صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی کو کیوں اہمیت دی ہے؟ اس لئے کہ بعض نمازوں کے اوقات میں انسان ذاتی یا دنیاوی خواہشات کو ترجیح دے رہا ہوتا ہے۔ کسی کیلئے فجر کی نماز ادا کرنا مشکل ہے۔ اس وقت اٹھ کر فجر پڑھنا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کرتا ہے وہ اہم نماز بن جاتی ہے۔ کسی کو اپنے کام اور کاروبار کی وجہ سے ظہر یا عصر کی نماز پڑھنا مشکل لگتا ہے اس کیلئے اس نماز کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں کوشش کرنے والوں سے کیا سلوک کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جہاں مجاہدہ کر کے، کوشش کر کے انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف آئے، اللہ تعالیٰ اس کوشش کو بھی قدر کرتے ہوئے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نیکیوں کے اجر دینے کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ پس وہ اپنی راہ میں کوشش کرنے والوں کو بے انتہا نوازتا ہے اور جب انسان دنیا اور ذاتی خواہشات کے بتوں کو توڑ کر اس کی طرف آتا ہے تو پھر اس کے فضلوں کی بھی انتہا نہیں رہتی۔

سوال حضور انور نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کون سا ارشاد ایک مومن کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے جب تک کہ وہ بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا حدیث کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس کا کوئی یہ مطلب نہ لے لے کہ اس دوران چھوٹے گناہ کر لو، اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔ نہیں! بلکہ اس کا مطلب ہے کہ بشری کمزوریوں کی وجہ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اللہ تعالیٰ نمازوں اور جمعوں میں باقاعدگی اور گناہوں کی معافی کی دعاؤں اور اپنے عہدوں کی وجہ سے کہ آئندہ یہ غلطی نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جمعہ میں باقاعدگی کے متعلق کیا تاکیدی حکم فرمایا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعوں میں باقاعدگی رکھنے کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ جس نے متواتر تین جمعے جان بوجھ کر چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اسکے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

سوال جو لوگ صرف رمضان کے آخری جمعہ کو ہی اہمیت دیتے ہیں انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر جمعہ کی اہمیت بتائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ پس ہر جمعہ کی نماز کا خاص اہتمام کرو اور اپنی تجارتیں، اپنے کام اور سب دنیاوی منفعتیں اور فائدے چھوڑ کر صرف ایک چیز کی فکر کرو کہ تم نے جمعہ پڑھنا ہے۔

سوال باقاعدگی اور وقت پر نماز جمعہ ادا کرنے والوں کو آنحضرتؐ نے کیا خوشخبری عطا فرمائی؟

جواب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں وہ مسجد میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اس طرح وہ آنے والوں کی فہرست تیار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب امام خطبہ دے کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر کے ذکر الٰہی سننے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور جمعوں میں آنے کے حساب سے بیٹھے ہوں گے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کن چار لوگوں کو جمعہ سے رخصت دی ہے؟

جواب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا ایسا حق ہے جو واجب ہے، سوائے چار قسم کے افراد کے۔ اور وہ ہیں غلام، عورت، بچہ اور مریض۔ یہ چار لوگ ہیں جن پر فرض نہیں ہے

سوال چھوٹے بچوں والی عورتوں کو حضور انور نے جمعہ کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چھوٹے بچوں والی عورتوں کو مَیں کہتا ہوں کہ ان کو احتیاط کرنی چاہئے کہ اتنے چھوٹے بچوں کے ساتھ جمعہ کے لئے مسجد نہ آئیں کہ بچوں کے رونے دھونے کی وجہ سے دوسروں کی نماز خراب ہو اور خطبہ صحیح طرح سن نہ سکتے ہوں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گناہوں کی معافی کے جو ذرائع بیان فرمائے ہیں ان کی ترتیب میں حضور انور نے کیا حکمت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ گناہوں سے معافی کے ذرائع ایک ترتیب سے بیان فرما رہے ہیں۔ پہلے نماز، پھر جمعہ، پھر رمضان۔ اس ترتیب سے یہ غلط فہمی دُور ہو جانی چاہئے کہ صرف سال کے بعد رمضان کی عبادتیں ہی گناہوں سے معافی کا ذریعہ ہیں۔ بلکہ یہ ترتیب اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ نمازوں کی پانچ وقت روزانہ ادائیگی اپنے حصار میں لئے ہوئے ساتویں دن جمعہ میں داخل کر کے جمعہ کی برکات سے حصہ دلائے گی۔ اور سال بھر کے جمعے رمضان میں داخل کرتے ہوئے رمضان المبارک کے فیض سے فیضیاب کریں گے۔

سوال روزانہ کی پانچ نمازیں، جمعے اور رمضان اللہ تعالیٰ کے حضور کیا عرض کریں گے؟

جواب پانچ نمازیں عرض کریں گی کہ اے اللہ تیرا یہ بندہ تیرے خوف اور محبت کی وجہ سے بڑے گناہوں سے بچتے ہوئے پانچ وقت تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ جمعہ عرض کرے گا کہ تیرا یہ بندہ سات دن اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچاتے ہوئے جمعہ کے دن اپنی دعاؤں کی قبولیت کی آرزو لے کر تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ رمضان کہے گا کہ اے خدا! یہ بندہ رمضان کا حق ادا کرنے کے بعد گناہوں سے بچتے ہوئے اور نیکیاں بجالاتے ہوئے اس رمضان میں اس امید پر داخل ہوا کہ تو اسے بھی اپنی رحمت، بخشش اور آگ سے بچانے کے عشروں سے فیضیاب کرے گا۔

سوال رمضان میں تلاوت قرآن کریم ہمیں کس بات کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ اور اہتمام اس طرف بھی توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ اب ہم نے روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت کرنی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت قرآن کریم کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ یعنی فجر کی تلاوت کو بھی اہمیت دو۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم پڑھنا صرف خاص دنوں تک ہی مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ نمازوں کے ساتھ اسے بیان کر کے اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ پھر اس کا ترجمہ پڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا بھی ہمیں پتا چلے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بیعت میں آنے والوں سے کیا توقعات بیان فرمائی ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2004ء

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا افتتاح، دفتر ''الخدمت'' اور ''بیت مریم'' کا دورہ، خلیفۂ وقت سے عشق و فدائیت کے نظارے

کینیڈا اور امریکہ کے دور دراز علاقوں سے آنے والے ہزاروں احباب جماعت نے اپنے محبوب امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا دورہ اور طلباء سے خطاب، بریمپٹن میں مشن ہاؤس اور مسجد کیلئے خرید کی گئی جگہ کا معائنہ

احمدیہ ابوڈ آف پیس اور پیس ویلج کا وزٹ، خلیفۂ وقت سے للّٰہی محبت کے دلکش اور روح پرور نظارے

جلسہ سالانہ کینیڈا میں خطابات، مختلف سیاسی و سماجی شخصیات اور وزیر اعظم کے خصوصی نمائندہ کی طرف سے جماعت کو خراج تحسین

واقفین نو بچوں اور بچیوں کے ساتھ کلاس، مجلس عاملہ یو.ایس.اے اور نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ

کینیڈا اور امریکہ کے دور دراز علاقوں سے آنے والے ہزاروں احباب جماعت نے اپنے محبوب امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا

{ رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن }

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جاری ہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

27 جون 2004ء (بروز اتوار)

صبح پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح دس بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں ہوئیں جو دوپہر 1:30 بجے تک جاری رہیں۔

کینیڈا کی 13 جماعتوں مانٹریال، مسی ساگا، مارکھم، ویسٹن نارتھ، نارتھ یارک، ویسٹن ساؤتھ، کیلگری، سسکاٹون، پیس ویلج، ریجائنا، سکاربرو، وینکوور اور وان کے 47 خاندانوں کے 311 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ایک بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام تشریف لاکر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ اسکے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

سہ پہر پانچ بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہیں۔

ان ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا کی 12 جماعتوں ونڈسر، پیس ویلج، کیلگری، مانٹریال، وینکوور، بریمپٹن، مارکھم، وان، مسی ساگا، نیو مارکیٹ، نووا سکوشیا اور لائیڈ منسٹر۔

اسی طرح امریکہ کی آٹھ جماعتوں نیویارک، اوہائیو (Ohio)، نیوجرسی، ٹیکساس، ورجینیا، کیلیفورنیا، میری لینڈ اور آسٹن ٹیکساس۔

علاوہ ازیں سری لنکا اور پاکستان سے آنے والے احباب و فیملیز بھی شامل تھیں۔ اس طرح ان سب جماعتوں کے 51 خاندانوں کے 335 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

کینیڈا کی جماعتوں کیلگری اور وینکوور سے آنے والی فیملیز 3500 میل کا سفر کر کے ٹورانٹو ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ اسی طرح امریکہ کی آٹھ جماعتوں سے آنے والی فیملیز بھی 500 سے 3000 میل کا سفر طے کر کے حضور انور سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

معائنہ لنگر خانہ

ملاقاتوں کے بعد رات پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور نے تمام کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور انور نے لنگر خانہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔ بڑے سائز کے کنٹینرز میں مختلف اشیاء، اجناس وغیرہ سٹور کی گئی تھیں۔ حضور انور ایک کنٹینر کے اندر تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ جہاں کھانا پک رہا تھا وہاں معائنہ کے دوران حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا پکا ہے۔ منتظمین نے دیگچوں سے ڈھکن اٹھا کر بتایا کہ چکن کا سالن اور سادہ چاول پکائے ہیں۔ اور ساتھ نان (روٹی) بھی مہیا ہوگی۔ حضور انور نے چاول چکھے اور سالن کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ ایک دیگچہ (دیگ) کتنے افراد کے لئے کافی ہے۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ ڈیڑھ سے دوصد افراد کے لئے کافی ہے۔ معائنہ کے بعد حضور انور کے ساتھ کارکنان نے تصاویر بھی بنوائیں۔

لنگر خانہ کا انتظام ایک کھلی جگہ پر جہاں احمدیہ پیس ویلج کے مکانات ختم ہوتے ہیں کیا گیا تھا۔ حضور انور جب لنگر خانہ جانے کے لئے احمدیہ ایوینیو سے گزرے تو سڑک کے دونوں اطراف اپنے اپنے گھروں سے باہر فیملیاں کھڑی تھیں۔ کوئی باہر سڑک پر تھیں تو کوئی اپنے گھر کی بالکونی میں کھڑی تھیں اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو السلام علیکم کہہ رہی تھیں، تصویریں بھی کھینچ رہی تھیں اور ویڈیو بھی بنا رہی تھیں۔ لنگر خانہ کی طرف جاتے ہوئے بھی اور واپس آتے ہوئے بھی یہ منظر بہت قابل دید تھا۔

افتتاح انتظامات جلسہ

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور مسجد بیت الاسلام تشریف لائے اور جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاح کی تقریب شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے جماعت احمدیہ کے جلسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں ہو رہے ہیں یہ تربیتی اور روحانی جلسے ہیں۔ ان میں جو مہمان آتے ہیں وہ بھی اس وجہ سے آتے ہیں کہ اپنی تربیت کا سامان پیدا کریں اور روحانیت کا معیار بلند کریں۔ کچھ سیکھیں اور پھر اس کو اپنی زندگیوں میں لاگو کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنے والے مہمان صرف اس غرض سے آتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کا جو نظام جاری فرمایا ہے اور جلسہ کا یہ نظام جو ساری دنیا میں رائج ہے اس سے استفادہ کریں اور اپنا تربیتی اور روحانی معیار بلند کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسے مہمانوں کی خدمت کرنے کا بھی بہت بڑا اعزاز ہے اس لئے پوری سوچ کے ساتھ، اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کرنے کے لئے تیار رہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا۔ حضور انور نے فرمایا جس خدمت کے لئے آپ اس لئے تیار ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کا اجر دے تو فرض شناسی سے بالکل بے نفس ہو کر خالصۃً للہ خدمت سرانجام دی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے دو اہم شعبے ہیں۔ ایک مہمان نوازی کے انتظامات کا شعبہ ہے اسکے آگے کئی شعبے ہیں اور دوسرا جلسہ گاہ کے انتظامات کا شعبہ بہت اہم شعبہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہمان نوازی کا شعبہ بھی بہت اہم شعبہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لنگر خانہ جاری فرمایا اور ایک لمبا عرصہ اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا۔ اس سے ہم میں سے ہر ایک کو اندازہ ہو جانا چاہئے کہ کتنا اہم شعبہ ہے۔ پھر جب جماعت پھیلی اور تعداد بڑھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نگران مقرر فرما دیئے۔ پس یہ اہم شعبہ ہے مہمان نوازی کا۔ مہمان نوازی میں پہلے لنگر خانہ کا انتظام ہے۔ لنگر خانہ کا انتظام صحیح ہو، اندازہ کے مطابق کھانے تیار کئے جا رہے ہوں تو باقی انتظامات میں بھی Smooth Runnig ہوتی ہے۔ اگر کھانے کا انتظام درست نہ ہو پھر دوسرے انتظامات میں بھی خلل ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا لنگر خانہ والے جائزہ لیں کہ گزشتہ کل کتنا کھانا پکایا تھا، کتنے مہمان تھے، کھانا کم تو نہیں ہوا۔ اس حساب سے دیکھیں کہ کتنے مہمان مزید آئیں گے اور ان کے لئے کتنا کھانا پکانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اندازہ اس طرح نہ ہو کہ کھانا ضائع ہو۔ اتنا زیادہ نہ ہو کہ کھانا بچ جائے اور ضائع ہو جائے۔ فرمایا۔ اتنا کھانا ہو کہ ہر ایک کو ملے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شعبہ لنگر خانہ، مہمان نوازی، کھانا پکائی ان کو خاص محنت سے اور اندازوں کی درستگی کے ساتھ خدمت سرانجام دینی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا۔ امکان ہے کہ رش بڑھ جائے اس امکان کے پیش نظر ضروری نہیں کہ کھانا زیادہ پکالیں بلکہ ضروری بات یہ ہے کہ پورے سامان تیار رکھیں اور ضرورت پڑنے پر فوراً زیادہ پک جائے۔

حضور انور نے ڈیوٹی دینے والے کارکنان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کھانا کھلانے کا شعبہ ہے۔ والنٹیئرز کی معین تعداد ہوتی ہے۔ ڈیوٹی دے کر تھک جاتے ہیں اور تھک کر چڑ چڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے کسی مہمان سے بھی بدکلامی سے، سختی سے پیش نہیں آنا، اگر کوئی مہمان کھانا لے کر جاتا ہے اور پھر دوبارہ آتا ہے تو کارکنان غصے کا اظہار کرتے ہیں۔ فرمایا: کھانا اگر مہیا ہے تو دوبارہ دے دیں اور اگر مہیا نہیں تو عاجزی سے کہہ کے ساتھ معذرت کر دیں۔

فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ آپ نے اس کا اجر خدا سے لینا ہے۔

فرمایا: پھر استقبال کا شعبہ ہے۔ یہاں بھی بعض مہمان تنگ کرنے والے ہوتے ہیں۔ میزبان کا کام ہے کہ ان کی رہنمائی کرے اور صبر سے کام لے اور مہمانوں کی ضرورت پوری کرے۔

فرمایا: اسی طرح کاروں کی پارکنگ کا شعبہ ہے۔ بعض لوگ بات نہیں مانتے۔ بعض قانون کو توڑنا فرض سمجھتے

ہیں ان کو بھی پیار سے سمجھائیں۔ اگر کوئی کار غلط جگہ کھڑی ہے تو کارکنان کا فرض ہے کہ اس کو دیکھیں کہ غلط جگہ کھڑی کر کے تو نہیں آئے اور توجہ دلائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک تو آنے والوں کو بڑے پیار سے سمجھانا ضروری ہے اور پھر یہاں کے لوگوں کا خیال رکھنا بھی بڑا ضروری ہے کہ وہ ڈسٹرب نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر جلسہ گاہ کا شعبہ ہے۔ جہاں والدین کے ساتھ بچے بھی آتے ہیں۔ والنٹیئر ز بچوں کو روکتے ہیں بچہ باز نہیں آتا، والنٹیئر ز ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جلسہ گاہ سے ہی سختی شروع ہو جاتی ہے۔ والنٹیئر ز ایسے ہونے چاہئیں جو ٹھنڈے مزاج کے ہوں۔ ہمیشہ یہ مدّنظر رکھیں کہ ہم نے مہمان کی عزّت کرنی ہے۔ کوئی سختی نہیں کرنی۔ ان دنوں صبر کر کے بھی اپنے آپ کو سنبھالنا ہے اور کوئی بات سختی کی نہیں کرنی۔

حضور انور نے فرمایا: پھر جلسہ کے اختتام پر Windup اور صفائی کا کام ہے۔ ہر جگہ صاف ہونی چاہئے۔ کہیں کوئی گند نہیں رہنا چاہئے۔ جو ٹیم اس کام کے لئے مقرر ہے صفائی کرنا اس ٹیم کا فرض ہے۔

جلسہ سالانہ ختم ہونے کے دو تین دن کے اندر اندر یہ سارا کام صفائی کا مکمل ہو جائے۔ فرمایا: ان ملکوں میں لوگ ظاہری صفائی رکھتے ہیں۔ ایک مومن کو صفائی کا حکم ہے اس لئے ہر جگہ سے صفائی کرنا ضروری ہے۔ لنگر خانہ ہے، کھانا کھانے کی جگہ ہے، پلاٹس ہیں، سڑکیں ہیں، ہر جگہ صاف ہونی ضروری ہے۔

فرمایا: اس کے علاوہ اور بھی بہت سے شعبے ہیں ہر ایک کو اپنی اپنی جگہ محنت اور فرض شناسی کے ساتھ ڈیوٹیاں ادا کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کارکنان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق دے۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور کچھ وقت کے لئے لجنہ کی کارکنات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس کے بعد رات پونے دس بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

رات سوا دس بجے حضور انور نے جلسہ سالانہ کے کارکنان کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور انور نے کارکنان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دو باتوں کی طرف آپ سب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: ہمارے سارے کام دعا پر منحصر ہیں۔ اس لئے جو کام بھی شروع کریں دعا سے شروع کریں۔ دعا سے ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی۔ دعائیں کریں اللہ تعالیٰ ہمارے سارے کام چلاتا رہے اور کہیں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کارکنان کو نمازوں کی بھی سختی سے پابندی کرنی چاہئے۔ فرمایا۔ جو کارکنان نماز کے وقت ڈیوٹی پر ہیں تو وہ بعد میں گروپ کی صورت میں نمازیں ادا کریں اور منتظمین اس بات کا انتظام کریں کہ ان کے معاونین نماز کی خاص پابندی کریں۔ فرمایا: نمازوں کی ادائیگی میں تمام کارکنان کی حاضری سو فیصد ہونی چاہئے۔

اسکے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ پروگرام رات 11 بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس کے بعد حضور انور نے اپنی رہائش گاہ جانے سے قبل PeaceVillage کی دو سٹریٹ ''بشیر سٹریٹ'' اور'' عبدالسلام سٹریٹ'' کا راؤنڈ فرمایا۔ ان دونوں گلیوں کے مکین اپنے اپنے گھروں سے باہر کھڑے تھے اور یہ سارے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے تھے۔ ہر طرف سے گھروں کے باہر کھڑے مردوں ، بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کے ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم اور اھلاً وسھلاً ومرحباً کی آوازیں آرہی تھیں۔ حضور انور چلتے ہوئے منتظمین سے پوچھتے تھے کہ یہ کس کا گھر ہے اور یہ کس کا گھر ہے؟ بچے بھاگے ہوئے آتے اور حضور انور سے پیار لیتے،

ہر طرف سے حضور انور!، حضور انور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ بڑا ہی روح پرور اور دلوں کو لذّت وسرور پہنچانے والا منظر تھا کہ آقا اپنے خادموں کے درمیان گلی کوچوں میں گھوم رہا ہے اور ہر طرف سے فدائیت، محبت اور خلوص کا والہانہ اظہار ہو رہا تھا۔ گھر بھی جگمگا رہے ہیں اور مکینوں کے دل اور چہرے بھی خوشی ومسرّت سے جگمگا رہے ہیں۔ ساتھ چلنے والے بعض احباب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے کیونکہ ایسا روح پرور منظر پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

اسکے بعد حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

28/جون 2004ء (بروز سوموار)

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح نو بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ فیملی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ 11:30 بجے تک جاری رہا۔ کینیڈا کی پانچ جماعتوں، مسی ساگا، نارتھ یارک، پیس ولیج، ویسٹن ساؤتھ اور سکاربرو اور امریکہ کی تین جماعتوں میری لینڈ، ورجینیا اور Rhode Island کے 31 خاندانوں کے 183 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

بارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ہملٹن مشن ہاؤس جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً 1:30 بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس ہملٹن ''بیت النور'' پہنچے۔ اس مشن ہاؤس کی عمارت 1998ء میں خریدی گئی تھی۔ اس کا مجموعی رقبہ 12 ہزار مربع فٹ ہے جبکہ ساڑھے پانچ ہزار مربع فٹ حصہ پر عمارت تعمیر ہے۔ ساری عمارت ائیر کنڈیشنڈ ہے۔ یہ عمارت شہر کی شرقاً غرباً تین بڑی سڑکوں میں سے ایک سڑک ''کنگ اسٹریٹ'' پر واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی 5 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ ہملٹن شہر کو ''اسٹیل سٹی'' کہا جاتا ہے۔ یہاں دو بڑی اسٹیل ملز ہیں۔

جب حضور انور مشن ہاؤس پہنچے تو ہملٹن جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ بچوں کا ایک گروپ خوبصورت لباس زیب تن کئے ہوئے اور جماعت کے پرچم لہراتے ہوئے استقبالیہ نغمے گا رہا تھا۔ صدر صاحبہ لجنہ کینیڈا کی قیادت میں مقامی لجنہ کی چند خواتین نے بیگم صاحبہ مدّظلہا کا استقبال کیا اور انہیں خواتین کے حصہ میں لے گئیں۔

حضور انور جب بچوں کے گروپ میں تشریف لائے تو بچے خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ اور قلم تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور خواتین والے حصہ میں تشریف لے گئے، بچیوں نے استقبالیہ نغمے گائے۔ حضور انور نے بچوں میں چاکلیٹ اور قلم تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں جماعت احمدیہ ہملٹن کے احباب صفوں میں بیٹھے اپنے آقا کے دیدار کے لئے انتظار میں تھے۔ حضور انور نے سب حاضر احباب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ اس دوران میں بھی جب کوئی بچہ یا بچی اپنے بزرگوں کے ساتھ آتے تو حضور انور ان سے خصوصی شفقت کا اظہار فرماتے اور انہیں چاکلیٹ عطا فرماتے۔ جب پتہ چلتا کہ بچہ یا بچی وقف نو سکیم میں شامل ہے تو حضور انور کی مسرّت بڑھ جاتی اور حضور انور از راہ شفقت انہیں اپنے ہاتھ سے ایک ایک قلم بھی عطا فرماتے۔

اسکے بعد حضور انور لائبریری والے کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں جماعت کی طرف سے ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اڑھائی بجے کے قریب حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں اور پونے تین بجے حضور انور سینٹ کیتھرین جماعت کے صدر مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب اختر کی رہائش گاہ کے لئے روانہ ہوئے جہاں حضور انور اور قافلہ کیلئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب اختر کا گھر جس علاقہ میں ہے یہ Vineland کہلاتا ہے اور اس میں بڑی کثرت سے انگور کے باغات ہیں۔ اسی طرح اس علاقہ میں آڑو بہت عمدہ اور بڑے سائز کا ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسرے پھلوں آلوچہ، ناشپاتی اور چیری کے باغات ہیں۔ اسی طرح یہ علاقہ وائین لینڈ ہی نہیں Fruit land بھی ہے۔ ان سرسبز وشاداب باغات میں سے گزرتے ہوئے قافلہ ساڑھے تین بجے چوہدری صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ حضور انور جب جائے رہائش پر پہنچے تو مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب اختر اور ان کے خاندان کے افراد کے علاوہ، اُن افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حضور انور کا استقبال کیا جو ٹورانٹو سے براہ راست آج دوپہر یہاں پہنچے تھے اور جنہیں حضور انور نے بطور خاص آج کے سفر میں شمولیت کے لئے مدعو فرمایا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں۔

صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور بیگم صاحبہ، صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور بیگم صاحبہ، صاحبزادہ مرزا نعمان احمد صاحب اور بیگم صاحبہ، نواب حامد احمد خان صاحب، سیّد خالد مقصود احمد صاحب اور بیگم صاحبہ، مرزا احسن احمد صاحب مع فیملی۔ اس کے علاوہ سیّد طارق احمد صاحب مع فیملی اور مرزا رضوان احمد صاحب مع اہلیہ ٹورانٹو سے ہی قافلہ میں شامل تھے۔

یہ رہائش گاہ ایک وسیع عمارت ہے جو ایک بڑے قطعہ میں واقع ایک خوبصورت سبزہ زار میں گھری ہوئی ہے۔ آج کے کھانے کا انتظام باربے کیو (BBQ) کی صورت میں ایک عقبی لان میں کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضور انور باہر تشریف لائے اور مہمانوں اور اراکین قافلہ اور خدام کے ہمراہ باربے کیو میں شرکت فرمائی۔ اس دوران بہت سے مہمانوں اور خدام کو حضور انور سے بے تکلفی کے ماحول میں گفتگو کی سعادت حاصل ہوئی۔

پونے پانچ بجے حضور انور سینٹ کیتھرین مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے۔ اس دفعہ مکرم چوہدری عبدالرحمن اختر صاحب گائیڈ تھے اور وہ ایک شارٹ کٹ راستے پر چھوٹی چھوٹی دیہاتی سڑکوں پر سے لے کر آئے۔ اس دفعہ راستہ مزید خوبصورت ہو گیا تھا اور مختلف پھلوں کے باغات کا نظارہ اور دلکش ہو گیا تھا۔

سوا پانچ بجے حضور انور سینٹ کیتھرین مشن ہاؤس میں پہنچے تو اس چھوٹی سی جماعت کے چند خاندانوں کے احباب اور بچوں نے حضور انور کا مشن ہاؤس کے باغیچہ میں استقبال کیا جبکہ خواتین نے بیگم صاحبہ کا استقبال کیا اور انہیں مشن ہاؤس کے اندر لے گئیں۔

حضور انور نے بچوں میں چاکلیٹ اور قلم تقسیم فرمائے اور مردوں کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ پھر کچھ دیر کے لئے حضور انور مشن ہاؤس کے اندر خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے۔

حضور انور باہر تشریف لائے تو مشن ہاؤس کی پراپرٹی جو پونے دو ایکڑ زمین پر مشتمل ہے کا تعارف حضور انور کی خدمت میں پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ انشاء اللہ العزیز اس رقبہ میں موزوں جگہ پر مسجد بنانے کا پروگرام ہے۔ حضور انور نے یہ سنتے ہی خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ متعلقہ محکمہ کو مسجد کی تعمیر کے لئے منظوری کی درخواست دے دیں تا کہ جب بھی تعمیر کا فیصلہ ہو بلا تاخیر تعمیر شروع کی جا سکے۔

یہ سنٹر ایک مخلص احمدی فیملی نے خرید کر جماعت کو مہیا کیا تھا۔ یہ جگہ جہاں مسجد تعمیر ہوگی اس مین ہائی وے کے اوپر ہے جو ''نیاگرا فال'' کو جاتی ہے اور لاکھوں ٹورسٹ (Tourist) اس سڑک سے گزرتے ہیں۔ ہر گزرنے والے کو یہ مسجد دور سے نظر آئے گی۔

حضور انور ساڑھے پانچ بجے سینٹ کیتھرین مشن ہاؤس سے روانہ ہو کر چھ بجے کے قریب'' نیاگرا فال'' (Niagara Falls) پہنچے۔

سب سے پہلے امریکن علاقہ کے آبشار نظر آئے جو بڑے خوبصورت ہیں مگر کینیڈین فالز کے مقابلہ میں بہت چھوٹے ہیں۔ جب حضور کینیڈین فالز پہنچ کر کار سے باہر تشریف لائے تو آسمان پر ہلکے ہلکے بادل تھے۔ جب وہ سورج کے سامنے سے ہٹتے تو دھوپ پھیل جاتی اور جب وہ سامنے آجاتے تو دھوپ غائب ہو جاتی۔ دھوپ اور چھاؤں میں آبشار کے مختلف روپ نظر آتے۔ حضور انور، حضرت بیگم صاحبہ اور ساتھ آنے والی فیملیز اور ممبران نے آبشار کے کنارے مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر اس دیو ہیکل آبشار کا نظارہ کیا۔ ساتھ ساتھ تصاویر کھینچی جا رہی تھیں۔

نیاگرا فالز دریائے نیاگرا پر واقع ہیں۔ یہ دریا جھیل ایری Erie سے نکلتا ہے اور جھیل اونٹاریو (Ontario) میں گرتا ہے۔ دونوں جھیلوں کی سطح سمندر سے بلندی میں فرق کی وجہ سے یہ آبشار وجود میں آیا ہے۔ سب سے پہلے 1615ء میں ایک یورپین Etienne Brule نے اس آبشار کو دیکھا اور دنیا کو اس بارے میں پہلی دفعہ پتہ چلا کہ اتنا عظیم آبشار اس خطہ ارض میں واقع ہے۔ وہ اس سے اتنا مرعوب ہوا کہ اس نے اپنی یادداشتوں میں اس کی بلندی 183 میٹر لکھی جو اصل بلندی سے تین گنا ہے۔

نیاگرا اس علاقہ کے قدیم باشندوں Iroquios کی زبان کا ایک بگڑا ہوا لفظ ہے جس کے معنے'' تنگ آبی راستے'' کے ہیں۔

نیاگرا آبشار دراصل تین آبشار ہیں۔ دو نسبتاً بہت چھوٹے آبشار امریکن علاقے کے آبشار کہلاتے ہیں اور تیسرا گھوڑے کی نعل HORSE SHOE کی شکل کی آبشار کینیڈین علاقہ میں ہے۔ دریائے نیاگرا کا 10% پانی امریکن آبشاروں سے گرتا ہے اور 90% کینیڈین آبشار سے۔ گرمیوں میں ان آبشاروں کے ذریعہ ہر سیکنڈ میں 5720 مکعب میٹر پانی گرتا ہے۔ نیاگرا آبشار کی بلندی 57 میٹر ہے۔

کینیڈین آبشار کو Horse shoe Falls کہتے ہیں کیونکہ اس کی شکل گھوڑے کے نعل کی طرح نصف دائرہ کی شکل میں ہے۔ کچھ دیر کے لئے آبشار کا کنارے سے نظارہ کرنے کے بعد حضور انور زیر زمین سرنگوں میں Journey Behind The Falls کے لئے تشریف لے گئے۔

پہلے تو سب کو پولی تھین کے زرد رنگ کے رین کوٹ Raincoat دیئے گئے تا آبشار کا قریب سے نظارہ کرتے ہوئے شدید بارش کی طرح کی بوچھاڑ سے کپڑوں کا بچاؤ ہو سکے۔

پھر لفٹ کے ذریعہ نیچے سرنگوں کے دہانہ تک اتارا

گیا۔ لفٹ میں لکھا تھا کہ آبشار کی بلندی 57 میٹر (188 فٹ) ہے اور لفٹ ہمیں 38 میٹر (125 فٹ) نیچے لے جارہی ہے۔لفٹ سے باہر نکل کر سرنگ میں داخل ہوئے تو عجیب وغریب رین کوٹوں میں ملبوس لوگ ایسے فلاور لگ رہے تھے جنہیں زرد رنگ کے فلائی سوٹ پہنائے گئے ہوں۔

سرنگ میں جاتے ہوئے اسکی پہلی شاخ آبشار کے عین سامنے نکلتی ہے۔اس کے دہانہ پر پہنچے تو اپنے انتہائی قریب ہزاروں ٹن پانی کے اتنی بلندی سے گرنے سے دہشتناک دھماکوں کی آواز آرہی تھی۔دہانے سے باہر نکلے تو تیز طوفانی بارش جیسی بوچھاڑ نے استقبال کیا۔حضور انور اور بیگم صاحبہ نے بڑی دلچسپی سے سرنگ کے اس دہانہ پر کھڑے ہوکر آبشار کی گھن گرج کو سنا اور اس نظارہ کو دیکھا۔پانی ایسے گر رہا تھا جیسے کوئی سمندر نیچے آرہا ہو۔

پھر سرنگ کے دوسرے حصے میں گئے تو دوسری شاخ آبشار کی طرف نکلتی ملی۔اس میں سے باہر نکلے تو اب آبشار کے عین بائیں طرف تھے اور خوفناک گونج کے ساتھ پانی نیچے گرتا دکھائی دیتا تھا۔سرنگ میں مزید آگے گئے تو اس کے آخری سرے پر پھر راستہ آبشار کی طرف مڑتا تھا۔اس کے آخر پر گئے تو پتہ چلا کہ آبشار کے پیچھے پہنچ چکے ہیں یعنی ہم اس پوزیشن میں کہ ہمارے سر کے اوپر سے آبشار گر رہی ہے۔اس جگہ سے پانی اتنی طاقت اور تیزی سے گر رہا تھا کہ پانی تو نظر نہ آتا تھا صرف دھند نظر آتی تھی اور تیز ہوا اور زلزلے جیسی گونج سے سرنگ کی چٹانیں تھرتھراتی محسوس ہوتی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ سرنگ کے تینوں سروں پر آبشار کا مختلف جہتوں سے مشاہدہ کرنے کے بعد واپس لوٹے۔زیر زمین سرنگوں سے واپس سطح زمین پر آنے کے بعد حضور انور نے دریا کے کنارے Rainbow Bridge کی طرف پیدل چلنا شروع کیا۔ایک کلومیٹر کی سیر کے بعد نیاگرا فالز کی سب سے دلچسپ سیر کرانیوالی کشتی 'Maid of The Mist'' کے ٹرمنل پر پہنچے۔ٹرمنل سے نیچے کشتی تک کا راستہ لفٹ کے ذریعہ طے کرنے کی بجائے پیدل چلے۔

کشتی میں سواری سے پہلے اب نیلے رنگ کے رین کوٹ پہننے کیلئے دیئے گئے۔کیونکہ کشتی آبشار کے اتنا قریب لے کر جاتی ہے کہ کشتی پر طوفانی ہواؤں کے تھپیڑے تیز بارش برساتے ہیں۔ Maid of the Mist'' نامی کشتی تقریباً دوسو افراد کے لئے کافی گنجائش رکھتی ہے۔اس کی دو منزلیں ہوتی ہیں اور دونوں سے ہی دریا کی سیر اور خاص طور پر امریکن اور کینیڈین آبشاروں کا نظارہ عمدہ طور پر کیا جاسکتا ہے۔

کشتی کی سواری کا سب سے زیادہ لطف اس وقت آتا ہے جب کشتی آبشار کے عین سامنے پہنچتی ہے اور تیز چلتے ہوئے پانی اور اس میں آبشار کے ہزاروں ٹن پانی کے گرنے سے جو لہریں اٹھتی ہیں ان سے ہچکولے کھا رہی ہوتی ہے۔ایک طرف آبشار کی گھن گرج دوسری طرف کشتی کا بار بار ادھر سے ادھر ڈولنا کمزور دل والے حضرات کے لئے کافی مشکل ہوتا ہے۔

پانی کو دیکھیں تو لگتا ہے کہ کشتی بڑی تیز رفتاری سے آبشار والی جانب چل رہی ہے مگر دریا کے کنارے کو دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ کشتی اُس جگہ کھڑی ہے۔دراصل جس تیز رفتار سے پانی دریا کی نچلی جانب چل رہا ہے اگر کشتی اسی رفتار سے مخالف سمت میں چلے تو وہ اتنا تیز چلنے کے باوجود اسی جگہ کھڑی رہے گی۔

آدھے گھنٹے کی اس سیر کے بعد کشتی واپس ٹرمنل لوٹی اور حضور انور اپنے خدام کے ساتھ باہر نکلے تو گاڑیاں نیچے آچکی تھیں۔ان میں سوار ہوکر پونے آٹھ بجے کے قریب Sheraton Hotel پہنچے جہاں، کچھ دیر آرام ،شام کے کھانے اور نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔ہوٹل کا ڈائننگ ہال آبشار کے عین سامنے تھا اور ہال میں کسی بھی جگہ بیٹھے ہوئے آبشار کا نظارہ کیا جاسکتا تھا۔کھانے اور نمازوں سے فارغ ہوئے تو آبشار کی Lights جلنا شروع ہو چکی تھیں۔آبشار کی طرف دیکھا تو اس کے مختلف حصے مختلف خوبصورت رنگوں میں رنگے نظر آرہے تھے۔

یہاں سے ساڑھے دس بجے ٹورانٹو کے لئے روانگی ہوئی اور بارہ بجے رات کے قریب حضور انور واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچ گئے۔الحمد للہ۔جب حضور انور کی گاڑی احمدیہ پیس ویلج میں داخل ہوئی تو گھروں کے سامنے اور سڑکوں پر احباب جماعت مرد وزن ، بچے بوڑھے حضور انور کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔حضور انور کو دیکھتے ہی اپنے ہاتھ اٹھاتے اور السلام علیکم کہتے۔حضور انور ان کے سلام کا جواب دیتے۔سبھی احباب اپنے پیارے آقا کے دیدار سے خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔

......☆......☆......☆......

29/جون 2004ء (بروز منگل)

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔صبح دس بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔جو دوپہر 1:30 بجے تک جاری رہا۔

کینیڈا کی آٹھ جماعتوں کیلگری ، وینکوور ، لائیڈ منسٹر ، پیس ولیج ، ویسٹن نارتھ ، ویسٹن ساؤتھ ، وان ، مانٹریال اور امریکہ کی نو جماعتوں میری لینڈ ، لاس اینجلس ، ورجینیا ، نیویارک ، بوسٹن ، پورٹ لینڈ ، نیوجرسی ، سینٹ لوئیس ، فلاڈلفیا کے 48 خاندانوں کے 335 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں سے فارغ ہوکر 1:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الاسلام تشریف لے گئے جہاں 69 بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔حضور انور نے ان تمام بچوں اور بچیوں میں اسناد تقسیم کیں اور آخر پر دعا کروائی۔2:15 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

سہ پہر پانچ بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔کینیڈا کی جماعتوں ، سکاربرو ، وان ، بریمپٹن ، ویسٹن ساؤتھ ، پیس ولیج ، ایڈمنٹن ، وینکوور اور کیلگری کے علاوہ ٹرینیڈاڈ سے آمدہ وفد نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔اس طرح 57 خاندانوں کے 390 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ملاقاتوں کا یہ سلسلہ 7:30 بجے تک جاری رہا۔

اسکے بعد حضور انور مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفتر ''الخدمت'' میں تشریف لے گئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور نے عہدیداران کا تعارف حاصل کیا اور باری باری ہر ایک سے اسکے شعبہ کے کام کا جائزہ لیا اور مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور نے ہر مہتمم کو اس کے شعبہ کے بارہ میں تفصیل سے ہدایات دیں اور راہنمائی فرمائی۔یہ میٹنگ 8:30 بجے تک جاری رہی اس کے بعد مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔حضور انور نے خدام الاحمدیہ کے مرکزی دفاتر کا معائنہ فرمایا۔اسکے بعد حضور انور لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے مرکزی دفاتر ''بیت مریم'' تشریف لے گئے۔جہاں مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔یہ میٹنگ 9:15 بجے تک جاری رہی۔حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف شعبوں میں لجنہ کے کام کا جائزہ لیا اور ان کی راہنمائی فرمائی اور تفصیل سے ہدایات دیں۔

9:30 بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء مسجد بیت الاسلام میں جمع کر کے پڑھائیں۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16/جولائی 2004)

......☆......☆......☆......

30/جون 2004ء (بروز بدھ)

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔پونے پانچ بجے حضور انور مسی ساگا جماعت کے مرکز اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے معائنہ کیلئے روانہ ہوئے۔پونے دس بجے کے قریب حضور انور 1194 Matheson Blvd.East پر واقع مسی ساگا جماعت کے سنٹر ''بیت الحمد'' پہنچے جہاں مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب صدر جماعت احمدیہ مسی ساگا اور جماعت مالٹن کے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے کثیر تعداد میں صبح آٹھ بجے سے جمع تھے۔سب نے فلک شگاف نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور پارکنگ لاٹ میں ہی گاڑی سے باہر تشریف لے آئے اور پیدل چلتے ہوئے احباب جماعت کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے ہوئے مسجد مسی ساگا اور جامعہ احمدیہ کی عمارت میں داخل ہوئے۔مرد حضرات مسجد کے باہر میدان میں جمع تھے جب کہ خواتین اندر مسجد کے ہال میں حضور کی منتظر تھیں۔

جب حضور انور پارکنگ ایریا میں بنے ہوئے راستے پر احباب جماعت کے سامنے سے گزرتے ہوئے عمارت کے مین دروازے پر پہنچے تو دورویہ قطار میں ایک طرف مسی ساگا اور بریمپٹن کی جماعت کی مجالس عاملہ اپنے اپنے صدر صاحبان کی معیت میں اور دوسری طرف جامعہ احمدیہ کے طلباء ، اساتذہ اور سٹاف اپنے پرنسپل مکرم مبارک احمد صاحب نذیر کے ساتھ حضور انور کے استقبال کے لئے ایستادہ تھے۔حضور نے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور عمارت کے اندر تشریف لے گئے۔

سنٹر کے آڈیٹوریم میں بچیاں استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔جونہی حضور انور دروازہ سے اندر داخل ہوئے خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

حضور انور خواتین اور بچیوں میں کچھ دیر تشریف فرما رہے۔اس دوران حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائے۔بچیوں کو ملنے والی اس سعادت کا حال دیکھ کر بہت سی مائیں جنہوں نے شیر خوار بچوں کو اٹھایا ہوا تھا وہ بھی حضور انور کے سامنے آتی گئیں تا کہ اپنے بچے کیلئے حضور کے دست مبارک سے چاکلیٹ حاصل کر سکیں۔

حضور انور آڈیٹوریم سے باہر تشریف لائے تو لابی میں دونوں جماعتوں کے واقفین نو اور واقفات نو قطاریں بنا کر حضور انور کے منتظر تھے۔حضور انور نے وقف نو سکیم میں شامل بچوں سے خاص شفقت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں چاکلیٹ کے علاوہ ایک ایک قلم بھی اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا۔اللہ تعالیٰ کرے کہ حضور انور کا انہیں ابھی سے قلم عطا فرمانا ان میں سے ہر ایک کیلئے قلم کے جہاد میں مجاہد بننے کی مقبول دعا بن جائے۔90 کے قریب بچوں اور بچیوں نے یہ سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور عمارت کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جس میں جامعہ احمدیہ کینیڈا قائم کیا گیا ہے۔جامعہ کی پہلی کلاس ستمبر 2003ء میں شروع ہوئی تھی جس میں 28 طلباء ہیں جن میں سے ایک جرمنی سے ، ایک برطانیہ سے ، ایک امریکہ سے اور باقی 25 کینیڈا سے ہیں۔

مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے حضور انور کو جامعہ کے مختلف حصے دکھائے۔کلاس رومز ، اساتذہ کے کمرے ، سٹاف اور پرنسپل کا دفتر ، لائبریری اور بورڈ روم وغیرہ۔حضور انور باری باری اساتذہ کے کمروں میں گئے اور معائنہ فرمایا اور اساتذہ کو شرف مصافحہ بخشا۔اس دوران طلباء لائبریری میں اکٹھے ہو چکے تھے۔حضور انور بلڈنگ کا معائنہ فرمانے کے بعد لائبریری میں تشریف لائے۔جامعہ کی موجودہ کلاس کے 28 طلباء کے علاوہ پرنسپل صاحب نے آئندہ کلاس جو ستمبر 2004ء سے شروع ہوگی کے نو (9) طلباء کو بھی بلایا ہوا تھا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔جامعہ احمدیہ کے طالبعلم طارق ملک صاحب نے نہایت عمدہ طور پر تلاوت قرآن کریم کی۔اسکے بعد تین طلباء نے انگریزی عربی اور اردو زبانوں میں حضور انور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔احمدیت یعنی حقیقی اسلام کیلئے اپنی وفا اور خلافت کے لئے اپنی فدائیت کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور سے اپنے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ اسلام کے سچے خادم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی فوج کے فتح نصیب سپاہی بنیں۔استقبالیہ کا متن درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

بخدمت اقدس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا! آج کا دن ہماری زندگیوں کا اہم

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

''قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ترین، یادگار اور ناقابل فراموش دن ہے۔ ہمیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا کہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ وجود باجود جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ بھی ہے، ہمارے درمیان موجود ہے۔

پیارے آقا! خاکسار کیلئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ خاکسار، جامعہ احمدیہ کینیڈا میں اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے اپنے مقدس آقا کی خدمت میں خوش آمدید پیش کررہا ہے۔

پیارے حضور! ہم عہد کرتے ہیں کہ ہمیشہ نظام خلافت احمدیہ کے وفادار اور جانثار رہیں گے اور ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم حضور پرنور کے ہر حکم پر قربانیوں اور خدمات کے میدان میں ہمیشہ صف اول میں رہیں گے۔ ہم سب طلبہ واساتذہ اور عملۂ جامعہ احمدیہ کینیڈا دل کی گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کے شکرگزار ہیں کہ حضور پرنور نے کینیڈا میں شمالی امریکہ کے پہلے جامعہ احمدیہ کے قیام کی اجازت عنایت فرمائی اور پھر ہمیں علم و حکمت سکھانے کیلئے بے نفس اساتذہ کی ایک ٹیم بھی مہیا فرمائی۔ فجزاک اللہ احسن الجزاء یاامیر المومنین۔

ہم پیارے آقا کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عالم باعمل بنائے، مثالی واقفِ زندگی کی طرح تاحیات تمام ذمہ داریاں احسن رنگ میں نبھانے اور خلیفۃ المسیح ایدکم اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ توقعات پر پورا اترنے کی توفیق بخشے۔ والسلام

ہم ہیں، خلافت حقہ احمدیہ کے تاحیات فرمانبردار، وفادار اور جانثار۔

اسکے بعد حضور انور ڈائس پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اس موقعہ پر مَیں کوئی فارمل ایڈریس تو نہیں کروں گا۔ البتہ چند اہم باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا:

’’یہ میرا فارمل خطاب نہیں ہے۔ چند باتیں ہیں جو مَیں آپ لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ آپ یاد رکھیں کہ آپ جامعہ کی پہلی کلاس کے طلبہ ہیں۔ آپ کی یہ کلاس تاریخ کا حصہ بننے والی ہے۔ جس طرح ہم تاریخ میں دیکھتے ہیں کہ ہمارے پرانے مبلغ افریقہ میں گئے، یورپ میں گئے، فارایسٹ میں گئے۔ مدرسہ احمدیہ کی پہلی کلاس کا ذکر آتا ہے یا جامعہ احمدیہ کی پہلی کلاس کا ذکر آتا ہے۔ فرمایا، جو سب سے پہلے کسی ملک میں پہنچے اس ملک کی احمدیت کی تاریخ میں ان کا ہمیشہ پہلے مبلغ کے طور پر ذکر ہوگا۔ اسی طرح کینیڈا (جماعت) کی تاریخ میں لکھا جائے گا کہ فلاں فلاں جامعہ کی پہلی کلاس کے طلبہ تھے۔ اس لحاظ سے آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جو روایات آپ پیدا کریں گے وہی آگے چلیں گی۔ طلباء ایک دوسرے کی نقل کرتے ہیں، شعوری اور لاشعوری دونوں طور پر۔ اس لئے آپ جامعہ احمدیہ کی تاریخ میں اہم کردار ادا کرنے والے ہیں۔ جب آپ (تربیت پاکر اور تعلیم مکمل کرکے) فیلڈ میں جائیں گے تو بھی دنیا کی نظر آپ پر رہے گی کہ آپ پہلی کلاس کے مبلغین ہیں۔ اس لحاظ سے آپ اپنی ٹریننگ کریں کہ ہم اس فوج میں شامل ہیں جس نے یہ عہد کیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی جس خوبصورت تعلیم سے ہمیں روشناس کرایا ہے اور جسے دنیا بھول چکی تھی ہم نے ساری دنیا کو اس تعلیم سے روشناس کرانا ہے۔ علمی لحاظ سے تو کرنا ہی ہے، اخلاقی لحاظ سے بھی اپنا معیار بلند کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان ملکوں میں آزادی کی فضا ہے۔ جوانی کی عمر میں کسی نہ کسی قسم کی Temptation (بدی کی طرف میلان) ہو جاتی ہے، آپ نے اس سے بچنا ہے۔ آپ نے استغفار اور اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زور دینا ہے۔ نوجوانی کی عبادت ہی اعلیٰ درجہ کی عبادت ہوتی ہے۔ تہجد کی عادت ڈالیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قادیان میں جب مدرسہ احمدیہ شروع ہوا تو ایک دفعہ رپورٹ ہوئی کہ مدرسہ میں طلباء نماز کے لئے نہیں اٹھتے۔ چونکہ مجلس میں ذکر ہوا تھا اس لئے ناظر صاحب تعلیم نے کہا کہ مَیں صبح چیک کرنے آؤں گا۔ جو طالبعلم جاگ رہا ہوگا اور جان بوجھ کر نہیں اٹھ رہا ہوگا اس کا پتہ چل جائے گا۔ کیونکہ جو شخص سویا ہوا ہو اس کے پاؤں کا انگوٹھا ہل رہا ہوتا ہے۔ وہ اگلی صبح گئے تو کئی طلباء کے انگوٹھے ہل رہے تھے۔ آپ کے انگوٹھے تو نہیں ہلنے چاہئیں۔ اگر نماز میں ذوق پیدا ہو جائے تو پھر دوسری باتوں کی طرف سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔

پھر قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے ہونی چاہئے۔ آپ ابھی سے قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنے کی عادت بنالیں۔ ایسے نکات نکالیں جو نئے ہوں۔ سکول میں آپ نے سائنس پڑھی ہے اس کی روشنی میں دیکھیں کہ ہم نے اسلام کی تشریح کیسے کرنی ہے۔ مگر ایسا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دئے ہوئے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کرنا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔ نصاب کے طور پر تو آپ کچھ کتابیں پڑھتے ہی ہیں، نصاب کی کتب کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری کتب بھی پڑھنی چاہئیں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ مطالعہ ختم ہو جاتا ہے، یہ تو ہمیشہ زندگی بھر جاری رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ تو علمی Activities تھیں۔ گیمز کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ یہ نہیں کہ صرف مذہبی تعلیم حاصل کرنے والے کی سنجیدہ شکل ہی بن جائے۔ جب Game کا وقت آئے تو پورا وقت اسے دیں۔ تھکاوٹ وغیرہ کے بہانے سے اسے ترک نہ کریں۔ ویسے آپ کی صحتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہیں۔ یاد رکھیں دین کی خدمت کیلئے صحت ضروری ہے۔ اس لئے Games اور Exercise کریں۔ اس لئے نہیں کہ جامعہ نے کہا ہے بلکہ اپنی خوشی سے کریں۔ اساتذہ کی آپ نے تعریف کی ہے، یاد رکھیں کہ استاد کی عزت بہت ضروری ہے۔ کسی سے ایک لفظ بھی پڑھا ہو تو وہ استاد بن جاتا ہے۔ یہ چند بنیادی چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے لَو لگائیں۔ قرآن اور حدیث اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور اساتذہ کی عزت کریں۔ آپ اگلی کلاسوں کے لئے نمونہ ہیں۔ یہ نہ ہو کہ جماعت کی بدنامی کا باعث بنیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ حقیقی رنگ میں اسلام کے مبلغ اور حضرت مسیح موعودؑ کی فوج کے ایسے سپاہی بنیں گے جو مثالی رنگ رکھتے ہوں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے جامعہ کے طلباء کو مصافحہ کا شرف بخشا اور ان میں قلم تقسیم فرمائے۔ پھر سٹاف سے مختصر میٹنگ ہوئی۔ پھر حضور انور لابی میں تشریف لائے۔ دونوں جماعتوں (مسی ساگا اور مالٹن) کی مجالس عاملہ کے ساتھ حضور انور نے تصاویر کھنچوائیں۔ اس کے بعد کیفے ٹیریا میں حضور انور اور مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس کے بعد عمارت کے مین Entrance کے سامنے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء اور اساتذہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر کھنچوائیں۔ حضور نے ایک تصویر جامعہ کے طلباء کے ساتھ علیحدہ بھی کھنچوائی۔ اس کے بعد حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا اور دعا کروائی۔

11:30 بجے حضور انور جماعت بریمپٹن میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کیلئے خریدی گئی جگہ دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے۔ 12 بجے حضور بریمپٹن پہنچے۔ مقامی جماعت کے صدر مکرم جمیل احمد سعید صاحب اور نائب صدر مکرم مرزا مبارک احمد صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے قطار میں کھڑے اراکین مجلس عاملہ بریمپٹن جماعت کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

بعدازاں حضور انور خواتین کی طرف تشریف لائے تو خواتین اور بچیوں نے استقبالیہ نغموں اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ سامنے واقفات نو بچیوں کا گروپ نظمیں پڑھ رہا تھا۔ بچیوں نے نہایت خوبصورت یونیفارم پہنا ہوا تھا۔ حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے اور واقفات نو کو چاکلیٹ کے علاوہ قلم بھی اپنے دست مبارک سے عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور مردوں کی مارکی کی طرف تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور انور کا استقبال کیا۔ واقفین نو بچے قطار میں کھڑے استقبالیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور ان کی طرف تشریف لائے اور چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور نے یہاں تعمیر ہونے والی مسجد کے نقشہ جات ملاحظہ فرمائے اور منصوبہ کی کامیاب تکمیل اور اس کے مبارک ہونے کے لئے دعا کرائی۔ اس کے بعد عاملہ کے ممبران نے حضور انور احمدیہ دارالسلام (احمدیہ ابوڈ آف پیس) (Ahmadiyya Abode of Peace) کیلئے روانہ ہوئے اور ایک بجے کے قریب وہاں پہنچے۔

’احمدیہ ابوڈ آف پیس‘ جماعت کینیڈا کا ایک رہائشی منصوبہ ہے جو 1993ء میں صوبہ اونٹاریو کی حکومت کے اشتراک سے مکمل ہوا۔ اس میں 166 اپارٹمنٹ ہیں۔ یہ چودہ منزلہ مخروطی شکل کی خوبصورت عمارت ہے جو دور سے اپنی سبز چھت کے ساتھ بہت بھلی دکھائی دیتی ہے۔ اس بلڈنگ میں ڈیڑھ سو کے قریب احمدی خاندان مقیم ہیں۔ اس علاقہ میں دو جماعتیں ہیں جو اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد قائم ہوئی ہیں۔ ویسٹن ساؤتھ (Weston South) اور ویسٹن نارتھ (Weston North)۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دونوں کینیڈا کی بڑی مستعد جماعتوں میں شمار ہوتی ہیں۔

حضور انور احمدیہ دارالسلام کے سامنے پہنچے تو مکرم سکندر حیات مجوکہ صاحب صدر ویسٹن ساؤتھ اور محمد یوسف صاحب صدر ویسٹن نارتھ نے حضور کا استقبال کیا۔ صدر دروازے کے دونوں طرف کھڑے احباب وخواتین کی ایک کثیر تعداد نے اور بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نغمے گاکر اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرکے حضور انور کا استقبال کیا۔ اس چودہ منزلہ عمارت کے اپارٹمنٹ کی بالکونیوں میں کھڑی احمدی فیملیاں ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کررہی تھیں۔ بڑا روح پرور منظر تھا۔ جہاں تک نظر دوڑائیں ہر طرف سے السلام علیکم حضور، اھلاً وسہلاً ومرحبا کی آوازیں آرہی تھیں۔ حضور انور ان کے سامنے سے گزرتے ہوئے بلڈنگ کی لابی میں تشریف لائے۔ لابی کی شمالی دیوار پر خوبصورت عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام لکھا گیا تھا:

امن است درمکان محبت سرائے ما

نیچے انگریزی اور فرانسیسی میں جو کینیڈا کی دوسری سرکاری زبان ہے اس الہام کا ترجمہ لکھا گیا تھا۔

Peace reigns in our abode of Love

Paix en notre havre d' amour

حضور انور بلڈنگ کے Multy Purpose Hall میں تشریف لائے جسے مرکز نماز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ دونوں جماعتوں کی مجالس عاملہ کے ساتھ حضور انور نے ازراہ شفقت تصویر کھنچوائی۔ اس کے بعد ’احمدیہ ابوڈ آف پیس‘‘ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی درخواست پر حضور انور نے لابی کی شمالی دیوار کے سامنے تصویر کھنچوانی منظور فرمائی جس کے اوپر حضرت مسیح موعودؑ کا الہام لکھا گیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور مع اراکین قافلہ حضرت صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ بنت حضرت مصلح موعودؓ کی رہائشگاہ پر لفٹ کے ذریعہ تشریف لے گئے۔ حضرت صاحبزادی صاحبہ نے حضور انور اور قافلہ کے لئے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ اراکین قافلہ کیلئے ساتھ والے اپارٹمنٹ جس میں مکرم مولانا مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل جامعہ احمدیہ مقیم ہیں میں انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے سے فراغت کے بعد حضور انور ازراہ شفقت مبارک احمد صاحب نذیر کے اپارٹمنٹ میں تشریف لائے اور دیگر اہل خانہ کو شرف ملاقات بخشا۔

اسکے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے آٹھویں منزل پر محترم سید طارق احمد صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور چائے نوش فرمائی۔

جب حضور انور سید طارق شاہ صاحب کے گھر سے رخصت ہوکر باہر تشریف لائے تو سیڑھیوں والے دروازہ میں وینکوور سے آئے ہوئے چند مہمان بچے اور بچیاں دیدار آقا کے منتظر تھے۔ آپ نے ان سے چند باتیں کیں اور انہیں چاکلیٹ عنایت فرمائے۔ اسی طرح آٹھویں منزل پر اپنے اپنے گھروں کے دروازوں میں کھڑے دیگر خاندانوں سے ملتے اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کرتے ہوئے جب مکرم عدنان وحید صاحب داماد مکرم محمد حلمی

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

الشافعی مرحوم کے دروازہ پر پہنچے تو ان کی اہلیہ کی درخواست پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ اسی اثنا میں مکرم شمس الحق طیب صاحب شہید احمدیت کی فیملی نے بھی جو بالمقابل گھر میں مقیم ہے عدنان وحید صاحب کے گھر جا کر حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مکرم ہادی علی چوہدری صاحب کی درخواست پر ان کے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پونے تین بجے کے قریب حضور انور بلڈنگ سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت، خواتین، بچے اور بچیاں بدستور بلڈنگ کے صدر دروازہ کے سامنے کھڑے تھے جنہوں نے دعائیہ نظموں اور نعروں کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔

اس بلڈنگ میں قیام کے دوران بچے اور بچیاں مسلسل استقبالیہ نغمے پڑھتے رہے۔ جس کی آواز کیبل سسٹم کے ذریعہ ہر اپارٹمنٹ میں آرہی تھی۔

تین بجے کے قریب حضور انور واپس اپنی قیامگاہ تشریف لے آئے۔

پونے چھ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد ملاقاتوں کے لئے بیت الاسلام مشن ہاؤس میں اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

کینیڈا کی جماعتوں کیلگری، وینکوور، ایڈمنٹن، سسکاٹون، درھم، اور امریکہ کی جماعتوں نیویارک، واشنگٹن، ہیوسٹن ٹیکساس، میری لینڈ اور سان ہوزے کیلیفورنیا کے 57 خاندانوں کے 390 افراد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

آج کی ملاقاتوں میں پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات پونے دس بجے تک جاری رہا۔

دس بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

1/جولائی 2004ء (بروز جمعرات)

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز فجر پڑھائی۔ یکم جولائی کو کینیڈا کا قومی دن منایا جاتا ہے۔ یہ تقریب 1958ء سے مختلف ناموں سے منعقد ہو رہی ہے۔ لیکن 27/اکتوبر 1982ء سے یہ تقریب 'کینیڈا ڈے' کے نام سے منائی جا رہی ہے۔ اس دن پورے کینیڈا میں چھٹی ہوتی ہے اور کینیڈین اس کو بہت جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ اہم عمارتوں پر کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا جاتا ہے اور رات کو آتش بازی وغیرہ بھی کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک سادہ مگر باوقار تقریب ٹورانٹو مشن ہاؤس کے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ اس کی سب سے اہم بات امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریب میں بنفس نفیس شرکت تھی۔

صبح 9 بجے واقفین نو بچے بچیاں بہت خوبصورت لباس میں ملبوس کینیڈا کے جھنڈے کی مناسبت سے سرخ و سفید کپڑے پہنے مشن ہاؤس کے سامنے والے گراؤنڈ میں جمع ہوئے۔ ایک بچی نے قومی پرچم اٹھایا ہوا تھا۔ بچے کالی پینٹ، سفید شرٹ اور سرخ ٹائی میں ملبوس تھے جبکہ بچیوں نے سفید شلوار قمیص اور سرخ جیکٹ اور سکارف زیب تن کر رکھے تھے۔ اسی طرح سرخ رنگ کی ایک پٹی گلے میں پہنی ہوئی تھی جس پر کینیڈا کندہ تھا۔ سامنے والے سبزہ زار میں کثیر تعداد میں احباب اور مشن ہاؤس کے دائیں طرف لجنہ کی ایک بڑی تعداد بیٹھی اپنے آقا کا انتظار کر رہی تھی۔

9:35 منٹ پر سیدنا حضور انور تشریف لائے۔ حضور انور نے شہر کے میئر "مائیکل ڈی بیاسے" سے ہاتھ ملایا جو اس باوقار تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ امیر صاحب کینیڈا مکرم نسیم مہدی صاحب ڈائس پر تشریف لائے اور ایک بچہ کو تلاوت کے لئے بلوایا۔ ایک بچی نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد سیدنا حضور انور نے لوائے احمدیت اور شہر کے میئر نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد واقفین نو بچوں نے کینیڈا کا قومی ترانہ پڑھا۔ حضور انور نے شہر کے میئر اور 'احمدیہ دارالامن' کے بلڈر کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔ اسی طرح جماعت کے سابق نیشنل سیکرٹری جائیداد مکرم نصیر احمد صاحب اور موجودہ سیکرٹری جائیداد مکرم کریم احمد طاہر صاحب سے ہاتھ ملایا۔ جس کے بعد ایک بچی نے انگریزی میں انتہائی پیارے انداز میں ایک پُراثر تقریر کی جس کا موضوع تھا کہ "مَیں کینیڈا سے کیوں محبت کرتی ہوں" اس بچی نے اپنی تقریر میں کہا:

❁ آج یوم کینیڈا ہے۔ آج کا دن ہمارا ہے۔

❁ مَیں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ یہ میری جائے پیدائش ہے۔

❁ مَیں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ "اپنے وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے"۔

❁ مَیں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے کینیڈا کو اپنا دوسرا وطن قرار دیا تھا۔

❁ مَیں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ حضور رحمہ اللہ نے کینیڈا کیلئے ایسی دعائیں کی تھیں کہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس وطن پر فخر کریں گی۔ آپ نے فرمایا تھا: "کاش تمام دنیا کینیڈا بن جائے یا کینیڈا تمام دنیا بن جائے"۔

❁ مَیں کینیڈا سے محبت کرتی ہوں کیونکہ آج میرے پیارے آقا نہیں ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ملک میں ورود فرما ہیں اور ہم تمام لوگوں کے ہمراہ یوم کینیڈا منا رہے ہیں۔ آپکی بابرکت آمد نے اس ملک کو مزید بابرکت بنا دیا ہے۔

❁ پس اے کینیڈا خوش ہو جا، اُٹھ اور خدائے رحمن کی حمد کے گیت گا............ کیونکہ اللہ کا چنیدہ آج تیری زمین پر موجود ہے۔

❁ اس خوشی کے موقع پر مَیں تجھے ناخوش نہیں کرنا چاہتی...... لیکن پھر بھی چند منٹ کے لئے اپنے اردگرد کی دنیا پر نظر دوڑا، ہر طرف جھگڑے، جنگیں، قتل اور خونریزیاں ہیں۔

❁ خدا کا شکر ہے کہ میرا ملک پُرامن ہے۔ یہاں کسی قسم کی تفریق نہیں۔ ہر ایک کے حقوق اور ذمہ داریاں یکساں ہیں۔

❁ کیا ہم سب مہاجر نہیں ہیں؟ ذرا ملاحظہ فرمائیے ہم یہاں سینکڑوں مختلف زبانیں بولتے ہیں، ہمارا لہجہ مختلف ہے، ہماری جلدیں مختلف رنگوں اور شیڈز کی ہیں...... لیکن ہم سب کینیڈا کی آزادی اور حفاظت کے لئے متحد ہیں۔

❁ مَیں کبھی نہیں بھولوں گی جب میرے والدین پر ظلم کئے گئے اور ان کو اپنے ملک سے دربدر کیا گیا۔ یہ کینیڈا ہی تو تھا جس نے انہیں کھلی بانہوں سے خوش آمدید کہا۔ شکریہ کینیڈا!!!

❁ مَیں ابھی چھوٹی سی بچی ہوں لیکن مَیں پکا وعدہ کرتی ہوں کہ مَیں اپنی سرزمین جس کو کینیڈا کہتے ہیں، کی اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مقدور بھر خدمت کروں گی۔ انشاء اللہ۔

❁ اور مَیں دعا کرتی ہوں اے اللہ ہمارے وطن کو عظیم الشان بنا اور آزاد رکھ۔ اے کینیڈا ہم تیری حفاظت کے لئے ایستادہ اور تیار ہیں۔ کینیڈا زندہ باد۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت مرد و زن، بوڑھے اور بچے اس تقریب کو دیکھنے کے لئے جمع تھے۔

سوا دس بجے حضور انور مسجد بیت الاسلام تشریف لائے جہاں واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاس ہوئی۔ یہ کلاس ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کلاس میں 71 واقفات نو بچیاں شامل ہوئیں۔

خولہ نصر اللہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی جس کا اردو ترجمہ ماہم سجاد صاحبہ نے پیش کیا۔ ترجمہ کے پیش ہونے کے بعد حضور انور نے بعض الفاظ اور جملوں کے معانی دریافت فرمائے۔ اس کے بعد حمدیٰ طاہر صاحبہ نے اپنی تقریر میں حضور انور کو کینیڈا کی تمام واقفات نو بچیوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

اسکے بعد سات بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں نظم 'حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی' ترنم کے ساتھ پڑھی۔ حضور انور نے بعض اشعار اور الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔ اس نظم کے بعد تین بچیوں نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ پڑھا جس کا اردو ترجمہ سلمانہ حنیف صاحبہ نے پیش کیا۔ حضور انور نے بچیوں سے قصیدہ کے بعض اشعار اور عربی الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔

اس کے بعد 'خلافت کی برکات' پر ایک بچی طلعت صالح نے تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد 9 بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں خلافت کے فیضان کے عنوان سے منظوم کلام ترنم کے ساتھ پڑھا۔ اس نظم کے پڑھے جانے کے بعد حضور انور نے بعض الفاظ اور جملوں کے معانی دریافت فرمائے۔ بچیوں کی اس کلاس کے دوران حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی بچیاں ایسی ہیں جو یہ خواہش رکھتی ہیں کہ وہ ٹیچر بنیں اور کتنی ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں۔

آخر پر حضور انور نے مختلف پروگراموں میں حصہ لینے والی بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور پھر کلاس میں شرکت کرنے والی تمام بچیوں کو حجاب بھی دئے۔ کلاس کے اختتام پر تمام بچیوں کو ریفریشمنٹ مہیا کی گئی اور ہر ایک کو Snack Box دئے گئے۔

11:30 بجے واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاس ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم فراز فیصل صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ حماد احمد رانا صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد عطاء الحیٔ صاحب نے اپنی تقریر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کینیڈا کے تمام بچوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اسکے بعد پانچ بچوں نے مل کر کورس کی شکل میں نظم "اے مسیحا نفس......" پڑھی۔

اس نظم کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصیدہ 'یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ' کے چند اشعار ایک واقف نو عدنان حیدر صاحب نے ترنم کے ساتھ پڑھے۔ حضور انور نے اس کو بہت پسند فرمایا۔ اور دوبارہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ بعد میں اعزاز احمد خان نے قصیدہ کے ان اشعار کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اسکے بعد کینیڈا ملک کے بارہ میں ایک اجمالی خاکہ کمپیوٹرز کی مدد سے پیش کیا گیا۔ اور ملک کے دس صوبوں اور تین Territories کی تفصیل بھی پیش کی گئی۔

اسکے بعد فرحان قریشی صاحب نے اردو میں نظم پڑھی۔ حضور انور نے پروگرام میں حصہ لینے والے بچوں کو قلم تقسیم فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے تمام واقفین نو سیکرٹریان کو شرف مصافحہ بخشا اور سب کو قلم عطا فرمائے۔

12:30 بجے نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یو. ایس. اے، کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور نے دعا کروائی جسکے بعد فرداً فرداً ہر عہدیدار کا تعارف حاصل کیا اور اُس کے شعبہ کے کام کا جائزہ لیا اور مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ساتھ ساتھ تفصیلی ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ یہ میٹنگ 1:30 بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ امریکہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔

1:50 بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

9:30 بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

2/جولائی 2004ء (بروز جمعۃ المبارک)

صبح پونے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کا اٹھائیسواں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ صبح ہی سے احباب و خواتین ٹورانٹو کے انٹرنیشنل سنٹر میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جہاں اٹھائیسواں جلسہ سالانہ کینیڈا کا آغاز ہونے والا تھا۔ اس جلسہ سالانہ کی نمایاں خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت تھی۔ انٹرنیشنل سنٹر کے وسیع و عریض ہالز میں جلسہ کے جملہ انتظامات کئے گئے تھے۔ صبح ہی سے خدام و

کلامُ الامام

"تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

اطفال اور انصار نیز لجنہ اپنی ڈیوٹیز پر مستعد نظر آرہے تھے۔ ہال نمبر 5 میں مردوں کا جبکہ ہال نمبر 3 میں لجنہ کیلئے انتظامات کئے گئے تھے۔ جبکہ ہال نمبر 4 میں احباب اور ہال نمبر 2 میں لجنہ کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے والے ہالوں میں ہی مختلف شعبہ جات اور کھانے پینے کے ا سٹال بھی لگائے گئے تھے جبکہ کتابوں کی نمائش کے اسٹال جلسہ والے خوبصورت ائرکنڈیشن ہال میں لگائے گئے تھے۔ اسٹیج خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اوراس کے پیچھے خوبصورت بینرز جس پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام اِنِّیْ مَعَكَ یَامَسْرُوْر اور 28واں جلسہ سالانہ کینیڈا تحریر تھا، دلفریب منظر پیش کررہا تھا۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں جبکہ درمیان میں نرم چٹائیاں بچھا کر نیچے زمین پر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

دوپہر 2 بجے حضور انور پیس ویلج سے ٹورانٹو انٹرنیشنل سنٹر کیلئے روانہ ہوئے اور 2:25 بجے اس سنٹر میں پہنچے۔ حضور کی تشریف آوری پر دوسری اذان ہوئی اور حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں مردوں کو مخاطب ہوکر انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو اللہ تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہیں۔ حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونے کو سامنے رکھ کر اپنے اہل وعیال کی ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے احادیث نبویہ اورارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں مردوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے اولاد کے ساتھ دوست کی حیثیت سے انکی دلچسپیوں میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ حضور انور نے تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کیلئے خدا تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف جماعت کو نصیحت فرمائی۔ حضور انور نے خاوند کی طرف سے بدنی سزا کے حوالہ سے قرآن کریم کی شرائط کے بارہ میں بتایا۔ آپ نے فرمایا کہ شاید ہی کوئی احمدی عورت ایسی ہو جسے قرآن کریم کی بتائی گئی شرائط کے مطابق سزا کی ضرورت ہو۔ اس لئے جو عورتوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں وہ اپنی اصلاح کریں۔ قرآن کریم کو بدنام نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی مثالیں بیان کرتے ہوئے اور کچھ واقعات سامنے رکھتے ہوئے احمدی مردوں کو اپنی بیویوں اور بچوں سے حسن سلوک اور انکے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے اسکے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کینیڈا کے آغاز کا اعلان فرمایا اور دعائیں کرنے ، اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرنے ، برداشت کا مادہ پیدا کرنے اور انتظامیہ کی غلطیوں سے درگزر کرنے کی ہدایت فرمائی اور بعض عمومی ہدایات سے نوازا۔

تین بجکر تیس منٹ پر نماز جمعہ وعصر حضور انور کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ نماز کے بعد پونے چار بجے حضور واپس احمدیہ پیس ویلج تشریف لے آئے۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کینیڈا کے اجلاس اول کی کارروائی جاری رہی۔

6:30 بجے سہ پہر حضور انور نے امریکہ سے آئے ہوئے احمدی احباب کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ امریکہ سے آنے والی فیملیز کے ساڑھے تین ہزار افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور انور نے تمام مرد حضرات اور بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات 9:30 بجے تک جاری رہا۔

پونے دس بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں مسجد بیت الاسلام میں جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

3/جولائی 2004ء (بروز ہفتہ)

حضور انور نے پونے پانچ بجے نماز فجر مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں پڑھائی۔

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا دوسرا دن تھا۔ دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ (احمدیہ پیس ویلج) سے مقام جلسہ (انٹرنیشنل سینٹر) کے لئے روانہ ہوئے۔ بارہ بج کر پچیس منٹ پر سیدنا حضور انور لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ خواتین نے پُرجوش نعروں اور نغمات سے اپنے آقا کا استقبال کیا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ”ہے شکر رب عزّوجلّ خارج از بیاں“ اوراس کا انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے یونیورسٹی اور سکول کے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والی بچیوں کے نام پڑھ کر سنائے جنہیں ازراہ شفقت واحسان پیارے آقا نے میڈل اور اسناد تقسیم کیں۔

اس کے بعد حضور انور نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ احزاب کی آیت 36 کی تلاوت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تربیتی امور پر خواتین کو بہت ہی زرّیں ہدایات سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احمدی عورت پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے سامنے جو خواتین بیٹھی ہیں ان میں سے بہت بڑی تعداد کو اللہ تعالیٰ نے احمدی گھرانوں میں پیدا فرمایا اور بہت بڑے ابتلاء سے بچالیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں ایسی عورتیں بھی بیٹھی ہیں جنہوں نے خود زمانے کے امام کو پہچانا اور قبول کیا اور اپنے گھر اور ماحول سے ٹکّر لے کر زمانے کے امام کو قبول کیا۔ پس آپ سب پر جو پیدائشی احمدی ہیں یا خود بیعت کرکے احمدی ہوئی ہیں احمدیت سے وابستگی کی وجہ سے ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، اس عہد کی وجہ سے جو آپ نے زمانے کے امام سے کیا آپکو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔

حضور انور نے خواتین کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو ان پر بچوں کی تربیت کے حوالے سے عائد ہوتی ہے۔ حضور انور نے خواتین کو صاف اور کھری بات کرنے ، خاندان کے وقار وعزت کا خیال رکھنے، سچی گواہی دینے اوراپنے اندر عاجزی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضور انور نے قرآن کریم، احادیث نبویہؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں پردہ کی لطیف تشریح بھی فرمائی۔ حضور انور نے سورۃ احزاب کی آیت 36 میں بیان ہونے والی مومن مردوں اور مومن عورتوں کی خصوصیات پر روشنی ڈالی اور احمدی عورتوں پر کھول کر اس حوالے سے عائد ہونے والے معیار اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے لباس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں خواتین کو نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے خواتین کو جلسہ کی کارروائی کو غور سے سننے اور اس سے پوری طرح مستفید ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

پیارے آقا کی بیش قیمت نصائح اور خطاب کے اختتام پر ایک خاتون نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ سے کچھ اشعار ترنم سے پڑھ کر سنائے۔ پھر دعا کے بعد حضور مردوں کے ہال میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ اس کے بعد حضور انور قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

چار بجے سہ پہر جلسہ سالانہ کے اجلاس سوم کی کاروائی شروع ہوئی جو 6:30 بجے تک جاری رہی۔ رات 9 بجکر 40 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد امیر صاحب کینیڈا نے سات نکاحوں کا اعلان کیا جن میں سے بعض کا تعلق امریکہ سے تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس تقریب میں شرکت فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

4/جولائی 2004ء (بروز اتوار)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ نے پونے پانچ بجے نماز فجر مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں پڑھائی۔

صبح ہی سے احباب وخواتین انٹرنیشنل سینٹر میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ جہاں آج تاریخی اٹھائیسویں جلسہ سالانہ کینیڈا کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ ساڑھے دس بجے جلسہ سالانہ کینیڈا کا آخری سیشن شروع ہوا۔

اس اجلاس میں حسب روایت بہت سے معزز مہمانان گرامی نے شرکت کی۔ ان شرکت کرنے والوں میں Judy Sgro وزیر سیٹیزن شپ وامیگریشن ، Irwin Cotler وفاقی وزیر انصاف واٹارنی جنرل، Joseph Volpe منسٹر آف ہیومن ریسورسس، Jean Augustine وزیر ملٹی کلچرازم، Maria Minna سابق وزیر انٹرنیشنل کارپوریشن وممبر پارلیمنٹ ، Art Eggleton سابق وزیر دفاع کیلیگری سے آئے ہوئے ممبر آف پارلیمنٹ۔ پہلے پاکستان نژاد ممبر آف پارلیمنٹ ،واجد خان ،وان کے حلقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ Maurizio Bevilaqua، گربخش سنگھ ملہی ۔جم کیری جیانس ،Roy Cullen ممبر پارلیمنٹ، Navdeep Bians ممبر پارلیمنٹ ، Pat O brian ممبر پارلیمنٹ ،ڈاکٹر روبی ڈھلا ممبر پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلی کے ممبران ،ہریندر ٹکر وزیر ٹرانسپورٹ انٹاریو، Greg Sorbara وزیر خزانہ انٹاریو، ڈاکٹر شفیق قادری ،ڈاکٹر کلدیپ کلار، ہیزل مکلین میئر آف مسی ساگا، مائیکل ڈی بیاسے میئر آف وان ،خالد عثمان کونسلر سٹی آف مارکھم ،کے علاوہ ایک کثیر تعداد میں سیاستدانوں ،مختلف ممالک بشمول انڈیا ،شام ،جرمنی ، انڈونیشیا اور دیگر ممالک کے قونصل جنرلز ،وکلاء ڈاکٹر صاحبان ،یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، پولیس آفیسرز اور دوسرے طبقہ ہائے زندگی ،رنگ ونسل اور مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ ان میں سے بعض ممبران پارلیمنٹ نے خطاب بھی کیا اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور بھائی چارے کو سراہا۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے تو مہمانوں سمیت سارا ہال استقبال کے لئے کھڑا ہوگیا۔ حضور انور پولیس کے دستے کے مارچ پاسٹ کے ساتھ چلتے ہوئے سٹیج پر تشریف لائے۔ اس دوران پورے ہال میں نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے رہے۔ حضور انور کی آمد سے اس آخری تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں تحریر کردہ عربی قصیدہ اوراس کا انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا ڈائس پر تشریف لائے۔ آپ نے مختلف معزز مہمانوں کو بلایا۔ سب سے پہلے مارکھم شہر کے سٹی کونسلر جناب خالد عثمان صاحب اسٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے ایک مختصر تقریر میں جماعت احمدیہ کی اعلیٰ تعلیمات کو سراہا اور حضور انور کو مارکھم شہر آنے کی دعوت دی۔ بعد میں انہوں نے ڈپٹی میئر آف مارکھم کے ساتھ مل کر حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اور بتایا کہ آج کا دن مارکھم میں سرکاری طور پر ”احمدیہ ڈے“ کے طور پر منایا جارہا ہے۔

خالد عثمان کے دلی جذبات کے اظہار کے بعد ہیملٹن کے میئر D.Iaani ڈائس پر آئے انہوں نے کہا کہ میں پہلی مرتبہ آپ کے جلسہ سالانہ میں حاضر ہوا ہوں۔ میں حضور کی ہیملٹن آمد پر آپکے استقبال کیلئے حاضر نہ ہوسکا تھا۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں ہیملٹن شہر کی طرف سے نیک خواہشات کا پیغام پہنچایا اور جماعت کی تعریف کی۔ میئر نے حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اور کہا کہ اسے ہمارے شہر کی نہیں بلکہ ہمارے گھر کی چابی کے طور پر قبول کریں۔

میئر آف ہیملٹن کے بعد مسی ساگا شہر کی ہردلعزیز میئر ہیزل مکلین تشریف لائیں۔ واضح رہے کہ انٹرنیشنل سینٹر جہاں جلسہ ہوتا ہے مسی ساگا کی حدود میں واقع ہے۔ انہوں نے حضور انور کو اپنے شہر میں خوش آمدید کہا اور جماعت کی اعلیٰ روایات کی تعریف کی۔ انہوں نے امن کے حصول کے لئے مختلف مذاہب کے لیڈرز کے اکٹھے مل بیٹھنے کی ضرورت پر زور دیا اور آخر میں حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔

انکے بعد صوبہ اونٹاریو کے وزیر خزانہ Gerg Sorbara ڈائس پر آئے اور اپنی نیک خواہشات حضور انور کی خدمت میں پیش کیں۔ واضح رہے کہ موصوف مسجد بیت الاسلام اور پیس ویلج والے حلقہ سے صوبائی پارلیمنٹ

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

کے ممبر ہیں۔

سٹی آف وان کے میئر Michael Di Biase جو حضور انور کی آمد پر مسجد بیت الاسلام میں اپنے شہر کی چابی حضور انور کی خدمت میں پیش کر چکے تھے انہوں نے جماعت کی کارکردگی کے بارے میں کچھ کہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے وان ہسپتال کیلئے جماعت کی طرف سے پچاس ہزار ڈالر جمع کر کے دینے پر جماعت کی تعریف کی۔

آخر میں وزیر اعظم کینیڈا کے خصوصی نمائندہ اور وفاقی وزیر ہیومن ریسورسس نے وزیر اعظم کینیڈا اور ان کی کابینہ کی طرف سے حضور انور اور حاضرین جلسہ کیلئے نیک خواہشات کا پیغام پیش کیا اور کینیڈا تشریف لانے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا نیز آئندہ بھی کینیڈا آتے رہنے کی دعوت دی۔

ان نیک خواہشات اور تہنیتی پیغامات کے بعد مرزا نصیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے حضور انور کے ارشاد پر ڈائس پر آکر خدام الاحمدیہ کی سطح پر پچھلے سال میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والی مجالس کے نام پڑھ کر سنائے۔ امسال کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کیلگری علم انعامی کی حقدار ٹھہری۔ مجلس مارکھم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ جملہ قائدین نے حضور انور کے دست مبارک سے انعامات حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

اسی طرح تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو انعامات اور وظیفہ دینے کا اعلان ہوا۔ مکرم و محترم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر اول کینیڈا نے ان سات طلباء کو اسٹیج پر بلوایا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان میں انعامات تقسیم کئے۔ ان میں پی ایچ ڈی کی سطح سے لیکر ہائی سکول گریجویٹس تک کے طلبہ شامل تھے جنھوں نے امتیازی نمبروں سے اپنے امتحانات میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

اختتامی خطاب: تقسیم انعامات کے بعد نعروں کی گونج میں سیدنا حضور انور ڈائس پر تشریف لائے۔ آپ نے سب سے پہلے انگریزی میں مختصر خطاب فرمایا اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کینیڈا کی تعریف فرمائی اور مختلف سطح کی حکومتوں کے جماعت سے سلوک اور حضور انور کی عزت افزائی پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

اسکے بعد حضور انور نے تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ حضور انور نے ممبران جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ جس ملک میں بھی آباد ہوں آپ پہلے جماعت کے سفیر ہیں۔ حضور نے احباب جماعت کو مخلوق سے ہمدردی کو حرز جان بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کو اللہ کی طرف بلانے کا دعویٰ پھر ہی سچا ثابت ہوسکتا ہے جب ہم اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کرنے والے ہوں گے۔ حضور انور نے سٹی آف وان کے میئر کی تقریر کے حوالے سے ہسپتال کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کی جماعت کینیڈا کی مساعی کی تعریف فرمائی۔ اور اس طرح کے مزید نمونے دکھانے کی تلقین کی۔ حضور انور نے ممبران جماعت کو ان کے ہمسایوں، شہر کے لوگوں، ملک کے لوگوں، پوری انسانیت اور پوری مخلوق کیلئے فیض رساں وجود بننے کی تلقین فرمائی۔

حضور انور نے اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا خوف، عاجزی اور خشیت پیدا کرنے کی تلقین کی اور عبادات بجالانے خصوصاً نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں نماز، صبر، عبادات اور اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتے رہنے کی نصیحت فرمائی۔ حضور انور نے احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے آگے گڑگڑانے اور گناہوں کی معافی طلب کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور عبادات کے طریق اور آداب پر بھی روشنی ڈالی۔

حقوق اللہ کی تلقین کے بعد حضور انور نے مخلوق خدا سے ہمدردی کی بھی نصیحت فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے قرب کے طریق بیان فرمائے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی اور اس کے آداب پر روشنی ڈالی اور توبہ کے لطیف اور باریک نکات بیان فرمائے۔

اس آخری اجلاس میں شمالی امریکہ کے طول وعرض سے حاضر ہونے والے شمع احمدیت وخلافت کے پروانوں اور مہمانوں کی تعداد 21296 ریکارڈ کی گئی۔ الحمد للہ۔ جو کہ اب تک کے کینیڈا کے جلسوں میں سب سے زیادہ حاضری ہے نیز پچھلے سال کے جلسہ کی تعداد سے تقریباً دوگنا ہے۔

آخر میں حضور انور نے دعا کروائی اور دو بجے یہ بابرکت اور پاکیزہ محفل اپنے اختتام کو پہنچی اور اس کے ساتھ جلسہ سالانہ کینیڈا کا اختتام ہوا۔ دو بج کر دس منٹ پر اسی ہال میں حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ہال نمبر ایک میں کھانا پیش کیا گیا جہاں نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ کھانا کھانے کے بعد مختلف مہمان باری باری آکر حضور انور سے ملتے اور اپنا تعارف کرواتے۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی لی جارہی تھیں۔ مہمانوں سے ملاقات کا یہ سلسلہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور جلسہ گاہ سے اپنی رہائش گاہ احمدیہ پیس ویلج کے لئے روانہ ہوئے۔ چار بجے کے قریب احمدیہ پیس ویلج پہنچے۔

شام پونے 6 بجے حضور انور نے بیت الاسلام مشن ہاؤس میں کینیڈا کے ان احباب وخواتین سے ازراہ شفقت اجتماعی ملاقات فرمائی جن کی قبل ازیں فیملی ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ اس موقع پر پانچ ہزار سے زائد احباب وخواتین اور بچوں نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

حضور انور نے تمام مرد حضرات اور بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات 9:30 بجے تک جاری رہا۔

جب ملاقاتیں شروع ہوئیں تو شدید موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اور بجلی بھی کڑک رہی تھی جس میں چند منٹ کھڑا رہنا بھی مشکل تھا لیکن یہ ملاقات کرنے والے احباب وخواتین اور بچوں کی اپنے پیارے امام سے محبت اور فدائیت اور اخلاص کا یہ عالم تھا کہ شدید موسلا دھار بارش میں گھنٹوں کھڑے رہے اور بارش سے بھیگتے اور پانی سے نچڑتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ ان میں معذور، بیمار اور بوڑھے افراد بھی شامل تھے۔ سبھی کے دل خوش تھے اور چہروں پر ایک سکون اور طمانیت تھی کہ پیارے آقا کا دیدار کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ اگرچہ مشن ہاؤس سے باہر کچھ فاصلہ پر ملاقاتیوں کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگائی گئی تھیں۔ ان میں جو محدود تعداد سما سکتی تھی وہ بھی بارش میں باہر کھڑی تھی۔ منتظمین نے خواتین سے عرض کیا کہ آپ کی ملاقات مردوں کی ملاقات ختم ہونے کے بعد ہے اس لئے ابھی گھنٹہ ڈیڑھ سے زائد باقی ہے اس کے بعد آپ کی باری آئے گی، آپ سب مارکی کے نیچے چلی جائیں تاکہ بارش سے محفوظ رہ سکیں۔ لیکن ان سبھی کا جواب یہ تھا کہ اب ہم باہر قطاروں میں کھڑی ہوچکی ہیں اب اندر نہیں جائیں گی۔ بارش کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔

9 بجکر 40 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ دس ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نماز کے بعد حضور انور نے امریکہ وکینیڈا سے تعلق رکھنے والے دو احمدی جوڑوں کے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے ان کی نسلوں میں ان کے بزرگوں کی خوبیاں جاری رہنے کی دعا کی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور جانبین کو گلے لگا کر مبارک باد دی اور اس کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

5 ؍ جولائی 2004ء (بروز سوموار)

پانچ جولائی کا دن حضور انور کا ٹورانٹو میں قیام کا آخری دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پونے پانچ بجے نماز فجر مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں پڑھائی۔

صبح 9:30 بجے حضور انور نے احمدیہ دارالامن (Peace Village) کا پیدل دورہ فرمایا۔ حضور انور ازراہ شفقت ہر گلی میں، ہر گھر کے آگے سے گزرے۔ آج اہالیان پیس ویلج کے اس بستی میں آباد ہونے کا مقصد پورا ہوگیا۔ اس بستی کے مکین اپنی خوش بختی پر نازاں، اپنے گھروں کے آگے اپنے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے اور بہت خوش تھے کہ اس بستی کی گلیاں اور سڑکیں پیارے امام کی قدم بوسی کر رہی تھیں۔ آج یہاں کے چپہ چپہ کو برکت مل رہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے احمدیہ ایوینیو سے اپنے دورہ کا آغاز فرمایا اور گھروں کے سامنے سے گزرتے ہوئے جین سٹریٹ تک گئے۔ اس کے بعد طاہر سٹریٹ، ناصر کریسنٹ، بشیر سٹریٹ، عبدالسلام سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نورالدین کورٹ اور ظفر اللہ خان کریسنٹ کا دورہ مکمل فرمایا۔ دو ہزار سے زائد افراد نے اپنے گھروں کے سامنے کھڑے ہوکر حضور انور کا استقبال کیا۔ ہر گھر کے باہر اس کے مکین پیارے آقا کے دیدار کے لئے کھڑے ہوتے۔ اس گھر میں ٹھہرے ہوئے مہمان بھی حضور انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب کھڑے تھے۔ بعض خواتین اور بچیاں بالکونیوں میں کھڑی اپنے ہاتھوں میں کیمرے لئے ہوئے تصاویر بنا رہی تھیں۔ ساتھ ساتھ ویڈیوز بھی بنائی جارہی تھیں۔ اس پون گھنٹہ کے پیدل دورہ کے دوران جس قدر تصاویر کھینچی گئیں اور جس قدر ویڈیوز بنائی گئیں اس کا شمار ممکن نہیں۔ ایک ایک فیملی کے ہاتھ میں کئی کیمرے تھے اور سبھی چل رہے تھے۔

حضور انور جس گھر کے سامنے سے گزرتے وہاں باہر کھڑی فیمیلیز نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتیں، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت مرزا غلام احمد کی جے، خلافت احمدیہ زندہ باد، خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے نعرے مسلسل بلند ہو رہے تھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد ترنم کے ساتھ کیا جا رہا تھا۔ بچے اور بچیاں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں۔ بعض فیملیاں پھول نچھاور کرتیں، جہاں ان پھولوں کی خوشبو سے فضا مہک رہی تھی وہاں یہ سارا Peace Village روحانی خوشبو سے معطر تھا۔ بچے اور بچیاں بھاگ بھاگ کر حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کرتیں، ایک طرف ان مکینوں کے ہاتھ بلند تھے اور ہر طرف سے السلام علیکم، اھلاً وسہلاً ومرحباً کی آوازیں آرہی تھیں تو دوسری طرف ان کی آنکھوں سے خوشی ومسرت کے آنسو رواں تھے، بڑے رقّت آمیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے۔ آج ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔

حضور انور نے اپنے اس دورہ کے دوران طلباء جامعہ احمدیہ کے لئے بطور ہوسٹل استعمال ہونے والے دو گھروں کا معائنہ بھی فرمایا۔ اس کے علاوہ حضور انور ازراہ شفقت ملک لال خان صاحب نائب امیر دوم اور مکرمہ امتہ الرفیق طاہرہ صاحبہ صدر لجنہ کینیڈا، اہلیہ کریم احمد طاہر صاحب کے گھر بھی چند منٹ کے لئے تشریف لے گئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نیز حضور انور ازراہ شفقت مکرم ملک مبشر احمد صاحب اور ملک حبیب احمد صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ان دونوں گھروں میں قافلہ کے ممبران کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔دورہ کے آخر پر حضور انور نے فیضیہ مہدی پارک بھی دیکھا جو اس احمدیہ بستی کے بچوں کیلئے بنایا گیا ہے۔یہاں مختلف قسم کی کھیلوں کا سامان موجود ہے۔

یہ دورہ مکمل کرنے کے بعد پونے دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور کینیڈا کی جماعتوں کیلگری، وینکوور، ایڈمنٹن، پیس ولیج، وان اور ویسٹن ساؤتھ کی بعض فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔اس کے علاوہ امریکہ، گوئٹے مالا، پاکستان اور زیمبیا سے آنے والی بعض فیملیز کو بھی شرف ملاقات بخشا۔ملاقاتوں کا یہ سلسلہ دوپہر 12 بجے تک جاری رہا۔اس دوران مجموعی طور پر 30 خاندانوں کے 155 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔اس کے بعد حضور انور مسجد بیت الاسلام تشریف لائے جہاں جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف شعبوں میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے کارکنان نے اپنے شعبہ کے لحاظ سے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔اس کے بعد قریباً ایک بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

3:30 بجے حضور انور نیشنل مجلس انصار اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ کیلئے ’’بیت الانصار‘‘ تشریف لائے۔قریباً ایک گھنٹہ یہ میٹنگ جاری رہی جس میں حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان اور ان کے سپرد کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا 4:30 بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اب وہ گھڑی آ پہنچی تھی جب حضور انور کینیڈا کی سر زمین سے رخصت ہو کر تشریف لے جانے والے تھے۔پانچ بجے کے قریب حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا گاڑی کے پاس تشریف لائے ۔ ہزاروں کی تعداد میں عشّاق خلافت احمدیہ ’’احمدیہ ایونیو‘‘ پر موجود تھے ۔حضور انور نے رقت آمیز دعا کروائی اور گاڑی میں سوار ہوئے۔جب حضور انور کی گاڑی احمدی ایونیو سے ائیر پورٹ کے لئے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوئے ، ہر طرف سے السلام علیکم اور خدا حافظ، فی امان اللہ کی آوازیں آرہی تھیں ۔احباب جماعت کے آنسوؤں اور اشکوں اور دعاؤں کے ساتھ قافلہ ائیر پورٹ کی طرف روانہ ہوا۔

حضور انور کی ائیر پورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ وغیرہ کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی ۔1:30 بجے حضور انور ائیر پورٹ پر پہنچے اور الوداع کہنے کے لئے آنے والے عہدیداران جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔اس کے بعد حضور انور ائیر پورٹ کے اندر تشریف لے گئے ۔مکرم نسیم مہدی صاحب امیر جماعت کینیڈا اور ڈاکٹر سید محمد اسلم دلدار جنرل سیکرٹری جماعت کینیڈا حضور انور کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

جہاز میں داخل ہونے سے قبل جب حضور انور لاؤنج میں تشریف فرما تھے تو کینیڈا کے وزیر اعظم نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے موبائل ٹیلیفون پر بات کی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا ۔اس کے بعد حضور انور جہاز کے اندر تشریف لے گئے ۔امیر صاحب اور جنرل سیکرٹری صاحب نے حضور انور سے شرف معانقہ حاصل کیا۔

برٹش ائیر ویز کی فلائٹ BA092 پونے سات بجے شام ٹورانٹو سے ہیتھرو ائیر پورٹ لندن کے لئے روانہ ہوئی ۔اور 6/جولائی بروز منگل صبح 6 بجکر 20 منٹ پر لندن پہنچی۔امیگریشن کی کاروائی اور سامان کے حصول کے بعد قریباً پونے سات بجے حضور انور ائیر پورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں نائب امیر صاحب یوکے نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔حضور انور نے سبھی کو شرف مصافحہ بخشا۔صدر لجنہ اماء اللہ یوکے حضرت بیگم صاحبہ مدظلّہا کے استقبال کے لئے ائیر پورٹ پر موجود تھیں۔

ائیر پورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے سات بجے حضور انور مسجد فضل لندن پہنچے جہاں امیر صاحب یو.کے کی قیادت میں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔احباب جماعت، مرد و خواتین صبح سے ہی مسجد فضل لندن میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے ۔حضور انور نے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔اس موقع پر مکرم مرزا عبدالحق صاحب اور مکرم محمد عثمان چینی صاحب نے شرف معانقہ حاصل کیا۔اسکے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کینیڈا کے اس پہلے سفر میں جن افراد کو حضور انور کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

(1) بیگم صاحبہ حضور انور حضرت سیّدہ امتہ السبوح صاحبہ مدظلہا۔(2) صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب۔

(3) مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)(4) مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال)(5) مکرم عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)(6) مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)(7) مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت) (8) مکرم ناصر سعید صاحب (عملہ حفاظت)(9) مکرم محمود احمد خان صاحب (عملہ حفاظت)۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23/جولائی 2004)

......☆......☆......☆......

مکرمہ امۃُ الرفیق لُوٴلُو صاحبہ کا ذکر خیر

(طارق احمد ادریس، مبلغ سلسلہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

افسوس! خاکسار کی پھوپھی جان مکرمہ امۃ الرفیق لُوٴلُو صاحبہ اہلیہ مکرم جے میر شفیع الرحمٰن صاحب آف شموگہ مورخہ 9،8 مئی 2017 کی درمیانی شب اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن ۔آپ مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ شموگہ کرناٹک کی بیٹی اور مکرم الحاج میر کلیم اللہ صاحب شموگہ کی پوتی تھیں۔آپکی پیدائش 22 نومبر 1954 کو شموگہ میں ہوئی۔بچپن سے ہی آپ بہت نیک صالح تھیں۔آپ کی پھوپھی نے آپ کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔آپ کی شادی مورخہ 26 جولائی 1970 کو مکرم جے میر شفیع الرحمٰن صاحب ابن مکرم عبدالجلیل صاحب مرحوم آف شموگہ سے ہوئی۔ 15 مارچ 1976 میں آپ بفضلہٖ تعالیٰ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوئیں۔آپ کو ابتدا سے ہی مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔سیکرٹری تعلیم وتربیت کے علاوہ سن 2000 میں آپ صدر لجنہ شموگہ منتخب ہوئیں ۔اسی طرح 2016 میں معاونہ صدر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔

آپ بہت ہی نیک ، صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد، جماعتی خدمات کو پوری ذمہ داری سے ادا کرنے والی، خلافت احمدیہ سے محبت رکھنے والی اور جماعتی عہدیداران کی بہت عزت کرنے اور کروانے والی خاتون تھیں ۔ خاکسار نے آپ ہی سے قرآن کریم سیکھا اسی طرح اردو اور دینی تعلیم بھی آپ ہی سے حاصل کی ۔خاکسار کی آپ کے ساتھ ہمیشہ مختلف دینی موضوع پر گفتگو ہوتی رہتی۔آپ ہمیشہ جماعتی ترقی اور افراد جماعت کی تعلیم وتربیت کے لیے مختلف پروگرام بناتیں اور مفید مشورے دیتیں ۔جب بھی جماعت کے خلاف کوئی خبر اخبارات میں شائع ہوتی تو آپ بہت بے چین ہو جاتیں اور ہمیں اس کا جواب دینے کے لیے کہتیں ۔کئی مرتبہ خود ہی جواب تیار کر کے لے آتیں اور اس کو شائع کرواتیں ۔آپ ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ ہمارا کام ہے کہ مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینا وہ چاہے اسے شائع کریں یا نہ کریں ۔آپ کی وفات سے چند دن قبل مورخہ 30/اپریل 2017 کو لجنہ اماء اللہ شموگہ کی جانب سے حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پر ایک سیمینار منعقد ہوا جس میں آپ کے ذمہ اس کتاب کے پہلے سوال کے بارے میں بتانا تھا۔آپ نے اس کی تیاری شروع کر دی اور خاکسار سے بھی اس بارے میں گفتگو کی ۔سیمینار میں اپنا مضمون پیش کرنے کے بعد آپ بہت خوش تھیں۔آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ایسے پروگرام بار بار منعقد ہونے چاہئیں کیونکہ ان سے معلومات میں بہت اضافہ ہوتا ہے ۔اس سیمینار کے چند دن بعد آپ کی وفات ہوگئی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن ۔آپ کی تدفین مورخہ 9 مئی 2017 کو شام 7 بجے احمدیہ قبرستان شموگہ میں ہوئی۔بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کا یادگاری کتبہ نصب کیا گیا ہے۔ پسماندگان میں آپ کے شوہر کے علاوہ دو بیٹے ایک بیٹی اور ان کی فیملیز ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

......☆......☆......☆......

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

ہے ان کا۔ بہر حال اس کا ردّ کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک مؤمن وہی ہوتا ہے جو آپ کی اتباع کرتا ہے اور وہی کسی مقام پر پہنچتا ہے۔جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ یعنی کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تا کہ اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے۔آپ فرماتے ہیں کہ اب محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ محبوب کے فعل کے ساتھ ایک تعلق ہو اور مرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے یعنی آپ کی وفات ہوئی۔آپ نے مر کر دکھا دیا پھر کون ہے جو زندہ رہے یا زندہ رہنے کی آرزو کرے یا کسی اور کے لئے تجویز کرے کہ وہ زندہ رہے۔آپ فرماتے ہیں کہ محبت کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کی اتباع میں ایسا گم ہو کہ اپنے جذبات نفس کو تھام لے اور یہ سوچ لے کہ میں کس کی امت ہوں۔ ایسی صورت میں جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ اب تک زندہ ہیں وہ کیونکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اتباع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک طرف تو دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا، آپ کی اتباع کا، دوسری طرف یہ کہہ کر کہ مسیح زندہ ہے اس کو افضل قرار دیا جا رہا ہے۔ پس آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے ہر لحاظ سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا ہے اور آپ کی شان کو بلند فرمایا ہے اور یہی آپ کی بعثت کا مقصد تھا جس پر علماء کو ہر وقت اعتراض رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل عاشق اور آپ کی پیروی کرنیوالے تھے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ سے محبت کی اور مسیح موعود اور مہدی معہود اور تابع نبی ہونے کا اعزاز بخشا۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو ماننے کے بعد اس کی قدر کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پیروی کرنے والا بنائے۔ہم میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوے پر چلنے کی اور آپ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مسلمانوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کو پہچاننے والے اور ماننے والے بنیں۔

......☆......☆......☆......

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 ستمبر 2017 بروز سوموار 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم سید خورشید احمد صاحب

(ابن مکرم سید بشیر احمد صاحب مرحوم، ووکنگ)

30 اگست 2017ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 1960ء کی دہائی میں یوکے آکر ووکنگ میں آباد ہوئے اور لمبا عرصہ وہاں صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ اور ریجنل امیر کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کا گھر 15 سال سے نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہورہا تھا۔ صوم وصلوۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، بہت نیک دعا گو اور ہمدرد انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم نظام الدین مہمان صاحب

(مربی سلسلہ، سیرالیون، حال سٹاک ہوم، سویڈن)

8 اگست 2017 کو 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم شیر محمد صاحب نے حضرت مولوی محمد حسین صاحب (المعروف سبز پگڑی والے) کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ 6 سال کی عمر میں آپ کشمیر سے قادیان چلے گئے اور وہاں جاکر حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے گھر میں کام کاج شروع کیا اور پھر ان کی کوشش سے ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوگئے اور مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ قیام پاکستان کے بعد جامعہ احمدیہ (احمدنگر) سے مبشر کی ڈگری حاصل کرکے میدان عمل میں قدم رکھا۔ آپ کو سیرالیون میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور بڑے پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، سادہ اور درویشانہ طبیعت کے مالک، بہت ہمدرد، بڑی خوبیوں کے مالک ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(2) مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ

(اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب، شیخوپورہ)

8 جولائی 2017ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 1974ء میں اپنے خاوند کے ہمراہ بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوئیں اور شدید مخالفت کے باوجود اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند، خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والی، ملنسار، صابرہ وشاکرہ اور مہمان نواز خاتون تھیں۔

(3) مکرمہ منصورہ مشتاق صاحبہ

(اہلیہ مکرم مشتاق احمد خان صاحب، کورنگی، کراچی)

14 فروری 2017ء کو 42 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ کراچی کی قیادت نمبر 14 میں نائب صدر لجنہ اور پھر صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نہایت خوش اسلوبی اور ذمہ داری کے ساتھ اس خدمت کو بجالاتی رہیں۔

(4) مکرمہ انیسہ الرحمٰن صاحبہ

(اہلیہ مکرم عبدالماجد صاحب، دارالیمن وسطی ربوہ)

2 جون 2017ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، خلافت سے محبت رکھنے والی بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(5) مکرم محمد رفیق صاحب

(صدر جماعت چاہ بی بی والا، ضلع لودھراں)

2 ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے سیکرٹری رشتہ ناطہ ضلع لودھراں کے علاوہ مقامی صدر اور سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوش اخلاق، معاملہ فہم، غریبوں کے ہمدرد، چندہ جات میں باقاعدہ، خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ زینب بی بی صاحبہ (آف ربوہ)

13 مارچ 2017ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ اپنے بہن بھائیوں میں اکیلی احمدی تھیں اور ہمیشہ بڑی ثابت قدمی کے ساتھ اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ میاں کی وفات کے بعد نہایت صبر وشکر کے ساتھ وقت گزارا اور بچوں کی بہترین رنگ میں پرورش کی۔ صوم وصلوۃ کی پابند، دعا گو، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 نومبر 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ نادیہ جاوید ریحان بنت مکرم اسد جاوید ریحان صاحب (برمنگھم) کا ہے جو عزیزم وحید ناصر قریشی واقف نَو جو ولید ناصر قریشی کے بیٹے ہیں، کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ سونیا سعید بنت مکرم ڈاکٹر مقصود سعید صاحب کا ہے جو عزیزم برہان الدین احمد الدروبی ابن مکرم مسلّم الدروبی کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے دولہا سے دریافت فرمایا:

Do you understand Urdu

دولہا کی طرف سے نفی میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے ان سے انگریزی میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

May Allah bless your Nikah

دعا کرلیں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ نکاح مبارک کرے اور آئندہ بھی ان میں سے مخلص نسلیں پیدا ہوں۔ جیسے ان خاندانوں میں احمدیت کے ساتھ تعلق ہے، ہمیشہ قائم رہے۔ دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8 ستمبر 2017)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ قادیان نے مورخہ 7 تا 10 ستمبر 2017 اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ مورخہ 8 ستمبر کو مسجد اقصیٰ میں باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر اور خصوصی درس کے بعد مزار مبارک حضرت مسیح موعودؑ پر اجتماعی دعا ہوئی۔ تینوں روز پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مورخہ 9 ستمبر کو سرائے مبارکہ (لجنہ ہال) میں بعد نماز عشاء ایک خصوصی نشست منعقد ہوئی جس میں منشیات کے بداثرات کے موضوع پر ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ مورخہ 10 ستمبر کو صبح نو بجے مسجد اقصیٰ قادیان میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اسی روز بعد نماز عشا سرائے مبارکہ میں اختتامی تقریب و تقریب تقسیم انعامات زیر صدارت مکرم ناظر اعلیٰ صاحب منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم فلاح الدین قمر صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ بعدہ مکرم زبیر احمد طاہر صاحب مہتمم مقامی قادیان اور مکرم رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(ریحان احمد شیخ، ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

جامعہ احمدیہ قادیان میں ایک سیمینار کا انعقاد

جامعہ احمدیہ قادیان میں مورخہ 30 ستمبر 2017 کو ”حج ایک اسلامی عبادت“ کے موضوع پر مکرم شیخ محمود احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی زیر صدارت ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز عاقب احمد وگے درجہ رابعہ نے کی۔ عزیز بشیر الدین قادر درجہ رابعہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ پہلی تقریر عزیز مشہود احمد درجہ رابعہ نے ”حج کا فلسفہ“ کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر عزیز آفرید احمد درجہ رابعہ نے ”قربانی کا فلسفہ“ کے موضوع پر کی۔ بعدازاں عزیز محمد عثمان درجہ رابعہ نے ”مناسکِ حج کی ادائیگی“ کے تعلق سے ایک پریزنٹیشن دی۔ دونوں تقاریر کے بعد مکرم نیاز احمد نائک صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے طلبا کے سوالوں کے جواب دیئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

(مبشر احمد خادم، صدر سیمینار کمیٹی جامعہ احمدیہ قادیان)

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s : 9906928638
SALIENT FEATURES
• Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
• Lowest Packages Payable In Instalments
• Excellent Faculty & Hostel Facility
• Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

تربیتی اجلاسات اور میڈیکل کیمپ کا انعقاد

☆ مورخہ 14 اگست 2017 کو احمدیہ مسجد گاندھی دھام میں مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر مکرم مولوی صہیب احمد آصف صاحب مربی سلسلہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ بعدہ صدر اجلاس نے مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ مورخہ 28 اگست 2017 کو احمدیہ مسجد کارگو گاندھی دھام میں نماز کی اہمیت کے متعلق ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولوی احسان خان صاحب نے نماز کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

میڈیکل کیمپ: مورخہ 14 اگست تا 18 ستمبر 2017 کو گجرات کے مختلف علاقوں، کارگو، موٹا گیایا، بودھویو، کاراگھوگھا، مندرا، راجہ بھائی پٹیل کالج آدی پور اور آدی پور وغیرہ میں 8 فری میڈیکل کیمپ لگائے گئے جس میں 3491 مریضوں کا چیک اپ کیا گیا اور اُنہیں ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی ادویات دی گئیں۔ دو مقامی اخبارات میں ان میڈیکل کیمپس کی خبریں شائع ہوئیں۔

(نوید الفتح شاہد، مبلغ انچارج کچھ، صوبہ گجرات)

درخواست دعا

☆ خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم طاہر احمد کی شادی عزیزہ ثانیہ قمر بنت مکرم قمر احمد صاحب آف بلاری بہار سے مورخہ 24 ستمبر 2017 کو ہوئی ہے۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لیے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(رئیس احمد، ہتھلانہ کرنال صوبہ ہریانہ)

☆ مکرم منظور احمد چکوڑی صاحب جماعت احمدیہ بلگام صوبہ کرناٹک اپنی بیٹی عزیزہ ثنا کوثر (Bachelor of Engineering in Electronic and Communication with first class distinction) کی صحت وتندرستی، دینی ودنیاوی ترقیات اور بہتر مستقبل کے لیے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(محمد جاوید احمد، انسپکٹر بدر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8451: میں ایم.اسامہ عبد السلام ولد مکرم ایم.رشید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سرائے طاہر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 اگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جی احمد سلیمان — العبد: ایم.اسامہ عبدالسلام — گواہ: طارق احمد نائک

مسل نمبر 8452: میں مدیحہ ثمرین زوجہ مکرم احسان حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن مکان نمبر 17-1-376/62 سنتوش نگر کالونی ڈاکخانہ محبوب نگر ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نیکلس مع چین وبالیاں 35 گرام، ہار مع بالیاں اور انگوٹھی 45 گرام، نکلس مع کالی پوتھ کا لچھا 20 گرام، 2 عدد چوڑیاں 25 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احسان حسین — الامۃ: مدیحہ ثمرین — گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 8453: میں دانش مشہود ولد مکرم تنویر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنتوش نگر کالونی ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: تنویر احمد — العبد: دانش مشہود — گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 8454: میں محمود احمد راحیل ولد مکرم تنویر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنتوش نگر ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: تنویر احمد — العبد: محمود احمد راحیل — گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 8455: میں مبشرہ اسلم زوجہ مکرم میر احمد اسلم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن مکان نمبر 18-8-278/2/84 رکشا پورم ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/36,000 روپے، زیور طلائی: نیکلس 3 تولہ، کان کے پھول 1 تولہ، 3 انگوٹھی 1 تولہ (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پائل 3 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت — الامۃ: مبشرہ اسلم — گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8456: میں ضیاب النساء زوجہ مکرم مینار الاحمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: چندر پھول ڈاکخانہ ناندل ضلع روہتک صوبہ ہریانہ، مستقل پتا: بھگوان گولا ڈاکخانہ سیام پور ناتھن پارا ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 اگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 کان کی بالی، 1 ناک کا کوکا (22 کیریٹ) قیمت -/18,000 روپئے، زیور نقرئی: 2 انگوٹھی، 2 پیر کی چٹکی (قیمت -/1000 روپئے)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر — الامۃ: ضیاب النساء بیگم — گواہ: مینار الاحمد

مسل نمبر 8457: میں سیدہ وقار النساء بیگم بنت مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 69 سال پیدائشی احمدی، ساکن حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 اگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 10 گرام، کان پھول 4 گرام، انگوٹھی 4 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد احمد ملکانہ — الامۃ: سیدہ وقار النساء بیگم — گواہ: بشیر احمد آر.ٹی.سی

مسل نمبر 8458: میں شیخ مخدوم احمد ولد مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال پیدائشی احمدی، ساکن راج نرسمہا نگر حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 اگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان 143 گز پر مشتمل قیمت 25 لاکھ روپئے، ایک کار 2007 ماڈل قیمت 3 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر احمد آر.ٹی.سی — العبد: شیخ مخدوم — گواہ: خالد احمد ملکانہ

مسل نمبر 8459: میں فردوس جبین بنت مکرم مخدوم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن راج نرسمہا نگر حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 اگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 چین 5 گرام، 3 انگوٹھی 10 گرام، 1 جوڑی بالی 6 گرام، لچھا 5 گرام، 2 پدک 4 گرام (تمام زیوارت 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پاؤں کی چین 50 گرام، حق مہر بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر احمد آر.ٹی.سی — الامۃ: فردوس جبین — گواہ: خالد احمد ملکانہ

مسل نمبر 8460: میں شیخ جمیل احمد ولد مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن راج نرسمہا کالونی ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 اگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر احمد آر.ٹی.سی — العبد: شیخ جمیل احمد — گواہ: خالد احمد ملکانہ

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 26-October-2017 Issue No. 43

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا

ہمیں اَوروں کو کہنے سے پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہم نے کس حد تک قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بنایا ہے سچائی کو ہم نے کس حد تک قائم کیا ہے، انصاف کو ہم کس حد تک قائم کرنے والے ہیں، لوگوں کے حقوق دینے میں ہم کس حد تک کوشش کرنے والے ہیں؟

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20/ اکتوبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (یو.کے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ پڑھا تھا جس میں آپؑ نے مسلمانوں کی عمومی حالت کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر ان کی یہ حالت نہ ہوگئی ہوتی اور وہ حقیقت اسلام سے بکلی دور نہ جا پڑے ہوتے تو پھر میرے آنے کی ضرورت کیا تھی۔ ان لوگوں کی ایمانی حالتیں بہت کمزور ہوگئی ہیں اور وہ اسلام کے مفہوم اور مقصد سے محض ناواقف ہیں۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم میں کون سی بات اسلام کے خلاف ہے۔ ہم لا الہ الا اللہ کہتے ہیں نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں اور زکوۃ بھی دیتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ان کے تمام اعمال، اعمال صالحہ کے رنگ میں نہیں ہیں ورنہ اگر یہ اعمال صالحہ ہیں تو پھر ان کے پاک نتائج کیوں پیدا نہیں ہوتے۔ اعمال صالحہ تو تب ہو سکتے ہیں کہ وہ ہر قسم کے فساد اور ملاوٹ سے پاک ہوں لیکن ان میں یہ باتیں کہاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج سب سے زیادہ فساد کی حالت مسلمان ممالک میں ہے۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پر سرگرم ہیں۔ ہر ایک لا الہ الا اللہ تو پڑھتا ہے اور دوسرے لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کا خون کرتا ہے، اس کا حق مارتا ہے، اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ کیا یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے جس پر یہ لوگ عمل کر رہے ہیں۔ کیا یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے جس کی یہ لوگ پیروی کر رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوے کے بارے میں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا یہ سنہری حروف میں لکھا جانے والا بیان ہے کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ کہ آپ کی سیرت اور آپ کے معمولات کا پتا کرنا ہے تو قرآن کریم آپ کی سیرت کی تفصیل ہے اسے پڑھو۔ اور یہ نمونے آپ نے اس لئے قائم فرمائے کہ آپ کو ماننے والے عمل کریں صرف نعرے لگانے کے لئے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ میرے سے حقیقی تعلق صرف لا الہ الا اللہ کہنے سے قائم نہیں ہوگا بلکہ میری محبت کو حاصل کرنا ہے تو پھر میرے محبوب رسول کی پیروی کرو۔ اُس کے اُسوے کو اپناؤ تو میرے پیارے بن جاؤ گے۔ تمہیں وہ مقام مل جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی قربت کا مقام ہے ورنہ تمہارے نعرے کھوکھلے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کہ تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرے اس کا یہی حال ہوتا ہے جو آجکل کے مسلمانوں کا ہے۔ علماء جن کو عامۃ المسلمین عام طور پر اللہ تعالیٰ کا پیارا سمجھتے ہیں، اس کے قریب سمجھتے ہیں، وہ سب سے زیادہ دنیا میں فساد پیدا کر رہے ہیں۔ پس اس وقت مسلمان علماء کی عمومی حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی قرآن اور سنت کی حقیقت بتانے والا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق بھیج دیا ہے۔ لیکن علماء نہ خود اُس کی بات سننا چاہتے ہیں نہ عوام کو سننے دیتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کے خلاف کفر کے فتوے دے کر ایک عمومی خوف و ہراس اور فتنہ و فساد کی صورت پیدا کر دی ہے۔ یہ الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہر روز لگتا ہے کہ آپ نے نعوذ باللہ دنیاوی خواہشات کی تکمیل اور اپنی بڑائی کے لئے جماعت کا قیام کیا۔ بہرحال ہم جانتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی تکمیل کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا۔ قرآن کریم کے علوم و معارف کا فہم و ادراک آپ کے ذریعہ سے ہی ہمیں حاصل ہوا۔ آپ نے ہر موقع پر قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ چنانچہ اس آیت قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کو مختلف مواقع پر مختلف زاویوں اور معانی کے ساتھ آپ نے پیش فرمایا اور یہی وہ باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلا کر اس کا پیارا بنا کر فتنہ و فساد کی حالت سے نکالنے والی بن سکتی ہیں۔ مسلمانوں کیلئے اس کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں اپنی بقاء کو قائم رکھنے کیلئے، اپنے ملکوں میں امن قائم رکھنے کیلئے، اسلام کی شان و شوکت کو دنیا پر ظاہر کرنے کیلئے۔ نیک نتائج اُس وقت قائم ہوں گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پیروی ہوگی ورنہ لا الہ الا اللہ کا نعرہ بھی کھوکھلا ہے اور محمد رسول اللہ کا نعرہ بھی کھوکھلا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں اس آیت کی تشریح میں بعض اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں اندرونی تفرقے کا موجب بھی یہی حب دنیا ہی ہوئی ہے کیونکہ اگر محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہوتی تو آسانی سے سمجھ آ سکتا تھا کہ فلاں فرقے کے اصول زیادہ صاف ہیں اور وہ انہیں قبول کر کے ایک ہو جاتے۔ اب جبکہ حُبِّ دنیا کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہو رہی ہے تو ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان کہا جا سکتا ہے جبکہ ان کا قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا تھا کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہو اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھے گا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اب اس حُبُّ اللہ کی بجائے اور اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے حُبُّ الدنیا کو مقدم کیا ہوا ہے۔ کیا یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے کیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُنیادار تھے، کیا وہ نعوذ باللہ سود لیا کرتے تھے یا فرائض اور احکام الٰہی کی بجا آوری میں غفلت کیا کرتے تھے۔ کیا آپ میں معاذ اللہ نفاق تھا، مداہنہ تھا، دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے؟ غور کرو! اتباع تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیسے کیسے فضل کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: لیکن آجکل عملی طور پر جو مسلمانوں کی حالت ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ کی جو فعلی شہادت اس کے خلاف ہے وہ اس بات کی گواہ ہے کہ ان کا بُرا حال ہو رہا ہے۔ ملک ملک لڑ رہے ہیں۔ غیروں کے پاس جا کر مسلمان ممالک دوسرے مسلمان ممالک کے خلاف لڑنے کے لئے بھیک مانگتے ہیں۔ اسی کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے کہ تم لوگ تو پھٹے ہوئے ہو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کس طرح حاصل کر سکتے ہو۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ حقیقی نیکی انسان کس طرح حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربے سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف و حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں، جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھو یا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

حضور انور نے فرمایا: ایک تو عبادت کے رنگ ہیں دوسرے اخلاق فاضلہ کے رنگ ہیں۔ اور سچی اتباع کا مطلب ہی یہی ہے کہ جو اخلاق فاضلہ ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے وہ پیدا کی جائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ کہ آپ کے اخلاق فاضلہ اگر دیکھنے ہیں تو قرآن کریم پڑھ لو وہی اس کی تفسیر ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں قرآن کریم پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اَوروں کو کہنے سے پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہم نے کس حد تک قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بنایا ہے۔ سچائی کو ہم نے کس حد تک قائم کیا ہے۔ انصاف کو ہم کس حد تک قائم کرنے والے ہیں۔ لوگوں کے حقوق دینے میں ہم کس حد تک کوشش کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔ کوئی مرجاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں حالانکہ چاہئے کہ مردے کے حق میں دعا کریں۔ رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی نہیں سمجھا جاتا اور اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیا ضرورت پڑتی۔

پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نجات ہو سکتی ہے وہ جھوٹا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو بات ہم کو سمجھائی ہے وہ بالکل اس کے برخلاف ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہ اے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ بغیر متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا۔ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں ان کی کبھی خیر نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا بھی خوبصورت استدلال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ عربوں میں تو خاص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اب بھی زندہ سمجھا جاتا ہے اور بڑا راسخ نظریہ

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad